وِکرم اُروسی

یعنے

مہاکوی کالیداس کے ایک مشہور ناٹک کا ترجمہ

مع

ایک بسیط مقدمہ کے جسمین ہندو ڈراما کی تاریخ اور نوعیت پر مفصل بحث کیگئی ہے

مترجمہ

جناب مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی اے جج ہائیکورٹ
حیدرآباد دکن

ستم است گر ہوست کشد کہ بسیر سرو و سمن درا ٭ تو ز غنچہ کم ندمیدہ در دل کشا بچمن درا

محمد بشیر الدین خان منیجر کے اہتمام سے

محمد ابراہیم خان کے مطبع شمسی آگرہ مین چھپی

۱۹۰۷ء

وِکرم اُروسی

یعنے

مہاکوی کالیداس کے ایک مشہور ناٹک کا ترجمہ

مع

ایک بسیط مقدمہ کے جسمین ہندو ڈراما کی تاریخ اور نوعیت پر مفصل بحث کیگئی ہے

مرتبہ

جناب مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی اے جج ہائیکورٹ
حیدرآباد دکن

ستم است گر ہوست کشد کہ بسیر و سمن درا ✤ تو ز غنچہ کم ندمیدہ در دل کشا بچمن درا

محمد بشیر الدین خان مینجر کے اہتمام سے

محمد ابراہیم خان کے مطبع شمسی آگرہ میں چھپی

۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

ڈراما کی اصل

خود پسندی بقائے حیات کے لئے لازم ہے اور اُسی کا یہ کرشمہ ہے کہ انسان ابتدا ہی سے اپنی صورت اپنی سیرت وضع قطع اور اپنی روش کا دلدادہ ہوتا ہے اور اُسکے بعد اگر کوئی چیز اُسکو پسند آتی ہے تو وہ وہی ہے جو اُس سے کسی طرح منسوب یا متعلق ہو یا جس مین خود اُسکی جھلک جنت نگاہ یا فردوس ہوش ہو- چونکہ اس درجہ خود پرستی خانہ برانداز معاشرت ہے اس لئے بانیان مذاہب ابتدا سے اُسکی بیخ کنی یا کم سے کم کاٹ چھانٹ مین سرگرم رہے ہین- اور فلاسفہ کی کوششون کا رُخ بھی یہی رہا ہے جس طرح بچے کو خود اُسی کی مرغوب باتون سے بہلا یا پھسلایا کرتے ہین اُسی طرح ان ہادیان خلق اللہ نے بھی انسان کو راہ راست پر لانے کا سب سے بہتر ذریعہ یہی پایا کہ اُسکو خود اُسی کی تصویر مختلف صورتون مین دکھائی جائے- مذہب نے اُن تصویرون

کا نام احسن القصص اور فلسفہ نے حدیث و تمثیل اور ادب نے نثر مین قصہ کہانی یا ناول اور شاعری مین ڈراما رکھا۔ قلبِ انسانی نگاہ اور عالم خارجی سیرگاہ ہے۔ اگرچہ اس سیرگاہ مین کوئی ایسی شے نہین ہے جو نگاہ کے سامنے سے نہ گزرتی ہو مگر مختلف اشیا کا اثر بھی مختلف ہوتا ہے۔ کسی مین کشش مقناطیسی ہوتی ہے اور کسی مین سالبہ۔ کوئی تو نگاہ کو مقید کر لیتی ہے اور کوئی پیچھے ہٹاتی ہے۔ کوئی خیرہ کر دیتی ہے اور کوئی منور۔ اسی وجہ سے قلب انسانی مختلف جذبات کا جولانگاہ بنا رہتا ہے۔ اور اُن مین سے جو جذبات اسقدر قوی ہوتے ہین کہ نہ روکے سے رُکتے ہین اور نہ نکالے سے نکلتے ہین اُن کے اظہار کا نام بشرطیکہ وہ بھی پُرجوش ہو شاعری ہے۔ اگرچہ یہ جذبات تمام بنی نوع انسان مین مشترک ہین لیکن ہر شخص اُن کے اظہار پر قدرت نہین رکھتا۔ یہ کام شاعر ہی کے دماغ اور قلم اور نقاش کی نگاہ اور برش کا ہے کہ وہ اپنی محسوسات اور مدرکات سے ایک ایسا آئینہ بنا کر پیش کر دیتے ہین جس مین دوسرون کو بعینہ اپنے ہی جذبات اندرونی کی تصویر نظر آتی ہے۔ اگرچہ شاعری کے تمام اقسام کی یہی کیفیت ہے لیکن ڈراما تو گویا اُس کا نچوڑ ہے۔ کیونکہ شاعری کے دوسرے اقسام مختلف جذبات انسانی کے اظہار سے تعلق رکھتے ہین۔ لیکن برخلاف اُسکے ڈراما مین ایک ہی جگہ مختلف طبقے اور درجے کے لوگون کی حالتون کی تصویر جو اُن پر مختلف جذبات کے غلبہ پانے سے طاری ہوتی ہین دکھائی جاتی ہے۔ گویا کہ جولانگاہ جذبات انسانی کا لقب جس طرح کہ ڈراما پر صادق آتا ہے۔ اُس طرح دوسری اقسام پر نہین آتا۔

ہندو ڈراما کی اصلیت اور اُسکا تعلق یونانی ڈراما کے ساتھ

نفس ذہن کا مطالعہ جس باریکی سے قدیم یونانیون نے کیا۔ ویسا کسی قوم کو نصیب نہین ہوا۔ اور اس لئے جس طرح کہ اُن کو دوسرے علوم کی ایجاد کا شرف حاصل ہے اُسی طرح ڈراما کا تصور بھی صحیح طور پر سب سے پہلے اُنھون نے قائم کیا۔ اگرچہ نقالی اور جستہ جستہ مکالمہ کا رواج قدیم ہندؤن مین بھی جاتراؤن اور راس لیلاؤن کی شکل مین دوسری اقوام کی طرح پایا جاتا ہی۔ مثلاً ویدون اور برہمنا اور ویدانتا اور خاص کر رامائن و مہابھارت مین بہت سے مکالمے موجود ہین جو ڈراما کی بنیاد بن سکتے ہین۔ اور گو اُنھون نے ڈراما کی ایجاد کو بھی اپنے دوسرے علوم کی طرح خالق اکبر برہما سے منسوب کر کے غیر حقیقی روشنی کے ہالے سے ایسا چھپا دیا ہے کہ نظر کام نہین کرتی۔ لیکن جرمن محققون کی دقیقہ سنج جفاکشی کو سنسکرت ناٹک مین یونانی ڈراما کا جلوہ نظر آیا۔ اور جب یہ خیال کیا جائے کہ اسکندر اعظم کے جنرل سلیوکس نے عین ہندوستان کی سرحد پر ایک عظیم الشان یونانی سلطنت بنام بکیٹریا یا بختاریا قائم کی جو چار صدی تک نہایت زور و قوت کے ساتھ قائم اور سلاطین ہند کے ساتھ کبھی دست و گریبان اور کبھی دست بداماں رہی یہانتک کہ سلیوکس نکٹیر نے اپنی لڑکی بھی چندر گپت راجہ مگدھ کو دینے مین تامل نہین کیا تو یہ امر بآسانی سمجھ مین آسکتا ہے کہ امتداد زمانہ اور باہمی میل جول اور تبادلہ خیالات کی وجہ سے ہندؤن اور یونانیون مین بہت قوی تعلقات پیدا ہو گئے ہون گے۔ پس کیا عجب ہے کہ قدیم ہندؤن کو خواہ سلیوکس نکٹیر یا کی بیٹی کی وجہ سے دربار چندر گپت مین خواہ باہمی آمد و رفت کی وجہ سے خاص بکیٹریا مین یونانی

ناٹک دیکھنے کا اتفاق ہوا ہو - اِس کے علاوہ ایک اور قوی وجہ اس خیال کی یہ بھی ہے کہ ہندؤن مین ڈراما کا نشو و نما اُس زمانے مین ہوا جبکہ مذہب بودہ کے داعی تمام اکناف عالم مین پھیل گئے تھے اور اُن کی وجہ سے اقوام غیر سے ہندؤن کے نہایت مضبوط تعلقات پیدا ہو گئے تھے - اس کے علاوہ ان امور پر غور کرنے سے بھی یہی نتیجہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے - اوّلاً یہ کہ ڈراما کا نشو و نما پہلے پہل دربار ان اونتی یعنی اوجین و مالوہ ہی مین ہوا جنکے تعلقات شاہان بکٹریا کے ساتھہ نہایت قوی تھے - دوسرے زبان سنسکرت مین پردے کو یوَن گا یعنی منسوب بہ یوَن اور یوَن زبان سنسکرت مین یونانیون کو کہتے ہین - گوکہ بعد مین دوسری اقوام پر بھی اس کا اطلاق ہونے لگا - تیسرا امر یہ ہے کہ مذہب ہندؤن کے جذبات و خیالات پر اس قدر چھایا ہوا ہے کہ اُنکا کوئی فعل کوئی حرکت کوئی علم کوئی فن ایسا نہین جس پر مذہبی روغن نہ چڑھا ہوا ہو - برخلاف اس کے ڈراما کے ایسے بہت سے اقسام ہین جن کو مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے اس سے بھی پایا جاتا ہے کہ اس فن کی اصلیت کسی اور ملک سے ہوگی -

یونانی و ہندو ڈراما مین فرق

لیکن جہان تک غور کیا جاتا ہے قدیم ہندؤن نے اگر یونانی ڈراما سے فائدہ اُٹھایا تو صرف تماشے ہی دیکھکر اُٹھایا یہ فن بطور علم کے اُن تک نہین پہونچا - کیونکہ اُن کے ناٹکون مین ارسطو کے اتحاد ثلاثہ[1]

[1] ارسطو کے نزدیک ناٹک کے لئے تین چیزون کا ہونا ضروری ہے یعنی اتحاد زمانی و اتحاد مکانی و اتحاد عمل یعنی تمام ناٹک کا ایک ہی زمانہ اور ایک ہی مقام اور ایک ہی قصہ پر مشتمل ہونا -

یا دوگانہ تقسیم[۱] یا یونانی کورس[۲] یعنی ہم آہنگی کا پتہ بھی نہین ہے - بلکہ ہندوُن کے ذہن رسا اور فکر باریک نظر نے وہ وہ موشگافی فن ناٹک کی تدوین مین کی ہے جو کبھی یونانیون کے خیال مین بھی نگزری ہوگی - سچ یہ ہے کہ اُن کی دقیقہ سنجی نے ابتدا ہی مین اُس کو ایسے درجہ کمال پر پہونچا دیا کہ وہ یوروپ مین ہزار ڈیڑھ ہزار برس کی کوشش کے بعد نصیب ہوا - یونانیون نے جو اتحاد زمانی و مکانی کی قید لگائی تھی اُس کی غایت اس سے زیادہ نہ تھی کہ اُس ابتدائی زمانے مین مختلف مقامات کے سین دکھانا اُن کی قدرت سے باہر تھا - اُسی طرح ٹریجڈی و کامیڈی کی تقسیم اگرچہ منطقی طور پر درست ہے لیکن ڈراما کی اصلی غرض کے منافی ہے جو اس سے زیادہ نہین ہے کہ دیکھنے والون کو لطف کا لطف آئے اور نصیحت کی نصیحت ہو - اور یہ ظاہر ہے کہ ٹریجڈی مین وفور جذبات اندوہ و غم کی وجہ سے نصیحت تو ہوتی ہے مگر لطف بہت کم آتا ہے - اسی طرح کورس یعنی ہم آہنگی کی اُسی وقت تک ضرورت تھی جب تک کہ قصے کو خود اشخاص متعلقہ کے ذریعے سے سُلجھانا نہ آتا تھا اور جب زور طبیعت نے یہ معمّا حل کر کے دوسرے راستے بتا دیے کہ تو

---

[۱] یونانیون مین ڈراما کی دو قسمین ہین ایک وہ جن کا خاتمہ کسی پر درد واقعہ پر ہوا اور دوسرے وہ جو بخیر و خوبی انجام کو پہونچین اور اُن کے نام (ٹریجڈی اور کامیڈی) یعنی مرثیہ و بزمیہ -

[۲] کورس سے مراد چند لوگون کا آواز ملا کر گانا ہے اور اس سے یونانی یہ کام لیتے تھے کہ جو ذیلی واقعات قصہ کے اہم واقعات مین جوڑ ملانے کے لیے ضروری ہوتے تھے اُن کا اظہار کورس کی زبانی کیا کرتے تھے -

پھر اُس کی ضرورت نہ رہی - پس گو یونانیون کی جدت طرازی الفخر للمتقدمین کے لحاظ سے قابل شکرگزاری ہے لیکن ہند ڈراما اسکائیلس اور سوفوکلیز اور یوری پیڈیز کی زیادہ ممنون احسان نہین ہے وہ برخلاف اسکے شکسپیر اور بن جان سن کے ناٹکون سے زیادہ ملتی جلتی ہے جنکی بنیاد اُس کے ڈیڑھ ہزار برس بعد پڑی -

ڈراما کی قسمین

ہندؤن کی قدامت پرستی نے ڈراما کی ایجاد ایک مُنی بھرت سے منسوب کی ہے لیکن بعض اس سے بھی اونچے اُڑکر کہتے ہین کہ در اصل یہ فن خالق اکبر برہما نے ویدون سے اخذ کر کے بھرت کو سکھایا تھا پس گو اس فن کی ابتدا دوسرے فنون کی طرح وید سے نہوئی تھی لیکن ہندؤن کے مذہبی طرز خیال نے کھینچ تان کر اسکا ماخذ بھی ویدہی کو قرار دیا - خواہ اس فن کی ابتدا کسی طرح ہوئی ہو اس مین شک نہین کہ باریک نظر ہندؤن نے اس فن مین وہ وہ موشگافی کی ہے کہ آج تک حیرت مین ڈالتی ہے - اُن کے منطقی دماغ نے شاعری کی دو قسمین کی ہین ایک درشئے یعنی "جو دیکھا جاسکے" اور دوسرے سروے یعنی "جو سُنا جاسکے" اور اس لئے ڈراما دوسری قسم مین داخل ہے - خود فن ڈراما کو روپک کے اسم کلی سے زینت دی گئی ہے جو ایک ادنی قسم اُپ روپک پر بھی حاوی ہے سب سے پہلے روپک کی تین قسمین نکلین - ناٹیئے - نرتیئے و نرت اور یہ تماشے دیوتاؤن کے سامنے گندھرب[1] اور اپسرس[2]

---

[1] آسمانی گویّے -

[2] آسمانی پریان -

کیا کرتے تھے[1] - لیکن - شیئو نے بعد مین دو قسمین نانڈو اور لاسئے کے نام سے اور بڑھا ئین ان پانچون قسمون مین سے صرف ناٹئے ہی پر اصلی ڈراما کی تعریف صادق آسکتی ہے کیونکہ اُس مین مکالمہ کے ساتھ بتانا بھی داخل ہے - باقی نرتئے نام ہے بتانے کا بلا زبان ہلانے کے اور نرت کا اطلاق صرف ناچنے پر ہوتا ہے اور نانڈو اور لاسئے بھی ناچنے کی قسمین ہین -

روپک کی قسمین

روپک کی دس قسمین ہوتی ہین جن مین ناٹک سب سے پہلی قسم ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ ڈراما کا سب سے مکمل اور اعلیٰ نمونہ ہے - ناٹک مین ضرور ہے کہ جو قصہ بیان کیا جائے وہ یا تو دیو بانی سے تعلق رکھتا ہو یا تاریخ سے یا کچھ فرضی اور کچھ تاریخی ہو - اور قصہ کا موضوع یا تو کوئی اولوالعزم بادشاہ ہو یا دیوتا یا اوتار اور ایک ہی رس یعنی جذبہ مثلاً عشق یا جرأت و ہمت وغیرہ سے سروکار رکھتا ہو - قصہ بھی سیدھا سادہ ہو اور اُس سے واقعات اُسی طرح بے تکلفی سے پیدا ہوتے ہون جیسے بیج سے درخت - قصہ کا زمانہ بھی چند دن یا زیادہ سے زیادہ ایک سال سے متجاوز نہونا چاہیے اور طرز ادا بھی مرغوب ہو - اُس مین بہ ہئیت مجموعی پانچ ایکٹ سے کم اور دس ایکٹ سے زیادہ نہین ہو سکتے - ناٹک کی مثالین شکنتلا و مدر اراکشش و وینی سنبھار وغیرہ ہین - روپک کی دوسری قسم پرکرن ہے - یہ بالکل ناٹک کے مشابہ ہے مگر اُسکے مضامین اس قدر اعلیٰ نہین ہوتے -

[1] اندر سبھا کی اصلیت یہی ہے -

قصہ محض فرضی ہونا چاہیئے اور مضمون عشق اور موضوع خواہ کوئی امیر ہو یا برہمن یا سوداگر
اور ہیروان خواہ کوئی خاندانی لڑکی ہو یا ویسیا (بیسوا) تیسری قسم بہانہ ہے اُس مین
صرف ایک ایکٹ مین کسی ایک شخص کے ذریعے سے مختلف قسم کے واقعات خواہ
آپ بیتے ہون خواہ جگ بیتے بیان کئے جاتے ہین۔ چوتھی قسم ویایوگ ہے جسمین
صرف کسی جنگی معرکہ کا بیان کیا جاتا ہے اور عورتون کو کوئی دخل نہین ہوتا۔ پانچوین قسم سموکار
مین تین ایکٹون مین کوئی دیوتاؤن کا قصہ بیان کیا جاتا ہے چھٹی قسم ڈیم کی بھی یہی کیفیت
ہے مگر ضرور ہے کہ مضمون زیادہ ڈراؤنا یا عبرت انگیز ہو۔ ساتوین قسم اہام رگ ہے
بعض لوگون کا خیال ہے کہ یہ ایک ایکٹ پر محدود ہے اور بعض کا خیال ہے کہ یہ ناٹک
کی تمہید یا اختتام پر مشتمل ہے مگر ضرور ہے کہ درد انگیز ہو۔ نوین قسم وتھی ہے اور یہ تیسری
قسم بہانہ سے مشابہ ہے لیکن اس مین دو ایکٹ ہو سکتے ہین اور گفتگو ظرافت اور ابہام سے
مالامال ہونی چاہیئے۔ دسوین قسم پرہسن ہے جو بطور تمسخر یا ہجو کے ہوتی ہے۔

اُپ روپک کی قسمین

یہ تو دس قسمین روپک کی ہوئین برخلاف اُس کے اُپ روپک کی اٹھارہ قسمین ہوتی ہین پہلی قسم
ناٹکا ہے جس کی دو قسمین ہین جن مین ایک ناٹک کے مشابہ ہوتی ہے۔ دوسری
پرکرن کے۔ اور فرق صرف اتنا ہے کہ ناٹکا صرف چار ایکٹون پر محدود ہے۔ دوسری
قسم تروٹک ہے جس مین پانچ ایکٹ سے لیکر نو ایکٹ تک ہو سکتے ہین اور اُس کا قصہ
کچھ انسانون اور کچھ دیوتاؤن سے متعلق ہوتا ہے۔ وکرم اُروسی جس کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے

اسی قسم مین داخل ہے تیسری قسم کا نام گشتھی ہے جو صرف ایک ایکٹ پر محدود ہوتی ہے مگر اُس مین دس' بارہ مرد اور پانچ چھ عورتین شریک ہوسکتی ہین اور مضمون عاشقانہ ہوتا ہے - چوتھی قسم سٹک مین کوئی حیرت انگیز قصہ بیان کیا جاتا ہے مگر اس کی زبان پوری طور پر پراکرت ہونی چاہیئے - پانچوین قسم ناٹیہ راسک مین سوائے گانے ناچنے اور عشق بازی اور عیش پرستی کے کچھ نہین ہوتا - اور چھٹی قسم پرستھان کی بھی وہی حالت ہے جو پانچوین قسم کی لیکن اشخاص ناٹک نہایت ہی ادنی درجے کے ہوتے ہین یہانتک کہ ہیرو اور ہیروان لونڈی غلام ہوتے ہین اور اُن کے معین و مددگار ذات سے خارج لوگ اور ساتوین قسم اُلاپیئے ایک ایکٹ مین ہوتی ہے اور اس کا مضمون دیوبانی سے متعلق ہوتا ہے اور اس مین عشق و محبت و عیش و عشرت و درد و کلفت کے جذبات دکھائے جاتے ہین - آٹھوین قسم کاویا مین ایک ایکٹ مین شاعرانہ تخیلات اور سُریلے گیتون کا سمان دکھایا جاتا ہے - اور نوین قسم پرنکھان مین جنگ وجدل کی تصویر ایک ایکٹ مین اُتاری جاتی ہے - دسوین قسم راسک پانچ ایکٹ مین ہوتی ہے جس مین کوئی ظرافت آمیز قصہ جس کا ہیرو عالی خاندان مگر عقل کا پورا لیکن ہیروان عقل و ہوش سے مزین ہو بیان کیا جاتا ہے - گیارہوین قسم سنلاپک ہے اُس کا ہیرو کوئی مرتد ہوتا ہے اور اُس مین مذہبی مناظرون اور دغا و فریب اور جنگ و جدل کا لطف دکھایا جاتا ہے -

بارہوین قسم سری گدت ہے جس مین قسمت کی دیوی سری کو پیش کیا جاتا ہے یا ہیروان اُس کی نقل اُتارتی ہے اس کا کچھ حصہ پڑھا اور کچھ گایا جاتا ہے - تیرھوین قسم سلپک

ہے جو چار ایکٹ مین ہوتی ہے اور جس کا سین مرگھٹ مین رکھا جاتا ہے اور جادو اور طلسمات کے کرشمے دکھائے جاتے ہین - چودھوین[۱۴] قسم ولاسکا ایک ایکٹ مین ہوتی ہے جس کا مضمون عاشقانہ بطرز استہزا ہوتا ہے پندرھوین[۱۵] قسم درملیکا چار ایکٹ مین ہوتی ہے جس مین ہیرو اور اُس کے یار دوست ہنسی مذاق کرتے ہین - سولھوین[۱۶] قسم پرکرنی کا ہے مگر یہ دراصل ناٹکا کی ایک قسم ہے سترھوین[۱۷] قسم ہلس - صرف گانے بجانے کے جلسے کا نام ہے اور اس مین ایک مرد اور آٹھ دس عورتین شریک ہوا کرتی ہین - اٹھارھوین[۱۸] قسم بھانے کا مین رشک و حسد اور طعن و تشنیع کو ہنسی دل لگی کے پیرایہ مین دکھایا جاتا ہے -

اگرچہ ہندوٗن کی نازک خیالی نے اُپ روپک کی اتنی قسمین تھوڑے تھوڑے فرق سے بنادی ہین لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو صرف دو ہی قسمین قرار پاتی ہین یعنی اعلیٰ یا ادنیٰ جو صرف مضامین کے رفعت یا پستی یا متانت یا ظرافت یا ترتیب کی خوش اسلوبی یا خرابی کے لحاظ سے متمیز ہین مگر اس تفصیل سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ کسی زمانے مین ہندوٗن مین کہان تک ڈراما کا رواج ہوگا -

ترتیب مضامین ڈراما

اگر ڈراما پر ترتیب مضامین کے اعتبار سے نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے ایک نظم بطور مناجات کے ہوتی ہے جس مین حاضرین جلسہ کے لئے دعا کی جاتی ہے - اس مناجات کا نام نان‍دی ہے - اور عموماً سُتردھار (مینجر) یا کوئی دوسرا ایکٹر اِس کو پڑھا کرتا ہے نان‍دی کے بعد

مصنف ڈراما کا ذکر کسی قدر تعریف کے پیرایہ مین کیا جاتا ہے اُس کا نام پرستاونا ہے
اور اُسکی بھی دو قسمین ہین پروچنا اور آموکہ اور پھر اموکہ کی بھی تین قسمین ہین جن کی تصریح
کی کوئی ضرورت نہین ہے - تمہید کے بعد اصل قصہ شروع ہوتا ہے اور موجودہ ناٹکون
کی طرح سین کے بعد سین اور ایکٹ کے بعد ایکٹ دکھایا جاتا ہے - ایک ہی ایکٹ کے
مختلف سینون مین وقفہ دینا جایز نہین ہے - اور اس لئے دو تدبیرین اختیار کی گئی ہین
یعنی ایک شخص بطور شارح کے قایم کیا گیا ہے اور دوسرا بطور پیش کرنے والے کے -
شارح کا نام وشکم بھک ہے اور پیش کرنے والے کو پرویسک کہتے ہین اِن
لوگون کا گویا عملاً یہ کام ہے کہ جب کوئی وقفہ ہو تو ناظرین کے سامنے آکر اُس کی وجہ ظاہر
کردین اور اُن کا دل بہلاتے رہین - پرویسک کا کام تو صرف اتنا ہے کہ جب
کوئی سین ختم ہو تو اُس کا اعلان کردے اور یہ بتادے کہ اس کے بعد کون آئے گا -
مگر وشکم بھک کے فرایض زیادہ اہم ہین وہ نہ صرف قصہ کے مختلف حصون مین
جوڑ ملاتا ہے بلکہ اپنی ظرافت و خوش طبعی سے سامعین کا دل بھی بہلایا کرتا ہے - ایکٹون کو
انک کہتے ہین اور پہلے ایکٹ کا نام انک مکہ ہے جس مین کنایتہً ناٹک کی اصلی
غایت بتادی جاتی ہے - بعد کے جس قدر ایکٹ ہین وہ قصے کی تکمیل کے لیے ہین -
ہندو ڈراما مین ایک ایکٹ سے لے کر دس ایکٹ تک ہو سکتے ہین - اور جس طور پر کہ
دعا سے شروع ہوتی ہے - اُسی طرح دعا ہی پر ختم بھی ہوتی ہے جس کو اصطلاح مین
بھرت کاوئے کہتے ہین -

اقسام مضامین ڈراما

اب اگر مضمون کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ڈراما کے تین حصّہ ہو سکتے ہین (۱) **وستو** یعنی مادہ یا پلاٹ (۲) **نیتو** یعنی ہیرو اور (۳) **رس** یعنی جذبہ - وستو کی دراصل دو قسمین ہین ایک **ادھی کارک** یعنی اصلی دوسری **پرسنگک** یعنی فروعی - **ادھی کارک** تو وہ ہے جو سوائے ہیرو اور ہیروان کے دوسرے اشخاص سے متعلق ہو مگر اُس سے بھی قصّے کی توسیع ہوتی ہو **پرسنگک** کی بھی دو قسمین ہین ایک **پتاکا** دوسری **پرکری** - **پتاکا** یعنی ٹنڈھی اُس واقعہ کو کہتے ہین جس سے قصہ کی توضیح یا توسیع ہو یا اُس مین کھنڈت پڑے اور **پرکری** ایک ایسا واقعہ ہے جس مین اصل اشخاص ڈراما کا کوئی حصّہ ہو - اس کے علاوہ تین اور اجزا بھی ہین جو قصّے کے چڑھاؤ اُتار کے لئے ضروری ہین - یعنی (۱) **بیج** (۲) **بندو** یا قطرہ (۳) **کارئے** یا انجام - **بیج** دراصل قصّے کی بنیاد ہوتا ہے اور اسی سے ساری شاخین پھوٹتی ہین **بندو** کا یہ کام ہے کہ سلسلہ بیان کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے قصّے مین جو خرابی پڑتی ہے اُس کو کسی غیر متعلق واقعہ کا ذکر کر کے رفع کیا جائے - اور **کارئے** گویا قصّے کا نتیجہ ہے جس کے حصول کے بعد وہ اختتام پذیر ہوتا ہے - ان تین قسمون کا اصطلاحی نام **ارتھہ پرکرتیئے** ہے - حصول مقصد کے لئے پانچ منزلین طے کرنی پڑتی ہین جن کا نام **اوستھا** اور اُن کی تفصیل اس طرح پر ہے (۱) **آرمبھہ** یعنی ابتدا (۲) **تین** یعنی ترقی (۳) **پریاشا** یعنی امید کامیابی (۴) **نیئے تاسی** یعنی مزاحمتون کے رفع ہونے کے بعد کامیابی کا متیقّن ہونا اور (۵) **پھلاگم** یعنی حصول مرام -

یہ توگویا ناٹک کے اصل اجزا ہوئے۔ اب بعض ایسی کڑیان بھی ہونی چاہئیں جو اجزاء
اصلی کو فروعی سے چسپان کرین اور وہ بھی ارتھہ پرکرتیون کے طور پر پانچ ہین اور
سندھی کہلاتی ہین۔ پہلی قسم کا نام مکھ ہے جو بیج کو ارمبھہ یعنی ابتدا سے ملاتی ہے
مثلاً وکرم اُروسی مین پریون کے کویر کے دربار سے آتے ہوئے کیشی کا اُروسی
کو اُڑا لیجانا اور راجہ پروراوس کا اُس کو چھڑانا۔ پرتی مکھ کا تعلق تین یعنی ترقی سے
ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے بیج مین کوپل پھوٹتی ہے مثلاً وکرم اُروسی مین
اُروسی کا راجہ سے آگرخانہ باغ مین ملنا اور پوری بات چیت بھی نہوسکنا کہ اندر کی خدمت
مین حاضر ہونے پر مجبور ہونا۔ تیسری قسم گربھ ہے اُس مین ایسے واقعات کو جمع کرتے
ہین کہ ظاہر مین اُن سے رُکاوٹ پڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر دراصل وہ مؤید حصول مرام
ہوتے ہین۔ مثلاً وکرم اُروسی مین اُروسی کا اندر کی محفل مین بھولے سے پرشوتم
کے بجائے پروراوس کا نام لینا اور بھرت کا ناراض ہوکر بددعا دینا۔ اومرش
چوتھی قسم کا نام ہے اور اُس کے ذریعہ سے کسی ایسے واقعہ کا اظہار کرتے ہین جو خلاف
توقع ہو اور جس سے بظاہر روداد ہی بالکل بدل جائے۔ مثلاً وکرم اُروسی مین اُروسی
کا بیل بن جانا۔ آخری قسم کا نام نروہن ہے جس مین تمام اجزا مل کر ایک نتیجہ مقصود
پیدا کرتے ہین۔ ہندؤن کی موشگافی نے ان مین سے ہر ایک قسم کی بہت سی
ذیلی تقسیمین کی ہین جن کا کلی نام انگ یعنے اعضا ہے اور وہ اس کثرت سے ہین کہ بقول
مسٹر ولسن اُن کی توضیح قدیم ہندؤن کو چھوڑ کر سب کے لئے صبر آزما ہوگی۔ مختصر یہ ہے

کہ وہ فروعات ایسے واقعات سے متعلق ہین جو ہر ڈراما مین کثرت سے پائے جاتے
ہین اور جن کے حدود کا معین کرنا سخت دشوار ہے - قدیم ہندون نے اس قسم کی
چونسٹھ[۶۴] قسمین قرار دی ہین جن مین سے بارہ قسمین مکھ کی ہین جو مکھ انگ کہلاتی ہین اور
بارہ[۱۲] دوسری قسم کی ہین جو پرتی مکھ انگ کہی جاتی ہین اس طرح تیرہ تیرہ تیسری اور
چوتھی قسمون کی ہین اور چودہ پانچوین قسم کی جو علی الترتیب گربہ انگ اور اومرش انگ
اور نروہن انگ کہلاتی ہین - غالباً ہر ایک کی صرف ایک ایک مثال دینا کافی ہوگا
یکتی مکھ انگ کی ایک قسم ہے جو اصلی مقصد کو نتیجہ سے ملانے کا نام ہے مثلاً
پروراوس کا اُروسی کو کیشی کے قید سے چھڑانا کیونکہ اس سے غرض یہی تھی
کہ پروراوس اُس پر عاشق اور بالآخر وصال دائمی سے ہم آغوش ہو - پری سرپ
ایک قسم پرتی مکھ انگ کی ہے اور اُس کے ذریعے سے واقعات کے ترقی پذیر
ہونے کا اظہار کیا جاتا ہے مثلاً دوسرے ایکٹ مین ازخود اُروسی کا پروراوس سے
ملنے کے لئے آنا اور نامۂ شوق کے ذریعے سے اظہار عشق کرنا - ابھوتاہرن
گربہ انگ کی ایک قسم ہے اور اُس کے ذریعے سے کسی ایسے ماجرے کا بیان
کیا جاتا ہے جس سے دوسرے غلط فہمی مین پڑین - مثلاً کوئی اطلاع دے کہ رستم مر گیا
اور بعد کو معلوم ہو کہ اس نام کا کوئی آدمی نہین مرا بلکہ گھوڑا مرا ہے اومرش انگ کی
ایک قسم دیوتی ہے جس مین جنگ کا پیام دیا جاتا ہے مثلاً رستم کا سہراب کو لڑنے کا
پیام دینا - پانچوین قسم نروہن انگ سے ایک قسم گرہن ہے یعنی کسی خاص امر کا

ابتدا سے آخر تک ذہن نشین رکھنا مثلاً وکرم اُروسی مین وصال عاشق و معشوق
اس کے علاوہ پورے قصے کے بیان کرنے کے لئے بعض امور کا اشارہ و کنایہ سے
بتانا بھی ضرور ہوتا ہے اور اُس کی بھی پانچ قسمین ہین پہلی قسم کا نام وشکھمبھ ہے
جس کے معنی جکڑنے کے ہین یہ بطور قطع کلام کے ہوتا ہے جس مین اشخاص غیر کی
زبانی بعض ایسے امور چند الفاظ مین بیان کئے جاتے ہین جن سے گزشتہ و آیندہ
واقعات مین ایک قسم کا تعلق قائم ہو جائے - مثلاً وکرم اُروسی مین تیسرے ایکٹ
کی ابتدا مین گالو اور پیلو کی گفتگو - اس کی بھی دو قسمین ہین ایک شدھ یعنی پاک
جب کہ وہ اشخاص جن کو پیش کیا جائے اعلیٰ قوم کے ہون اور دوسرے مسر
یا مخلوط جب کہ بعض اعلیٰ قوم اور بعض ادنیٰ قوم کے ہون - مثلاً وکرم اروسی مین
بھرت کے شاگردون مین سے ایک اعلیٰ قوم کا ہے اور ایک ادنیٰ قوم کا - دوسری
قسم کا نام چولیکا ہے اُس مین پردون کے پیچھے سے کسی خاص واقعہ کی طرف اشارہ
کیا کرتے ہین - تیسری قسم کا نام انکاسئے ہے جس مین ایک ایکٹ کے ختم ہونے پر
دوسرے ایکٹ کے مضمون کا اشارہ کرتے ہین تاکہ دونون مین ایک قسم کا تعلق معلوم
ہونے لگے چوتھی قسم انکاوتار ہے - جس کے ذریعے سے اگلے ایکٹ کی تحریک
پچھلے ایکٹ کے اختتام سے پہلے ہی کنایۃً و اشارۃً کر دیتے ہین اور پانچوین قسم کو پرویشک
کہتے ہین جب کو کسی دو ایکٹون کے مابین لاکر ادنیٰ درجے کے اشخاص کے ذریعے سے
وشکھمبہ کی طرح کسی موجودہ یا آیندہ واقعہ کا ذکر کرتے ہین تاکہ قصے کے مختلف حصون

مین جوڑ مل جائے - علاوہ ان اقسام کے ایک اور قسم بھی ہے جس کا نام اکاس بھاشتہ
یعنی ندائے غیب ہے اُس کی مثال وکرم اُروسی کے چوتھے ایکٹ مین موجود ہے
جہان پرورا وس سنگ میںا (جوہر وصال) دیکھکر لینے مین تامل کرتا ہے مگر ندائے
غیب اُس کو ہدایت کرتی ہے -

ہیرو ڈراما کے مضامین کی تقسیم سے فارغ ہوکر اب تھوڑی دیر کے لئے کیرکٹر ون
یعنی اشخاص ڈراما کی طرف توجہ کی جاتی ہے - اشخاص ڈراما مین سب سے بڑا درجہ
ہیرو یعنی موضوع قصّے کا ہے جس کا نام سنسکرت مین نیتا یا نائک ہے - چونکہ
ہندو ڈراما کے بہت سے اقسام ہین اس لئے ہیرو تقریباً ہر طبقے اور ہر درجے کے
اشخاص سے ہوسکتا ہے - ممکن ہے کہ دیوتا ہو یا اُوتار یا بنی نوع انسان کے اعلیٰ طبقے
مین سے اور آخری شکل مین خواہ اُس کو تاریخ سے لیا جائے یا روایات مذہبی سے
یا کسی قدیم قصّے سے - چونکہ ہندو ڈراما کا دار و مدار عشق پر ہے - اس لئے نائک
یا ہیرو مین ایسے صفات کا ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے جو جذبات عشق کے محسوس یا پیدا
کرنے کے لئے ضروری ہین - اور اِس لئے شرم و حیا - اخلاق - حسن و جوانی - لینت
مروت - فیاضی - بہادری - فصاحت اور عالی خاندانی اُس کے جوہر سمجھے جاتے ہین -
اعتبارات فنی کے لحاظ سے نائک یعنی ہیرو چار طرح کے ہوتے ہین لَلِت یعنی
خوش طبع بے پروا اور خلیق (۲) شانت حلیم اور نیک مزاج (۳) دھیرودات یعنی
با ہمت و مستقل مزاج اور (۴) یودات پرجوش و حوصلہ مند - ان چار اقسام کی پھر تقسیم

در تقسیم ہوتی چلی گئی ہے یہان تک کہ ہیرو کی (۴۸) قسمین قرار پائی ہین اور اس اعتبار سے ممکن ہے کہ ناٹک انسان ہو یا اوتار یا دیوتا ان اقسام کی تعداد بالآخر ایک سو پینتالیس[۱۴۵] تک ترقی کر جاتی ہے - ان تمام اقسام کا بیان کرنا ناظرین کی پریشانی کا موجب ہوگا اور اس لئے ہم صرف تیسری قسم دہیرووات کا جس کے تحت مین وکرم اُروسی کا ہیرو پرورواس آتا ہے کسی قدر ذکر کرتے ہین - اس قسم کے ہیرو بھی چار قسم کے ہو سکتے ہین یعنی ممکن ہے کہ وہ دکشن ہو گو اُس کا تعلق ایک ہی عورت سے ہو مگر دل بہت سی عورتون پر مائل ہو یا ممکن ہے کہ وہ شٹ یعنی چالاک ہو یعنی گو اُس کا تعلق ایک ہی عورت سے ہو مگر خفیہ طور پر ایسے افعال کا مرتکب ہوتا ہو جو اُس کی معشوقہ کو بالطبع ناگوار ہون یا ممکن ہے کہ وہ دہرشٹ یعنی جری ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ علانیہ دوسری عورتون سے تعلقات رکھتا ہو اور باوجود ملامت کے شرمندہ نہو یا ممکن ہے کہ وہ انوکول یعنی مقبول ہو جس سے یہ مراد ہے کہ صرف ایک ہی عورت سے تعلق رکھتا ہو - دہیرودات کے لئے آٹھ صفات مردانہ لازم ہین (۱) حسن - (۲) عیش پرستی (۳) خوش طبعی (۴) سلامت روی (۵) شجاعت (۶) روشن دماغی (۷) فصاحت (۸) فیاضی -

ہیرو کے مددگار

ہیرو کے خدم وحشم مین سب سے بڑا درجہ پیٹھ مرد کا ہوتا ہے جس پر کسی درمیانی قصّے کا دارومدار ہو - اُس کے لئے ضرور ہے کہ وہ زبان کا طرار اور اپنے آقا کا وفادار ہو اور دوسرے صفات مین کسی قدر اُس سے

کم ہو۔ پیٹھ مرد کے بعد ودوشک کا درجہ ہے۔ جو ہیرو کا ہمدم و دمساز ہوتا ہے۔ اپنی واقعی یا مصنوعی سادگی اور ظرافت سے اُس کا دل بہلاتا اور خوش تدبیری سے معاملات عشق مین مدد دیتا ہے۔ **ودوشک** کے برابر ہی درجے کا **ویٹ** یعنی ندیم خاص ہوتا ہے اور اُس کے لئے ضرور ہے کہ وہ فنون موسیقی و شعر اور گانے مین مہارت تامہ رکھتا ہو اور موقع پر قرّم ساق کا کام بھی انجام دے سکتا ہو۔ ان کے علاوہ امراؤ و وزرائ پروہت و رشی و خدمت گار و خواجہ سرا اور آفاقی (یون) بھی ڈراما مین حصّہ لے سکتے ہین۔ بعض اوقات ایک شخص بطور ہیرو کے رقیب کے بھی پیش کیا جاتا ہے اُسکا نام **پرتی نائک** ہوتا ہے اور اُس کے لئے ضرور ہے کہ وہ جری مگر حریص اور حوصلہ مند مگر بدرویّہ ہو۔ اُس کی مثال ایسی ہے جیسے رام کے مقابلے مین **راون**۔

ہیروان جیسی باریک نظری سے ہندو مصنفین نے ہیرو کے اقسام قرار دینے مین کام لیا ہے ویسی ہی موشگافی ہیروان یعنی **نائکہ**[1] کے حق مین بھی صرف کی ہے۔ ہیروان ممکن ہے کہ دیبی ہو یا آسمانی پری یا کسی اوتار کی بی بی یا کسی رشی کی زوجہ یا خود گوپی ہو یا فرضی قصّون مین جن کا کوئی جزو مذہب یا تاریخ سے نہ لیا گیا ہو شہزادی یا شاہد بازاری ہوسکتی ہے یا محض عشق و بوالہوسی کے فسانون مین حرم کی کسی عورت کو بھی ہیروان بنایا جا سکتا ہے۔ پہلی قسم کی ہیروان تو شاعری یا تخیلات مذہبی کی ایجاد ہین اور باقی اقسام معاصرین کی تصویرین ہین۔ ہیروان تین قسم کی ہوتی ہین (۱) **رویّا** (۲) **پرکیا**

[1] ہماری زبان مین نائکہ کے معنی کہان سے کہان پہونچ گئے ہین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

(۳) ساما نیا - رویّا - خود ہیرو کی بی بی کو کہتے ہین - جیسے رام کی زوجہ سیتا اور پرکیا دوسرے شخص کی بی بی یا بیٹی اور ساما نیا وہ عورت جس کا کوئی والی وارث نہو اگرچہ پرکیا کا دوسرے شخص سے تعلق زوجیت رکھنا ممکن ہے لیکن یہ امر ہندو ڈرامہ کے لئے باعث فخر ہے کہ بیاہی عورتون کے بہکانے اور ورغلانے کی داستانون کو برخلاف یورپ کے خاص طور پر ڈراما سے خارج کیا گیا ہے - اُن مین سے ہر قسم کی ہیروان ممکن ہے کہ تینون قسمون مین سے ایک قسم کی ہو یعنی خواہ مگدھا یعنی نوخیز ہو خواہ پراودھا یا شباب مین ڈوبی ہوئی ہو یا پرگلبھا یعنی پختہ کار ہو - ان مین سے بھی ہر ایک قسم کی بہت سی ذیلی قسمین ہین جن کی تصریح داخل تضیع اوقات ہوگی - خاص خاص حالتون کے اعتبار سے نائکہ کی آٹھ قسمین قرار دی گئی ہین -

(۱) سوادھین پتیکا یعنی جو اپنے شوہر کی وفادار ہو -

(۲) وسکا سجّا یعنی جو اپنے عاشق کے انتظار مین زیور و لباس سے آراستہ رہتی ہو -

(۳) ورہت کنتھیتا - یعنی جو اپنے عاشق کے ہجر سے ملول و محزون ہو -

(۴) کھنڈتیا جس کو اپنے عاشق کی بیوفائی کا حال معلوم ہونے سے سخت صدمہ ہو -

(۵) کلہان تریتا - جو حقیقی یا فرضی تغافل کے خیال سے غصّے مین یا ملول ہو -

(۶) بپر لبدہا جس کو مطلوب کے وعدہ وفا نکرنے سے مایوسی ہو -

(۷) پروشٹ بھرتریکا - وہ ہے جس کا شوہر یا عاشق پردیس مین ہو -

(۸) ابھی سارکیا - وہ عورت ہے جو پیش قدمی کرکے خود عاشق سے ملنے جائے -

یا اُس کو بُلاے ۔

ہیروان کی تزئین

یہ تو ہیروان کے اقسام ہوئے اب یہ دیکھنا چاہیئے عروس ڈراما کے سجانے کے لئے کیسے کیسے زیور وجواہر ایجاد کئے گئے ہین - اُستادان فن کے بموجب اُن کی قسمین بیس ہین جن کا کُلّی نام النکار یعنی زیور ہے - اُن مین سے بہت سی تو بدیہی ہین مثلاً حسن وجوانی یا خوش مزاجی یا وفاداری وغیرہ - لیکن بعض ایسی ہین جو گویا ہندو ڈراما سے مخصوص ہین اور اس لیے غالباً اُنکی توضیح مناسب ہوگی بہاو جذبۂ فطری کے خفیف سے اظہار اور ہاو قوی تر اظہار کو کہتے ہین مثلاً چہرہ کا رنگ متغیر ہو جانا اور ہیلا ہمہ تن اظہار ہونے کو کہتے ہین - اِن کے بعد لیلا کا درجہ ہے جو عاشق کی طرز روش یا گفتگو یا لباس کی خود اُس کی یا اپنی سہیلیون کی دل لگی کے لیے نقل اُتارنے کا نام ہے - ولاس عیش طلبی کو کہتے ہین اور وچھ چھٹی تردد وافکار کی وجہ سے لباس اور زیور کی طرف سے بے پروائی کا نام ہے وبھرم کے یہ معنی ہین کہ پریشان حالی یا عجلت کی وجہ سے سامان زیبائش کو غلط طور پر استعمال کیا جائے - مثلاً کان کی بالی غلطی سے ناک مین پہن لی جاے یا گلے کا زیور پاؤن مین - کلکنچتا مخالف جذبات کی کشمکش کا نام ہے مثلاً خوشی وغم وغصہ وندامت کٹا ئیتا کے معنی عاشق کے جواب مین خاموشی کو اپنے عشق کے اظہار کا ذریعہ بنانا ہین کٹ مت محض بناوٹ کے طور پر عاشق کے اظہار محبت سے گریز کرنا ہے اور وکرت جذبات دلی کا شرم وحیا کی وجہ سے پوشیدہ کرنا اور للت غرور حسن

اور لذت وصال کے حاصل ہونے کا نام ہے جس کا نتیجہ عمدہ لباس اور چہرے کی بشاشت ہے۔

ہیروان کے مددگار

ہیروان کی اعانت کے لئے کسی ایک نہ ایک محرم راز کا ہونا ضرور ہے۔ لیکن اگر وہ معمولی درجے کی ہوتی ہے تو یہ خدمت سوتیلی بہن یا کسی سکھی کے سپرد کی جاتی ہے اور اگر وہ رانی ہوتی ہے تو یہ کام عموماً کسی چھوکری سے لیا جاتا ہے۔ اِن کے علاوہ مہریان اور گوپیاین وغیرہ بھی حسب موقع وضرورت اسٹیج پر لائی جاسکتی ہین۔

ڈراما کی علت غائی

ڈراما کی ظاہری ترتیب وتزئین پر غور کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس امر پر توجہ کی جائے کہ اُس کی غرض وغائت کیا ہے۔ لیکن اِس کے لئے کچھ دور جانے کی ضرورت نہین ہے کیونکہ مولانا روم ہمارے لئے پہلے ہی یہ عقدہ حل فرما چکے ہین ؎

خوشتر آن باشد کہ سرّ دلبران ۔۔۔ گفتہ آید در حدیثِ دیگران

یعنی دل بہلانے کے پیرایہ مین نتیجہ خیز سبق پڑہانا۔ اور یہ غرض بجز اس کے حاصل نہین ہوسکتی کہ کلام کے ذریعے سے ایک خاص اثر ناظرین کے قلب پر پیدا کیا جائے اس اثر کا نام ہندؤن مین رس ہے۔

رس کی تعریف

رس کے معنی ذائقہ یا مزہ کے ہین مگر اُس کا اصلی ترجمہ ایک لفظ مین جذبہ ہے اور اُس مین ہندؤن کے خیال کے بموجب

نہ صرف وہ خاص اثر داخل ہے جو سامعین یا ناظرین کے دل پر پیدا ہوتا ہے بلکہ
کسی شئے مین جو اس اثر خاص کے پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ اُس پر بھی
حاوی ہے - لیکن عرف عام مین اس لفظ کا استعمال علّت کے لئے نہین ہوتا ہے
جتنا کہ معلول یعنی اثر کے لئے ہوتا ہے اس اثر کے پیدا کرنے کا ذریعہ بھاو ہے جس سے
یہ مراد ہے کہ کسی شے کے دیکھنے سے کوئی خاص جذبہ انسانی خواہ خوشی سے متعلق
ہو یا رنج سے انسان کے دل پر مسلط ہو جائے گا گویا کہ انو بھاو بھاو کے شواہد کا نام
ہے برخلاف اُس کے "وے بھاؤ" موجبات - یعنی اُن ابتدائی وجوہ تحریک کو
کہتے ہین جن سے اصلی جذبہ زور پکڑتا ہے اُس کی دو قسمین ہین المبان اور اُدّی بان
المبان تو گویا اُس جذبہ کی جڑ یا بنیاد ہے یعنی اُس شخص یا شے کو کہتے ہین جسکے
متعلق جذبہ کا ظہور ہو مثلاً ہیرو یا ہیروان - اور اُدّی بان اس شے کو کہتے ہین جو
اس جذبہ کی ترقی مین مدد و معاون ہو مثلاً چاندنی رات یا فضائے موسم بہار عشق
کی ترقی کے لئے -

بھاو و انو بھاؤ

بھاو کیفیت قلبی کا نام ہے اور انو بھاو اُس کے اظہار خارجی
یا شواہد کا یعنی کیفیت قلبی کا بذریعہ آنکھون یا چہرے وغیرہ کے
تغیرات کے ظاہر کرنا اور ستوک یا جذبات فطری انو بھاو کی ایک قسم ہے بھاو
کی بھی دو قسمین ہین ایک وے بھی چاری بھاو اور دوسرے ستھائی بھاو
یعنی عارضی و دائمی - وے بھی چاری اُن بھاوون کا نام ہے جو کسی خاص

رس پر محدود نہین ہوتے بلکہ سمندر کی موجون کی طرح آتے اور جاتے رہتے ہین اور اصلی اثر کو مختلف طور پر تقویت پہونچاتے ہین۔ اور ستھائی بھاو بطور کان نمک کے ہے کہ جو خیال یا جذبہ اُس سے ٹکر کھاتا ہے اُسی کا رنگ اختیار کر لیتا ہے ستوک بھاو یعنی جذبات فطری کے شواہد خارجی کی بھی چند قسمین ہین مثلاً ستمبھ یعنی سکتہ سوید۔ عرق عرق ہو جانا ادمانچہ یعنی جسم کے رونگٹون کا کھڑا ہو جانا سورو کار یعنی آواز کا متغیر ہو جانا ویپاتھو یعنی جسم کا تھر تھر کانپنا۔ ورن وکار چہرے کا رنگ بدل جانا۔ اسرو۔ آنسو۔ پرلیے۔ ہاتھ پاؤن کا کام نہ دینا۔ چونکہ یہ جذبات کا نتیجہ ہوتے ہین اس لئے یہی انو بھاو بھی سمجھے جا سکتے ہین۔ ستھائی بھاو کی بعض مصنّفین نے آٹھ قسمین قرار دی ہین اور بعض نے نو جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) رتی۔ کسی شے کی خواہش جو دیکھنے یا سننے یا یاد آجانے سے پیدا ہو۔

(۲) ہاس۔ خندہ یا خوشی۔ یہ خندہ تضحیک سے متمیز ہے۔

(۳) شوک۔ معشوق کی جدائی کا رنج یعنی غم ہجر۔

(۴) کرودھ۔ رنج دہ برتاؤ سے ناراض ہو کر علیحدگی اختیار کرنا۔

(۵) اُت ساہ۔ عالی خیالی یعنی وہ خیال جو بہادری یا فیاضی یا رحم کا محرک ہوتا ہے۔

(۶) بھے۔ خوف رسوائی۔

(۷) جگپسا۔ نفرت۔ قلب کی وہ کیفیت جو کسی بُری شے کے دیکھنے یا سُننے یا چھونے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۸) **وِسمے** ۔قلب کی وہ کیفیت جو کسی حیرت انگیز شے کے دیکھنے یا سُننے یا چھونے سے پیدا ہو ۔

(۹) **شانت** ۔ رضا یعنی قلب کی وہ کیفیت جو دنیا کی تمام چیزون کو رفتنی وگزاشتنی سمجھتی ہے ۔

وے بھیچاری بھاو کی قسمین

وے بھیچاری بھاو کی قسمین سب سے زیادہ یعنی (۳۳) ہین اور چونکہ یہ دراصل ڈراما کے لیئے بجائے آب ونمک کے ہین اس لئے اُن کا تفصیلی ذکر دلچسپی سے خالی نہو گا ۔ ہر ایک قسم کے ساتھ یہ بھی بتا دیا جاتا ہے کہ اُس کے موجبات وشواہد کیا ہین ۔

(۱) **نروید** عجز وانکسار ۔ **وے بھاو** ۔ دنیا سے بیزاری اور علم الٰہی کے حصول کا شوق **انو بھاو** ۔ آنسو اور سرد آہین اور طبیعت کے گرے جانے کی صورت ۔

(۲) **گلانی** ضعف ۔تحمل کی قوت باقی نرہنا ۔ **وے بھاو** غم واندوہ کی طولانی ریاضت جسمانی یا خوشی یا بھوک یا پیاس مین شدت **انو بھاو** کاہلی ۔ رنگ کا متغیر ہونا اور ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیدا ہونا ۔

(۳) **سنکا** ۔ امر شدنی کا خوف یا جس شے کے حصول کی خواہش ہو اُس کے حاصل ہونے مین شک **وے بھاو** دوسرے شخص سے نفرت یا ذاتی بد اعمالی **انو بھاو** کانپنا چہرے سے فکر وتردد کا ٹپکنا ۔ چھپتے پھرنا ۔

(۴) **اسویا** ۔ دوسرے کی عظمت کا تحمل نکر سکنا اور اُس کے خفیف کرنے کی کوشش

کرنا- وے بھاو چڑچڑاپن- وناٸت - انو بھاو- غصے کے تیور- عیب چینی-

بعض لوگ ارِ شیٔے کو اسویا کا مترادف سمجھتے ہین لیکن ایک مصنف اُس کو اسویا کی ایک قسم قرار دے کر اُس کو رقیب کے رشک و حسد پر محدود کرتا ہے -

(۵) مَد- بدمستی خوشی سے بدحال ہوجانا اور رنج بھول جانا - وے بھاو نشہ پینا وغیرہ انو بھاو چلنے مین لڑکھڑانا- بہکی بہکی باتین کرنا غنودگی کی کیفیت طاری ہونا ہنسنا رونا-

(۶) سرم- تھکن- وے بھاو ریاضت جسمانی یا حد سے زیادہ خواہشات نفسانی کی پیروی کرنا - انو بھاو- پسینہ آنا پستی وغیرہ-

(۷) السیٔے- سُستی و کاہلی محنت سے دل چُرانا وے بھاو تھکن عیش پرستی حاملہ ہونا- غور و خوض- انو بھاو رُک رُک کر بے دلی سے چلنا- سر جھکا لینا - جمائیان لینا- رنگ کا کالا پڑجانا-

(۸) دینیٔے- احتیاج یا تکلیف کی وجہ سے طبیعت کا پست ہوجانا وے بھاو نحوست برسنا-

(۹) چنتا- دردانگیز تصور- دل کا ناگوار باتون کی یاد تازہ کرنے مین مستغرق ہونا- وے بھاو- کسی محبوب شے کا موجود نہ ہونا یا گُم ہوجانا- انو بھاو- رونا- آہین بھرنا چہرے کا رنگ متغیر ہونا- بخار جیسی گرمی محسوس ہونا-

(۱۰) موہ- پریشانی- کشمش و پیچ کہ کیا کیا جاے اور کیا نہ کیا جاے گھبراہٹ وے بھاو

(۱۱) سمرتی - یاد - وے بھاو - یاد آنے کی کوشش کرنا - تسلسل خیالات - انوبھاو تیوری پر بل ڈالنا -

(۱۲) دھرتی - قناعت صبر و رضا - تحمل اطمینان قلب وے بھاو - علم - قدرت انوبھاو - مسرت بلا شور و شغف تکلیف کا خموشی سے برداشت کرنا -

(۱۳) وریدا - شرم - تعریف یا ملامت سے بچنا - وے بھاو - اپنی حقیقت سے آگاہ ہونا توہین شکست - انوبھاو - آنکھ نیچی ہونا - منہ چھپانا - چہرے کا شرم آلودہ ہونا

(۱۴) چپلتا - تلوّن - جلد بازی - جلدی جلدی ایک بات سے دوسری بات پر جا پڑنا وے بھاو - حسد - نفرت - غصہ - خوشی - انوبھاو - چہرے پر غصہ طاری ہونا - گالی گلوج - مارپیٹ کرنا - جو جی میں آئے کر گزرنا -

(۱۵) ہرش - خوشی - بحالیٔ دماغ - وے بھاو - اپنے پیارے یا دوست سے ملنا - بیٹے کا پیدا ہونا وغیرہ - انوبھاو - لڑکھڑانا - پسینہ آنا - آنسو بہنا - آہیں بھرنا - آواز کا متغیر ہو جانا -

(۱۶) اُدویگ - بیقراری یا تشویش کسی خلاف توقع یا ناگوار واقعہ کے پیش آنے کی وجہ سے وے بھاو کسی دوست یا دشمن کا قریب آنا - حادثات فطری - اندیشہ ناک خطرے کا قریب آنا - انوبھاو - پھسل جانا - گر پڑنا - قلابازی کھانا - جلدی چلنا - مگر چل نہ سکنا -

(۱۷) جدتا - حواس کا گم ہو جانا یا کسی قسم کے کام کی قابلیت نہ رہنا وے بھاو

کسی خوش گوار یا ناگوار شے کا حد سے زیادہ پیش آنا یا دیکھنا یا سننا **انوبھاو**- خاموشی ٹکٹکی باندھکر دیکھنا - چوغمی -

(۱۸) **گرب**- غرور اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھنا - **وے بھاو** اپنے خاندان یا حُسن یا مرتبہ یا قوت کا خیال - **انوبھاو**- تحقیر - تیوری پر بل ڈال کر گھورنا - جو جی مین آئے کر گزرنا - ہنسنا اور زور آزمائی کرنا -

(۱۹) **وِشاد**- کامیابی سے مایوسی - مصیبت کا اندیشہ - **وے بھاو**- دولت یا ناموری یا اولاد کے حاصل ہونے مین ناامیدی یا اُن کا جاتا رہنا - **انوبھاو**- سرد آہین بھرنا - اختلاج قلب - غائب رہنا - دوستون یا سرپرستون کو بڑے اشتیاق سے ڈھونڈھتے پھرنا وغیرہ -

(۲۰) **اوت سکئے** - بے صبری - **وے بھاو**- اپنے پیارے کے آنے کا انتظار - **انوبھاو**- بیقراری - سستی - آہ وفغان -

(۲۱) **ندرا** - غنودگی - قوائے دماغی کا معطل ہونا یا اعضا سے احساس کا جاتا رہنا **وے بھاو**- جسم یا قلب کا تھکا ہونا - **انوبھاو**- رگون کا ڈھیلا پڑجانا - پلک جلدی جلدی جھپکانا - انگڑائی لینا - اونگھنا -

(۲۲) **اَپسمار**- بھوت کا سر پر چڑھنا یا ستارون کا اثر ہونا - **وے بھاو**- ناپاکی تنہائی شدت خوف یا رنج وغیرہ **انوبھاو** - کانپنا - آہ وفغان - مُنہ مین جھاگ لانا - زبان مُنہ سے باہر نکال کر پھرانا - تشنج کی حالت مین زمین پر گرنا -

(۲۳) سُپت - نیند - وے بھاو - غنودگی - انوبھاو - آنکھین بند کرنا - ساکت و صامت رہنا - زور زور سے سانس یا خراٹے لینا -

(۲۴) وِبودھ - احساس کا کھلنا - بیدار ہونا - وے بھاو - غنودگی کا رفع ہونا - انوبھاو - آنکھین ملنا - انگلیان چٹخانا - ہاتھہ پاؤن جھٹکنا -

(۲۵) امرش - رقابت یا مخالفت کی تاب نہ لا سکنا و ے بھاو - خفّت بے عزّتی - انوبھاو - پسینہ آنا - آنکھون کا سرخ ہو جانا - سر کا ہلنے لگنا - گالی گلوچ - یا مار پیٹ کرنا -

(۲۶) اَوہت تھا - بھیس بدلنا - افعال ظاہری سے مکنونات ذہنی کو چھپانے کی کوشش کرنا - وے بھاو - شرم - مکروفریب - شیخی خوری - انوبھاو اپنے اصلی طریقے کے خلاف دکھنا یا بات کرنا یا کاربند ہونا -

(۲۷) اُگرتا - سختی یا ظلم - وے بھاو قصور یا جُرم کی تشہیر - خبث باطنی - انوبھاو نام رکھنا گالیان دینا - مارنا -

(۲۸) متی - اندیشہ - پریشان دماغی - وے بھاو - شاسترون کا پڑھنا - انوبھاو سر ہلانا - بھوین چڑھانا - نصیحت کرنا - یا مشورہ دینا -

(۲۹) ویادھی - بیماری - وے بھاو - اخلاط کا خراب ہو جانا - گرمی یا سردی کا اثر - جذبات نفسانی کا ہیجان - انوبھاو - مناسب حال تغیرات جسمانی -

(۳۰) اُنماد - غور وخوض - یا قیود سے بری ہونا - وے بھاو - معشوق یا کسی محبوب

شے کا ہاتھ سے جاتا رہنا۔ قسمت کا پلٹ جانا۔ اپنی خرابی کا خیال دل مین جم جانا۔ انوبھاو
بے تکی باتین کرنا۔ یا بلا سبب ہنسنا۔ رونا۔ یا گانا۔

(۳۱) مرن۔ موت۔ وے بھاو۔ دم کا نکل جانا۔ زخمی ہونا۔ یا کوئی اور صدمہ پہونچنا۔
انوبھاو۔ زمین پر گرنا۔ بے حس و حرکت ہو جانا۔

(۳۲) ترس۔ بلا وجہ خوف کرنا۔ وے بھاو۔ دہشت ناک آوازین سننا۔ خوفناک
اشیا کا دیکھنا۔ انوبھاو۔ ہل نہ سکنا۔ کانپنا۔ پسینہ آنا۔ ہاتھ پاؤن کا ڈھیلا پڑ جانا۔

(۳۳) وترک۔ غور بحث۔ وے بھاو۔ دل مین اشتباہ کا پیدا ہونا۔ انوبھاو۔ سر ہلانا بھوین چڑھانا

ہندو ڈراما کی قدرت جذبات انسانی پر

خدا خدا کر کے جذبات اتفاقی کی لا متناہی تقسیم سے نجات ملی ہے لیکن اگر ان کو سرسری نظر سے بھی دیکھا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ قدیم ہندؤن نے جذبات انسانی کے طوفانی سمندر کے پوشیدہ خزانون تک پوری طرح رسائی حاصل کر لی تھی اور اُن کی دسترس صرف رسائی ہی تک محدود نہ تھی بلکہ وہ اُن پر تصرف کرنے کی بھی قدرت رکھتے تھے۔ ایک تو مختلف جذبات کی تشریح ہی کیا کم ہے اُس پر وجوہ تحریک کا پتہ لگانا اور یہ متعین کرنا کہ جذبات اندرونی کا اعضاء خارجی پر کیا اثر پڑتا ہے کتاب فطرت کے عمیق مطالعے کی خبر دیتا ہے۔ یہ تفصیل و تشریح ڈراما کی جان ہے اور اس نے شاعر اور ایکٹر دونون کے لیے ایسا کارنامہ ہدایت مہیا کر دیا ہے جس کی تعمیل زیادہ دشوار نہین ہے۔

رس کی قسمین

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ اصطلاح رس کا اصل اصول وہ تشابہ

ہے جو حواس ظاہری و باطنی مین ہے - مثلاً محبت یا نفرت کی مثال شیرینی یا تلخی کے ساتھ - یہ انداز بیان کچھ سنسکرت ہی کے ساتھ مخصوص نہین ہے بلکہ اور زبانون کی بھی یہی حالت ہے - رسون کا اصل مقام تو خود کلام ہے لیکن وہ اُس اثر سے جو ناظرین یا سامعین پر پڑتا ہے پہچانے جاتے ہین اگرچہ بادی النظر مین وہ بھاو یعنی جذبات دائمی سے مترادف معلوم ہوتے ہین لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے کیونکہ وہ دراصل بھاو کا اثر یا نتیجہ ہین - بھرت نے رس کی آٹھ[۸] قسمین قرار دی ہین لیکن بعض لوگون کے نزدیک اُن کی تعداد نو ہے -

(۱) شرنگار یعنی عشق (۲) ہاسیے - خوش طبعی - (۳) کرونا - درد (۴) راودر - غصہ (۵) ویر - ہمت (۶) بھیانک - خوف (۷) بیبھتس - نفرت (۸) ادبھوت حیرت اور (۹) شانت رضا - اگرچہ اس فہرست کی توسیع اور بھی ہوسکتی ہے - لیکن باقی تمام جذبات ان مین سے کسی ایک نہ ایک قسم کے تحت مین آجاتے ہین - مثلاً محبت پدری - درد کے تحت مین آتی ہے اور حرص - خوش طبعی کے ذیل مین کیونکہ وہ ہنسی کے قابل ہے - یونانی ڈراما برخلاف اس کے صرف جذبات رحم و خوف پر محدود تھی لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی تمام دوسرے جذبات پر حاوی ہوسکتے ہین -

عشق کا تصور

اس مین شک نہین کہ عموماً ہندو ناٹک جذبات عشق سے بھرے ہوئے ہین - لیکن بہت سے ایسے ناٹک بھی ہین جن مین عشق کا

نام بھی نہین ہے - ہندؤن کا عشق بقول مسٹر ولسن یونانیون اور لاطینیون کی کامیڈی
سے بہیمیت مین کم درجہ پر ہے - مگر اتنا فلسفیانہ بھی نہین ہے جتنا کہ فرانسیسی ور
انگریزی ٹریجڈی مین ہے - اُنکا عشق نہ تو اتنا گرا ہوا ہے کہ موجودہ زمانہ کے انگریزی
ناٹکٹون کی طرح بے حیائی سے دوش بدوش ہو - اور نہ اتنا بلند پرواز ہے کہ مجاز و حقیقت
کی تمیز باقی نہ رہے - لیکن اُسی کے ساتھ پھیکا اور بدنام کنندۂ نکونامے چند بھی
نہین ہے - عاشق و معشوق کی حالتین تین قسم کی قرار دی گئی ہین (۱) **سنبھوگ** -
وصل یعنی عاشق و معشوق کا دل بھی ملا ہو اور رہتے بھی ایک دوسرے کے پاس ہون
(۲) **ایوگ** یعنی نہ تو ابھی ملے ہون اور نہ ایک دوسرے کے تعشق سے خبردار ہون
اور (۳) **وپریوگ** - یعنی وصل کے بعد جدائی ہوئی ہو - لیکن حقیقت مین صرف
دو قسمین ہین یعنی سنبھوک - کامیاب - اور وپرلمبہ ناکام -

دس روپک مین پھر سنبھوک کی دو قسمین قرار دی گئی ہین **ایوگ** یعنی جیسا کہ پہلے
بیان کیا گیا جدائی قبل وصال اور **وپریوگ** یعنی جدائی بعد وصال **ایوگ** کے موجبات
دوسرے کی تابعداری یا فاصلۂ دراز پر ہونا یا بدقسمتی ہین اور اُس کی دس منزلین قرار
دی گئی ہین **ابھی لاش** یعنی اشتیاق - **چنتا** - یعنی فکر و تردد وغیرہ وغیرہ - برخلاف
اس کے **وپریوگ** کی وجہ تحریک **مان** یعنی رشک رقابت سے بیزار ہو جانا یا روٹھ جانا
یا **پرواس** یعنی سفر وغیرہ ہوتی ہے - **مان** - پرتے **بھنگ** یعنی آئین محبت
کی خلاف ورزی سے پیدا ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ دونون طرف سے ہو - مگر پھر و - اس سے

عموماً بُری ہوتے ہین مان کی بھی کئی قسمین ہین مثلاً ارشیا مان یعنی (دل ہی دل مین جلنا)
یا انومانک مان بدظنی وغیرہ اور اس کے رفع کرنے کی چھہ تدبیرین ہین (۱) ساما
یعنی میٹھی میٹھی باتین بنانا - (۲) دان یعنی دینا (۳) ڈنڈ یعنی سزا (۴) نتے روزانہ آمد و رفت
رکھنا - اور (۵) اوپیکشا یعنی چھوڑ بیٹھنا - (۶) رسانتر یعنی نئے نئے طریقون
سے اظہار عشق کرنا - اور اگر مطلوب کو راہ راست پر لانے مین زیادہ دقت ہوتی ہے
تو مان کا درجہ گرد سمجھا جاتا ہے - اور اگر نہ زیادہ دقت ہوتی ہے اور نہ آسانی تو
لدھو اور اگر دقت کے مقابلے مین آسانی زیادہ ہوتی ہے تو اُس کو مدھیم کہا
جاتا ہے -

ویر کے معنی ہمت کے ہین اور ہمت کے شواہد تین ہین (۱) فیاضی (۲) رحم دلی (۳)
شجاعت - مگر شجاعت کا اظہار جوش و خروش سے نہ ہونا چاہیئے - بلکہ اُس کے لئے حلم
اور خاموشی اور استقلال شرط ہے -

بھبتس - اُس تنفر کا نام ہے جو کسی ناپاک شے کے دیکھنے یا بُری بو کے سونگھنے یا کسی
بھیانک آواز کے سننے سے پیدا ہو - اس مضمون پر آج تک کوئی پورا ناٹک نہین لکھا گیا اور
شاید لکھا جاتا تو وہ خود بھی قابل نفرت ہوتا -

راودر - بیحد طیش مین آجانے کا نام ہے - جس کے شواہد زور سے ہاتھ پاؤن مارنا
یا گالی گلوج یا مار پیٹ کرنا ہین - اس کے آثار بھی صرف بعض بعض اشخاص ڈراما مین
پائے جاتے ہین -

ہاسیئے - اُس خوشی کا نام ہے جو اپنے یا کسی اور کے جسم یا تقریر یا لباس وغیرہ کا مذاق اُڑانے سے پیدا ہوتی ہے اور اُس کے شواہد ہنسی کی مختلف قسمین ہین مثلاً **سمت** آنکھون کے پپوٹونکا پھیل جانا **ہست** - دانت نکالنا یعنی تبسم **وِ ہست** جسمین ذراسی آواز بھی نکلے یعنی قہقہہ لگانا - **اُپ ہست** یہان تک ہنسا کہ آنکھون مین آنسو بھر آئین - **اَپ ہست** ہنستے ہنستے آنسو اچھی طرح بہنے لگین اور **اَتی ہست** پیٹ دونون طرف سے پکڑ کر قہقہہ لگانا - پہلی دو قسم کی ہنسی شریفانہ ہے تیسری اور چوتھی قسم کی اگرچہ خلاف شان ہے مگر اُس کے ساتھ قابل معافی اور پانچوین اور چھٹی قسم رذالت پر دال سمجھی جاتی ہے -

ادبھوت - حیرت و استعجاب کے اظہار کا نام ہے تعجب اُس خاص حالت کا نام ہے جو غیر معمولی یا فوق العادت اشیاء کے احساس سے پیدا ہوتی ہے - اور اُس کے **شواہد** چیخ اُٹھنا - کانپنا یا عرق عرق ہو جانا ہین -

بھیانک - خوف کے ذائقہ کو کہتے ہین اور اُس کے **موجبات** دہشتناک واقعات ہین اور **شواہد** - بدن مین رعشہ یا پسینہ آنا یا مُنہ کا خشک یا قوت فیصلہ کا معطّل ہو جانا -

کرونا - اُس دردمندی یا رقّت کا نام ہے جو مصیبتون کے پیش آنے سے پیدا ہو اشک روان - آہ و فغان - یا قوائے دماغی کے بیکار ہو جانے کا نظارہ اُس کے **موجبات** مین داخل ہے اور بدن کا گرا جانا یا جی کا بیٹھا جانا یا نڈھال ہو جانا اُس کے

ہاسیئے - اُس خوشی کا نام ہے جو اپنے یا کسی اور کے جسم یا تقریر یا لباس وغیرہ کا
مذاق اُڑانے سے پیدا ہوتی ہے اور اُس کے شواہد ہنسی کی مختلف قسمین ہین مثلاً **سمت**
آنکھون کے پپوٹو نکا پھیل جانا **ہست** - دانت نکالنا یعنی تبسم **وے ہست** جسین
ذراسی آواز بھی نکلے یعنی قہقہہ لگانا - **اُپ ہست** یہان تک ہنسا کہ آنکھون مین آنسو
بھر آئین - **اَپ ہست** ہنستے ہنستے آنسو اچھی طرح بہنے لگین اور **اتی ہست** پیٹ
دونون طرف سے پکڑ کر قہقہہ لگانا - پہلی دو قسم کی ہنسی شریفانہ ہے تیسری اور چوتھی قسم کی
اگرچہ خلاف شان ہے مگر اُس کے ساتھ قابل معافی اور پانچوین اور چھٹی قسم رذالت
پر دال سمجھی جاتی ہے -

ادبھوت - حیرت واستعجاب کے اظہار کا نام ہے تعجب اُس خاص حالت کا نام ہے
جو غیر معمولی یا فوق العادت اشیاء کے احساس سے پیدا ہوتی ہے - اور اُس کے **شواہد**
چیخ اُٹھنا - کانپنا یا عرق عرق ہو جانا ہین -

بھیانک - خوف کے ذائقہ کو کہتے ہین اور اُس کے **موجبات** دہشت ناک
واقعات ہین اور **شواہد** - بدن مین رعشہ یا پسینہ آنا یا مُنہ کا خشک یا قوت فیصلہ کا
معطّل ہو جانا -

کرونا - اُس دردمندی یا رقّت کا نام ہے جو مصیبتون کے پیش آنے سے پیدا ہو
اشک روان - آہ و فغان - یا قوائے دماغی کے بیکار ہو جانے کا نظارہ اُس کے
موجبات مین داخل ہے اور بدن کا گر اجانا یا جی کا بیٹھا جانا یا نذر اجل ہو جانا اُس کے

شواہد ہین-

شانت یعنی رضا وتسلیم- گو یہ جذبہ اخلاقی شاعری کے نامناسب نہ ہو مگر ڈراما کے حسب حال نہین کیونکہ ڈراما کے ذریعے سے اُنھین جذبات کو اُبھارا جاتا ہے جن کے رضا وتسلیم مین دبانے کی ضرورت ہوتی ہے-بعض ایجاد پسند طبیعتون نے مختلف رسون کی رنگتین قرار دے کربھی داد ذہانت دی ہے اور اُن کو ایک نہ ایک دیو کے تابع بھی بنادیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے-

نام رس	رنگت	کس دیو کے تابع ہے
شرنگار	سیاہ	وشنو
ہاسیے	سفید	رام
راودر	سُرخ	رُدر
ویر	سُرخ	سُکر
کرون	خاکی	ورون
بھیانک	سیاہ	یم
بیبھتس	نیلا	مہاکال
اوبھوت	زرد	برہما

مختلف رسون کے ایک دوسرے کے ساتھ ملنے اور نیز یہ کہ مختلف بھاؤن سے ترکیب پانے سے اُن پر کیا اثر پڑتا ہے یہ ایسے امور نہ تھے کہ ہندو طباعی کے سمندِ ناز پر

ایک اور تازیانہ نہ ہوتا اور وہ پھر بال کی کھال نکالنے کے مرض مین مبتلا نہ ہوجاتی - لیکن چونکہ ناٹکون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے مصنفون نے اس قسم کی موشگافیون کی مطلق پروا نہین کی اس لئے اُن کی توضیح بیکار ہوگی -

ڈراما کا طرز کیسا ہونا چاہیئے

بھرت کے اصولون کے بموجب ڈراما کے طرز ادا چار ہو سکتے ہین - جن مین سے پہلے تین طریقے تو واقعات سے متعلق ہین اور چوتھا زبان سے - وہو ہذا (۱) **کوسیکی** یعنی طرز خوش آیند ہو مثلاً - عورت کے دلی جذبات کی کیفیت اُس کے مطلوب کی تصویر کھینچنے سے ظاہر کرنا جس کو وہ اپنی سکھیون سے چھپانا چاہتی ہو - (۲) **ساتوتی** متین و سنجیدہ مثلاً دغا کا خوف جعلی دستاویزون یا مصنوعی شہادت کے ذریعے سے پیدا کرنا (۳) **اربھتی** خوفناک و وحشت خیز - یعنی لڑائی ہنگامہ فساد حوادث فطری وغیرہ - (۴) **بھارتی** یعنی زبان کا مناسب حال ہونا -

ڈراما کی زبان

اب اگر زبان کے اعتبار سے ہندو ڈراما پر نظر ڈالی جائے تو اس مین مختلف قسم کے خصوصیات نظر آتے ہین - بھرت کی تاکید ہے کہ "شاعر کو صرف منتخب اور خوش آیند الفاظ کا استعمال کرنا چاہیئے اور اُس کا طرز ادا مرغوب و شاندار جو فصاحت و بلاغت کے زیور سے بھی آراستہ ہو - ہونا چاہیئے" چنانچہ اس ہدایت کی پوری طرح تعمیل ہوئی ہے - اور گو قدیم مصنفین **کالیداس** **بھاوبھوتی** کا طرز بیان نہایت سادہ اور خوش آیند ہے مگر متاخرین نے تصنع سے اس درجہ کام لیا ہے کہ یہ معلوم ہوتا

ہے کہ زبان کا کام اظہار خیالات نہین بلکہ اخفار ہے - ہندو ناٹکون مین معمولی بات چیت نثر مین ہوتی ہے - لیکن جہان پُرجوش جذبات کا اظہار یا کسی خاص دل فریب منظر کا بیان یا شاعر کو خود اپنی بلند پروازی کا دکھانا مقصود ہوتا ہے تو نظم کو کام مین لایا جاتا ہے

ڈرامامین کن بحرون کا استعمال جائز ہے

نظم مین کسی خاص بحر کی قید نہین ہے بلکہ کسی بحر کو بھی انوشٹوبھ یعنی آٹھہ آٹھہ اجزا کے چار مصرعون سے لیکر ڈنڈک تک یعنی جسکا وزن ۲۷ ستائیس سے لیکر ایک سو ننانوے ۱۹۹ ارکان تک ہو استعمال کر سکتے ہین - اختلاف بحور کے ذریعے سے موسیقی کے تمام دلرُبا سرون کو ادا کرتے ہین - مثلاً **وکرم اُروسی** مین ۱۸ سترہ اٹھارہ بحرون کا استعمال ہوا ہے مگر سب کے اوزان خفیف ہین - زبان کے اعتبار سے ہندو ناٹک مین ایک ایسی بات ہے جو کسی قوم کے ڈرامامین نہین ہے - اور وہ یہ ہے کہ اشخاص ڈرامامین سے ہر شخص اپنی حیثیت اور درجہ کے مطابق ایک خاص زبان بولتا ہے زبان **سنسکرت** خاص ہیرو اور ہیروان اور **برہمنون** وغیرہ کے لئے مخصوص ہے اور باقی لوگ اپنے وطن اور درجے کے لحاظ سے کوئی نہ کوئی بولی از قسم **پراکرت** بولتے ہین - اگرچہ ہر قوم اور ہر درجے کے لوگون کے لیئے ایک علیحدہ بولی اُستادان فن نے مقرر کی ہے - لیکن - عملاً ہر ایک ڈرامامین **سنسکرت** اور ایک قسم کی **پراکرت** کا استعمال ہوتا ہے -

تماشہ کا مقام اور طریقہ اور سامان

یورپ مین لوگ چونکہ ہندوستان کے رسم ورواج سے بالکل ناآشنا ہین اس لئے اُن کو اس امر کے سمجھنے مین نہایت دقت ہوتی ہے

کہ قدیم زمانے مین ناٹکون کا تماشہ کیونکر دکھایا جاتا تھا - لیکن جن لوگون نے بئیس پچیس ۲۵ سال قبل پارسی ناٹکون کے رواج سے پہلے اندر سبھا کا تماشہ دیکھا ہے وہ طرز ادا کی نسبت بآسانی راے قائم کر سکتے ہین کیونکہ ہندی لوگ بالطبع ایسے لکیر کے فقیر ہین کہ یہان کوئی رسم کبھی سواے خارجی دباؤ کے نہین بدلتی - اس کی تائید سنگت رتناکر کے دیکھنے سے بھی ہوتی ہے جس مین درج ہے کہ ترتیب محفل کے بعد سازوالے آکر کچھ دیر اپنا کمال دکھائین اُس کے بعد ناچنے والے پردے کے پیچھے سے آکر سلام کرین اور رقص و سرود شروع ہو - ناٹکون مین جو ہدایتین جانے اور آنے یا کہین کہین پردے کو جھٹکا دے کر داخل ہونے کے متعلق درج ہین اُن سے بھی یہی پایا جاتا ہے - پس قدیم زمانے مین یہی طریقہ تھا کہ پہلے ایک پردہ تان دیا جاتا تھا اُس کے پیچھے ایکٹر اپنا لباس وغیرہ درست کرتے اور پھر سامنے آکر اپنا اپنا کرتب دکھاتے تھے - ناٹک کے لئے نہ کوئی خاص مکان ہوتا تھا - اور نہ کوئی سینری لیکن لباس کی پابندی عموماً کی جاتی تھی - اور تخت اور ہتھیار موجود رہتے اور بہلیان مع زندہ بیلون کے اسٹیج پر لائی جاتی تھین - عورتون کا پارٹ عموماً عورتون ہی کے سپرد ہوتا تھا - لیکن بعض اوقات لڑکے بھی کرتے تھے - یہ امر کہ کس ایکٹر کو کیا کرنا چاہئیے اس کے متعلق کافی ہدایتین ہر ایک ناٹک مین موجود ہین -

مسلمانون نے کیون ہندو ڈراما سے فائدہ نہین اُٹھایا

یہ ایک نہایت مختصر بیان ہندو ڈراما کا ہے لیکن وہ بھی باوجود اختصار کے دیباچہ کے حدود سے متجاوز ہو گیا

ہے - اب ہم اس مسئلے پر غور کرتے ہین کہ مسلمانون نے کیون ہندو ڈراما سے فائدہ نہین اُٹھایا - اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمانون کو ہمیشہ سے اپنے علم ادب پر اس قدر ناز رہا ہے کہ گو اُنھون نے اقوام غیر کے علوم وفنون پر ہر زمانے مین توجہ کی مگر کسی غیر قوم کے علم ادب کی طرف بھول کر بھی نہین دیکھا - یہی وجہ ہے کہ ہارون الرشید اور مامون کے زمانے مین یونانی علوم وفنون کی اچھی طرح اشاعت ہوئی - لیکن علم ادب کے متعلق ہومر اور یوریپڈیز کا تو ذکر ہی کیا ہے ارسطو کے تصانیف کا بھی ترجمہ نہ ہوا - اسی طرح گو مسلمانون نے جہان تک کہ علوم وفنون کا تعلق ہے ہندؤن سے بہت کچھ سیکھا - لیکن کبھی اُن کے علم ادب کے پوشیدہ خزانون سے مستفید نہ ہوئے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہماری ترقی تصنع مین جاکر ختم ہوگئی اور وسعت نظر نہ ہونے سے اَن دیکھے ممالک کی تسخیر ربائل نہ ہوئی - اُردو شاعری ہندوستان مین جس شان سے پیدا ہوئی وہ محتاج بیان نہین ہے کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ اُس کو فارسی شاعری سے نسبت دختری ہے اور آج تک اُسی رنگ پر قائم ہے - لیکن کاش اگر زبان اُردو کی طرح اُس کی بنیاد بھی سنسکرت یا کم سے کم بھاکا پر قائم کی گئی ہوتی تو آج دوسرا ہی سمان نظر آتا اور زور بیان اور مطابقت فطرت کی کیفیت ہی دوسری ہوتی اور وہ چیز جس کو اب ہماری آنکھین بے فائدہ اُردو شاعری مین ڈھونڈھتی ہین اور جو ہر قوم کی شاعری کی جان ہے یعنی لوکل کلر یا مقامی رنگ وہ محض عدم موجودگی سے نمایان نہوتی -

ڈراما ہی کو دیکھئے کہ گو ایسے ایسے اعلیٰ درجے کے نمونے قریب ہی موجود تھے کہ جنکی

جدت تلاش زور بیان اور اچھوتے خیال پر آج یوروپ کو بھی رشک آتا ہے اور
گو شاہان اودھ کی عیش پرستی نے ایک آدھ بھونڈا نمونہ بھی پیدا کر دیا تھا۔ لیکن آج تک
ہمارے کسی مسلم الثبوت شاعر نے اس طرف توجہ نہین کی۔ حالانکہ اُن مین سے بعض
مین ڈراما نویسی کی اعلیٰ درجے کی قابلیت موجود تھی۔ مثلاً۔ ہنسی اور دل لگی اور ہمت
و جرائت کے جذبات کو سودا سے بہتر کون بیان کر سکتا تھا؟ یا مختلف پیشہ ورون کی تصویر
اُس سے بڑھکر کون کھینچ سکتا تھا؟ یا آلام و مصائب عشق کا عکس میر سے بہتر کون اتار سکتا
تھا؟ یا بزم کے پُر لطف سین میر حسن اور غم و الم کے زہرہ شگاف مناظر اُن کے
پوتے میر انیس سے بہتر کون دکھا سکتا تھا؟ ادنیٰ قسم کے عشق کے جذبات اور
عاشق و معشوق کی چھیڑ چھاڑ پر نواب مرزا شوق سے زیادہ حاوی کون ہو سکتا تھا اور
ظرافت اور تمسخر کے متعلق منشیر کی چُلبُلی طبیعت کیا ستم ڈھاتی؟ اگر نظیر اکبرابادی کی عالمگیر
طباعی نے اس طرف توجہ کی ہوتی تو کیا کیا طلسم نہ بنا کر کھڑے کر دیے ہوتے؟ لیکن ہے
یہ کہ ایسے امور کی طرف کسی کی توجہ ہی نہ گئی۔ اور جو راستہ فارسی شاعرون نے ڈال دیا
تھا؟ سب اُسی پر ناک کی سیدھ چلے گئے گو اس پر بھی طبیعت خداداد باوجود اتنی زنجیرون
مین جکڑے ہونے کے بغیر اپنا خاص رنگ دکھائے نہ رہی ہو۔ مغربی خیالات کی اشاعت
سے اگرچہ اُردو شاعری مین بھی ہمارے بود و ماند کے طریقون کی طرح ایک نیا رنگ آگیا ہے
لیکن وہ بھی اجنبیت کی وجہ سے جیسا کہ چاہیئے نہین کھُلتا۔

اُردو شاعری مین نئے خون کی ضرورت

چونکہ ابھی تک اُردو شاعری عنفوان شباب

مین ہے اور اُس عمر کو نہین ہونچی کہ تازہ خون پیدا ہونے کی امید منقطع ہو جائے اس لیے
اس امر کی ضرورت ہے کہ دوسری زبانون کے پوشیدہ خزانون کی کنجیان ہمارے شاعرون
اور ادیبون کے ہاتھ مین دی جائین اگرچہ پارسیون کی الوالعزمی کی بدولت یا اُن کی دکھا
دیکھی چند ناٹک ہماری زبان مین موجود ہو گئے ہین مگر وہ عموماً ایسے لوگون کی تصنیف سے
ہین جو نہ اپنی زبان سے اچھی طرح واقف ہین اور نہ دوسری زبانون سے - اور فن
شعر یا ڈراما کے اصولون سے تو محض ہی نابلد ہین - اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ ابھی تک
ہماری زبان مین سوا ے **مرقع لیلی مجنون** یا چند انگریزی ناٹکون کے ترجمون کے
ایک ڈراما بھی ایسا نہین ہے جس سے علم ادب مین ذرا بھی اضافہ ہوا ہو - انھین
وجوہ سے مین نے نہ صرف اس امر کی ضرورت سمجھی کہ **سنسکرت** کے مقبول ناٹکون
کا ترجمہ زبان اُردو مین کیا جائے بلکہ ڈراما نویسی کے اصول بھی کسی قدر شرح و بسط کے
ساتھ بتا دیے جائین تاکہ ہمارے شاعرون کے لیے جن کی ایرانی قطع کی نازک
کشتیان بحر ذخار معانی کی طوفانی موجون سے ٹکرا رہی ہین رہنما مینار کا کام دین - اس کی
ضرورت مجھے اس وجہ سے اور بھی محسوس ہوئی کہ زمانے مین ملک کی بدنصیبی سے
ہندوستان کی دو بڑی قومون ہندو و مسلمانون مین سخت اختلاف پیدا ہوتا جاتا ہے اور
میرے خیال مین اگر کوئی تدبیر اس اختلاف کو دور کیے یا اُس کے بجاے ہمدردی
پیدا کرنے کی ہے تو وہ یہی ہے کہ ایک دوسرے کے لٹریچر سے مستفیض ہونے کا
موقع جو فارسی لٹریچر کے دونون قومون کی ترقی دماغی دونوںہی کے لئے لازمی ہونے کی

وجہ سے تھا باقی نہین رہا-

کالیداس کے حالات کا پردۂ خفا مین مستور ہونا

اصول و قواعد ڈراما کی توضیح و تصریح سے فارغ ہونے کے بعد اب اس امر کی ضرورت ہے کہ اُس شخص کے کچھہ حالات لکھے جاہین جو آسمان ڈراما پر آفتاب ہوکر چمکا اور جس کی طبّاعی کی تیز شعاعون نے مشرق کیا بلکہ مغرب کو بھی مطلع انوار بنا دیا - وہ شخص جس کو نہ صرف اُس کے ہم وطن شاعرون کا سرتاج سمجھتے ہین بلکہ جس کی اُستادی کا ذکر عنقا کی طرح ہر زبان پر ہے مگر وہ خود فضاے زمانہ کی تاریکی مین ایسا غائب ہوگیا ہے کہ کہین نظر نہین آتا - یوروپین محققین اور ہندو بصرین کی دقیقہ سنج محنتین پردۂ عالم مین کالیداس کو سنہ ۳ قبل مسیح سے لیکر سنہ ۶۰۰ء تک ڈھونڈھتی پھرین مگر کہین اُس کا سُراغ نہین لگا - کیا یہ امر کچھہ کم تعجب خیز نہین ہے کہ جس شخص کی عالمگیر طبّاعی نے ریگ زمانہ پر ایسے پائدار نقش پا چھوڑے ہون کہ وہ مٹانے سے نہ مٹ سکتے ہون اُسکی تلاش مین بڑے بڑے سراغ رسان تقریباً ہزار ہزار سال کا سفر کرین مگر کامیابی کی صورت نہ دیکھین - اگرچہ علماے ہند و یورپ نے کمی علم کو داد ذہانت دیکر پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور اِس مین شک نہین کہ ایسی ایسی موشگافیان کی ہین کہ انسان کو آئینہ حیرت بنا دیتی ہین لیکن ہندؤن کی روحانی محویت نے کالیداس کے ہستی فانی کے نشانات کو ایسا نہین مٹایا کہ ہم اُن کی گرد کو بھی پہونچ سکین - معلوم ہوتا ہے کہ خود کالیداس نے بھی اپنے وجود خارجی کو اپنے جذبات اندرونی مین ایسا محو کر دیا تھا

کہ گو اُس کے تصنیفات کے ہر لفظ ہر مصرع ہر شعر ہر شلوک مین اُس کے بوقلمون تخیل
بلند پرواز فکر عالمگیر جذبات اور عمیق مطالعۂ فطرت کا پتا لگتا ہے لیکن اُس نے دنیا کے
دوسرے مصنفین کی طرح کہین اپنے وجود خارجی کے موجبات دشواہد نہین چھوڑے
ہمارے خیال مین یہی اُسکے اعلیٰ کمال کی دلیل ہے ؎

فروتنی است دلیل رسیدگان کمال
کہ چون سوار بمنزل رسد پیادہ شود

قلب انسانی کے پیچیدہ رازون اور مظاہر فطرت کی بوقلمونی کی تصویر تو وہ عجب گلکار
قلم سے کھینچتا ہے لیکن خواہ اُس کی تصانیف کا مطالعہ کیسی ہی باریک نظری سے
کیا جائے کہین خود اُس کے کارنامہ ہائے حیات کی طرف اشارہ بھی نہین پایا جاتا -
صفحہ ہستی پر اگر اُس نے کوئی اپنی یادگار چھوڑی ہے تو وہ اُس کی مقبول تصانیف ہین
جو فنا کے زبردست ہاتھون کو بھی اپنے پاس نہین پھٹکنے دیتین -

کیا کالیداس وکرماجیت کے نورتن سے تھا؟

ایک قدیم روایت نے کالیداس کو دربار راجہ
بکرماجیت والی اُجین کے نورتن مین شریک کیا
ہے اور جہان تک اندرونی و بیرونی شہادت مدد دیتی
ہے یہ روایت قرین صدق معلوم ہوتی ہے - کالیداس نے جیسے پرجوش بلکہ محبت آمیز
الفاظ مین اُجین کے مہاکال اور سپرا اور دوسری خوبیون کا اپنی تصنیفات مین
بیان کیا ہے - اُس سے حُب وطنی کی بو آتی ہے اور بکرم کا نام بھی جہان اُس نے

لیا ہے عجیب ادب اور توصیف کے ساتھ لیا ہے۔ اس لئے تاوقتیکہ یہ خیال نہ کیا جائے
کہ اُس نے اس ذریعہ سے اپنے سرپرست کے نام کو دیوار بقائے دوام سے آراستہ
کرنے کی کوشش کی ہے اور کوئی بات سمجھ مین نہین آتی۔ اس کے علاوہ کالیداس
کو درباروں کے رسم و رواج سے پوری واقفیت معلوم ہوتی ہے۔ اور اُس کی دائمی
خوش دلی سے پایا جاتا ہے کہ اُس کی زندگی فارغ البالی سے گزری۔ پس ان سب
امور سے یہ نتیجہ قطعی طور پر نکلتا ہے کہ وہ راجہ بکرماجیت کے زمانہ مین گزرا ہے اور
اُس کے دربار کا ایک جوہر بے بہا تھا۔ محققین مین عرصہ دراز تک اس امر مین سخت
اختلاف رہا کہ راجہ بکرماجیت کس زمانے مین ہوا کیونکہ سنہ سمت جس کی ابتدا بالاتفاق
۵۷ سنہ قبل مسیح مین ہوئی اُس کے نام سے منسوب ہے لیکن چونکہ سمت ۶۰۰ کے قبل کا
کوئی کتبہ ایک عرصہ دراز تک کہین میسر نہین آیا اس لئے مسٹر فرگسن نے یہ بینہ قایم
کیا کہ چونکہ تاریخ ہندوستان مین جنگ کورور جس مین بکرماجیت نے ملیچھوں کو شکست
دی ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔ اور ابوریحان البیرونی کے بموجب وہ جنگ
۵۴۴ء مین ہوئی۔ اس لئے اُسی زمانے مین سنہ سمت بھی قائم ہوا ہوگا لیکن
اپنی عظمت بڑہانے کے لئے اُس کی ابتدا چھ سو سال قبل سے قرار دیدی گئی اگرچہ چھ سو سال
قبل سے سنہ کے شروع کرنے کی کوئی معقول وجہ نہین معلوم ہوئی لیکن اس بینہ کو اس
سے قوت ملی کہ ایک عرصہ دراز تک کوئی کتبہ سمت ۶۰۰ کے چھٹی سے پہلے کا نہین ملا۔
لیکن بالآخر ایک کتبہ منڈیسر مین مل گیا جس مین سمت ۵۲۹ درج ہے اور اُس سے اِس

بینہ کا بھی خاتمہ ہوگیا۔[۱] کیونکہ بکرماجیت جو فاتح کوروڑ تھا بانیٔ سمت ثابت نہین ہوا۔ ایک جرمن محقق نے **نورتن** کی مشہور روایت سے **کالیداس** کا زمانہ معین کرنے کی بہت کچھ کوشش کی ہے مگر اُس مین بھی کچھہ کامیابی نہین ہوئی۔ اُس نے خیال کیا کہ **نورتن** مین جو لوگ شریک ہین اگر ممکن ہو تو اُن کا پتہ لگایا جائے جس سے خود بخود یہ معلوم ہوجائے گا کہ اُن کا ہمعصر **کالیداس** کس زمانے مین گزرا ہے۔ ان مین سے امردیو یا **امر** سمھ کی نسبت یہ خیال کیا گیا ہے کہ وہ چینی سیاحون **فاہیان** اور **ہوین تھسانگ** کی سیاحتون کے مابین یعنی سنہ ۴۱۴ء سے لیکر سنہ ۶۴۲ء تک گزرا ہے کیونکہ **فاہیان** کے زمانے مین **گیا** کے مندر مین وہ کتبہ موجود نہ تھا جس مین **ہوین تھسانگ** کے بیان کے بموجب اُس کی تعمیر **امردیو** سے منسوب کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ دوسرے **رتن** ورا ہمیہر کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ سنہ ۵۸۷ء مین فوت ہوا بس اس سے **ڈاکٹر کرن** نے یہ نتیجہ نکالا کہ **کالیداس** چھٹی صدی عیسوی کے اواخر مین گزرا ہے۔ لیکن معلوم نہین کہ خاک ہند سے کتنے **امردیو** اور وراہمیہر اُٹھے اور ریگ زمانہ پر خفیف سے نقش پا چھوڑ کر پھر اُسی مین مل گئے۔ اور اس لئے **گیا** کے مندر کے کتبہ یا **وراہمیہر** کی تاریخ وفات سے یہ نتیجہ نکالنا کہ یہ وہی نامور لوگ ہین جو **کالیداس** کے ساتھ دربار **بکرماجیت** کے **نورتن** مین شریک تھے ایسی جرأت ہے کہ جس کی عقل سلیم تائید نہین کرتی۔ اور خاصکر

---

[۱] مسٹر فلیٹ دریافت کنندۂ کتبہ مندسیر کا اس کے بعد بھی یہی خیال ہے کہ بکرماجیت چھٹی صدی ہی مین گزرا ہے اور اُس نے ایک قدیم سنہ کو اپنے نام سے منسوب کر لیا۔ لیکن اکثر محققین کو اس سے اختلاف ہے۔

منڈ یسیر کے کتبہ سے تو ان لوگون کا کالیداس کا ہمعصر ہونا بالکل ہی غلط ثابت ہوتا ہے۔
اِس کے علاوہ یہ اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ وہی امر دیو اور وراہمیہر ہین جو شریک نورتن ہین تو بھی یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ یہ لوگ کالیداس کے ہم عصر تھے۔کیونکہ جہان تک دیکھا جاتا ہے ہندؤن کا ہمیشہ سے یہ میلان چلا آتا ہے کہ تمام نامور لوگون کو خواہ ایک دوسرے سے کتنے ہی آگے پیچھے گزرے ہون کسی ایک قدردان بادشاہ کے زمانے مین جمع کر دیتے ہین تاکہ یہ معلوم ہو کہ زمانہ نامور لوگون کا دشمن نہین ہوتا۔

ڈاکٹر میکسملر کا خیال

ایک تیسری تھیوری ڈاکٹر میکسملر کی ایجاد ہے۔اُنھون نے کل سنسکرت لٹریچر کو دو حصون مین تقسیم کیا ہے۔پہلے حصے مین وید وغیرہ مین شریک ہین اور وہ پہلی صدی عیسوی پر ختم ہوتا ہے۔اور دوسرا حصہ چھٹی صدی عیسوی مین وکرماجیت کے زمانے مین شروع ہوتا ہے۔کیونکہ جو زمانہ ان دونون حصون کے بیچ مین گزرا اُس مین ہندوستان بیرونی حملون کی وجہ سے امن و امان سے محروم رہا اور اس لئے وہ ادبی ترقی کا مؤید نہین ہو سکتا تھا لیکن یہ خیال صحیح نہین ہے کیونکہ ڈاکٹر بُہلر اور پیرسن نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ زمانہ بھی تصنیف و تالیف سے خالی نہ تھا اور چونکہ منڈیسر کے کتبہ سے قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ وکرماجیت چھٹی صدی عیسوی کے قبل گزرا ہے اس لئے اُس تھیوری کی بھی وہی حالت ہے جو دوسری ذہانت آرائیون کی ہوئی۔ اس کے علاوہ اس بحث مین اور بھی بہت سے جزوی امور لائے گئے ہین لیکن پروفیسر آپٹے نے نہایت قابلیت سے ثابت کر دیا ہے کہ

اُن سے کوئی نتیجہ نہین نکلتا - واتس بھوتی مصنّف کتبۂ منڈیسر نے کئی خیالات
کالیداس سے نقل کئے ہین اور اس لیئے بالیقین کالیداس کا زمانہ ۴۷۲ء کے قبل ہوگا
اس کے علاوہ اسوگھوش کی سوانح عمری گوتم بدھ مین بہت سی عبارتین کالیداس
سے ملتی جلتی ہین - اور چونکہ کالیداس کی طباعی اور جدت طرازی مین کوئی شک نہین
ہے اور اسوگھوش شاعر نہ تھا بلکہ فلسفی تھا اس لیئے گمان غالب یہی ہے کہ وہی
کالیداس کا ممنون احسان ہوگا - اسوگھوش کی نسبت یہ متحقق ہوچکا ہے کہ وہ
۸۰ء مین گزرا ہے - اس لیئے اگر یہ سمجھا جاے کہ اُس نے کالیداس کے کلام سے
فائدہ اُٹھایا ہوگا تو کالیداس کا زمانہ اُس سے قبل قرار دینا ہوگا - اندرونی شہادت سے بھی
یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ شکنتلا کے چھٹے ایکٹ مین جہان متر سوداگر کے مرنے کا ذکر
کیا گیا ہے وہان یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لاوارث مرا حالانکہ اُس کی زوجہ موجود تھی - اِس سے
پروفیسر آپٹے نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ کالیداس ایسے زمانے مین گزرا جب کہ بیوہ کو
حق وراثت حاصل نہ تھا اور یہ زمانہ قبل ولادت مسیح تھا جب کہ منو اور آپستمبھ اور
وشیشٹ کا دور دورہ تھا اور برہسپتی - شنکھ - لکھت پیدا ہوے تھے - اسی طرح وکرم
اُروسی کے پانچوین ایکٹ مین جیل کے حق مین بوجہ جوہر وصال چُرالیجانے کی سزاے
موت تجویز کی گئی ہے - اور چوری کے لیئے سزاے موت منو اور آپستمبھ نے قرار
دی تھی مگر بعد مین برہسپتی نے اپنے سمرتی مین اُس کو جرمانہ سے بدل دیا - اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ کالیداس کا زمانہ برہسپتی کے قبل تھا اور برہسپتی کی نسبت عام طور

پر سمجھا جاتا ہے کہ وہ پہلی صدی عیسوی مین گزرا ہے۔

پروفیسر آپٹے کی تحقیق

پروفیسر آپٹے نے اس امر سے بھی کہ کالیداس کے تصانیف مین کوئی اصطلاح فلسفہ بدھ کی نہین پائی جاتی یہی نتیجہ نکالا ہے کہ وہ مذہب مذکور کے مدارج ترقی طے کرنے کے قبل گزرا ہے۔ اور اُس کی سادگی بیان سے بھی جو قدما کے خواص مین داخل ہے یہی سمجھا ہے کہ کالیداس پہلی صدی عیسوی مین گزرا ہوگا۔

خود کالیداس کی تصانیف سے کیا معلوم ہوتا ہے۔

کالیداس کی تصانیف سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ قوم کا برہمن تھا اور گو شیو پنتھی نہ تھا مگر شیو کو بہت مانتا تھا۔ اُس کو سیاحت کا بھی شوق تھا اور خاص شمالی ہندوستان مین بہت پھرا تھا۔ کیونکہ بقول ڈاکٹر بھاؤ واجی صرف وہی ایک شاعر ہے جس نے زعفران کے پھول کی جیتی جاگتی تصویر کھینچی ہے اور ظاہر ہے کہ زعفران کشمیر مین ہوتی ہے۔ کوہ ہمالیہ کا سمان بھی اُس نے عجب پر زور قلم سے چشم دید واقعات کے طور پر دکھایا ہے۔ بظاہر وہ سیر و شکار کا بڑا دلدادہ تھا کیونکہ اُس نے اُن کے فوائد ایک شکاری کے صحت اور جوش کے ساتھ بیان کئے ہین۔ اگرچہ اُسکا میلان عیش پرستی کی طرف تھا مگر وہ عیاش نہ تھا جیسا کہ بعض بیہودہ رواتیون مین بیان کیا گیا ہے کیونکہ کوئی عیاش جذبات عشق و اخلاق کی اُس بلندی پر نہین پہونچ سکتا جو اُس کا ادنی مرتبہ ہے۔ گو عورتون کی عزت اُس کی نگاہ مین کچھ کم نہین ہے لیکن سکنتلا

کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عاشقانہ شاویون کا طرفدار نہ تھا اُس کی تصنیفات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ویدون کے مضامین پر اچھی طرح حاوی تھا اور فاسفہ پر اُپ نیشد و بھگوت گیتا و پران و مذہب سانکھئے و یوگ و ویدانت سے ناواقف نہ تھا اور کسی قدر طب اور علم نجوم کے مبادیات مین بھی دخل رکھتا تھا۔ تحقیقات کی جفاکشی اور ذہانت کی رسائی اس سے زیادہ پتہ نہین لگاسکی اور صرف یہی چند واقعات ہین جو کسی قدر تیقن کے ساتھ کالیداس کی نسبت معلوم ہو سکتے ہین لیکن پھر بھی پردۂ جفا جیسا کہ چاہیئے نہ ہٹ سکا اور کالیداس ابھی تک محققین کو قائم کا ہم زبان ہو کر چڑا رہا ہے۔ ع

گیا نہین ہون مین یہان اس طریق سے قائم
کہ جستجو سے لگا ئے کوئی سراغ میرا

کالیداس کی تصنیفات

چونکہ کالیداس کی سوانح عمری ہمیشہ سے عنقا کی خاصیت رکھتی ہے اس لئے کم درجے کے شاعرون کو اپنا کلام اُس کے سر منڈھنے کا اچھا موقع ملا۔ اور اسی وجہ سے اُس کی تصنیفات کی تعداد نہایت کثیر بتائی جاتی ہے۔ لیکن نکتہ چینی کی کسوٹی پر کسنے سے فوراً کھرے کھوٹے کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یون تو اچھے اچھے لائق لوگون نے بھی سوٹھا کتابین کالیداس سے منسوب کی ہین۔ لیکن موشگافان نکتہ چینی کی آنچ مین صرف سات پوری اُتری ہین جن کے نام یہ ہین۔ (۱) رتو سنبھار یعنی موسمون کے حالات (۲) کمار سنبھو

یعنی جنگ کے دیوتا کارتکیا کی پیدایش کا حال (۳) رگھو ونش یعنی خاندان راگھو کی تاریخ (۴) میگھ دوت یعنی قاصد ابر جس مین ایک ہجر کے مارے قیدی نے ابر کو قاصد محبت بنایا ہے (۵) شکنتلا مشہور ناٹک جو محتاج تعریف نہین (۶) وکرم اروسی یہی ناٹک جس کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے (۷) مالوی کاگنی مترید بھی ایک ناٹک ہے۔ پہلی چار مثنویان ہین اور اخیر تین جیسا کہ بیان کیا گیا ناٹک ہین۔

کالیداس کی مقبولیت یوروپ اور ہندوستان مین

اب اگر اس امر پر غور کیا جاے کہ کالیداس نے فن شعر کی کیا خدمت انجام دی تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہندوستان مین یہ امر قدیم سے مسلم چلا آتا ہے کہ کالیداس شعراے سنسکرت کا سرتاج ہے اور اُس کی طباعی نے ہندی شاعری کو معراج کمال پر پہونچایا۔ گویا کہ ہر شخص اُس کے کمال کا دم بھرتا بلکہ اپنے معبدِ دل مین اُس کی پرستش کرتا ہے اہل ہند کا اگر ایسا خیال کالیداس کی نسبت ہو تو عجب نہین ہے لیکن ممالک غیر کے علما جو اُس کے کلام سے مستفیض ہوئے ہین اُن کا بھی یہی خیال ہے۔ جرمنی کے سب سے بڑے شاعر گیٹی کو تو کالیداس کے زور طبیعت نے محو حیرت ہی کر دیا اور وہ بے اختیار کہہ اُٹھا۔

"سال نو کی کلیان اور ختم سال کے میوے اور وہ سب چیزین جو روح کے لیے غذا یا لذت دہ کام و زبان ہین یا جو اُس کو لبھایا وجد مین لا سکتی ہین۔ غرض جو کچھ زمین و آسمان مین ہے وہ سب تو نے ایک نام مین جمع کر دیا ہے او شکنتلا تیرا نام زبان پر

آیا اور وہ سب نعمتین گویا کہ مل گیئن،، مشہور سیاح اور فلاسفر وان ہمبولڈٹ نے لکھا ہے کہ شکنتلا کا مشہور مصنف کالیداس فطرت کا جو اثر عشاق کے دل پر پڑتا ہے اُس کے بیان کرنے مین اُستاد ہے۔ جذبات کے اظہار مین دل پگھلا دینے اور ایجاد سنار تخیل کے مالا مال ہونے کی بدولت اُس کو تمام اقوامِ عالم کے شعرا مین اعلیٰ درجہ ملا ہے،، مشہور نقاد سخن شلیگل نے بھی شعرا مین کالیداس کو بہت بلند مرتبہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح پروفیسر لیسن کا قول ہے کہ ،، کالیداس ہندی شاعری کے آسمان کا سب سے روشن تارہ ہے،، انگریز تو بالاتفاق سر ولیم جونس سے لیکر سر مانیر ولیمس تک کالیداس کو شیکسپیر ہند کہتے چلے آئے ہین۔ اور اُن کے خیال مین ایک ناٹک نگار کے لئے اس سے بڑھکر کوئی تعریف نہین ہو سکتی۔

کالیداس کا کمال شاعری

اب یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کالیداس کے کلام مین ایسی کیا چیز ہے جس نے اُس کا نام دنیا کے چند نامور شاعرون۔ ہومر۔ ورجل۔ فردوسی اور شیکسپیر مین شریک کر دیا ہے۔ اس کا جواب پوری طرح تو وہی لوگ دے سکتے ہین جو زبان سنسکرت کے ماہر ہین۔ لیکن اس قدر ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ یورپ اور ہندوستان کے بڑے بڑے ماہران فن متفق ہین کہ کالیداس ازل سے مصور کی نظر شاعر کا دماغ اور نقاش کا ہاتھ لیکر آیا تھا۔ اُس کی عالمگیر نظر نہ صرف فطرت انسانی کے پیچیدہ رازون بلکہ تمام مظاہر قدرت کے دلفزا کرشمون یا ہوش رُبا ساکنون کی تہ تک پہونچ گئی تھی۔ اور وہ جو کچھ دیکھتا تھا اُس کا قوی حافظہ اُس کو بلا کم و کاست خزانہ خیال

مین جمع کردیتا تھا۔ اور متخیلہ کی جچبین جدت طرازی اُس کو نئی نئی صورتون مین ذہن کے سامنے پیش کرتی تھی اور زور بیان اُن کو اور بھی دل فریب زیورون سے آراستہ کرکے عالم ظہور مین لاتا تھا۔ گویا اُس کی نظر کیمیرا اُس کا دماغ پلیٹ اور اُس کا ہاتھ فوٹوگرافر تھا اُسکی فکر بلند اور خیالات عالی تھے۔ اور دل اس قدر متاثر تھا کہ تمام جذبات خوشی وغم اس پر گویا کہ کاپی کی سیاہی سے نقش ہوجاتے تھے کہ جب چاہو نقل لے لو۔ باوجود اس درجہ طبّاعی کے کالیداس کا طرز بیان نہایت سادہ ہے۔ مگر سادگی دلکشی اور جامعیت کا رنگ لئے ہوے ہے۔ گویا کہ دوسرے الفاظ مین سہل ممتنع ہے۔ وہ پورانون کی لفاظی سے بھی اُسی طرح دور ہے جس طرح متاخرین کے تصنع سے۔ اور اعجاز نما ایجاز نے اُس مین ایک خاص خوبی پیدا کردی ہے۔ اگرچہ اُس کے کلام مین بھی صنائع و بدائع موجود ہین مگر اُن مین آورد کا نام نہین ہے۔ اور خاص کر تشبیہ مین اُس کو کمال ہے کہ ہر تشبیہ معنی کے لحاظ سے دل فریب اور باعتبار موزونیت تام ہے۔ اُس کا طرز ادا اُس کی پیاری گنگا کے مشابہ ہے جس کا صاف شفاف پانی عجب دل رُبا شان سے گنگناتا لہراتا آہستہ آہستہ بہتا چلا جاتا ہے۔ اور دونون طرف ہرے بھرے کنارون پر رنگ بہ رنگ کے قدرتی پھول معشوقانہ انداز سے جلوہ فروشی کرتے ہین۔ اُس کو دوسرے شعرا پر فکر کی بلند پروازی اور علو خیالات مین خاص ترجیح ہے۔ مناظر نظرت کے بیان مین اُس کو بڑی قدرت ہے اور اُس کے الفاظ طلسم کا کام کرتے ہین کہ تھوڑی دیر کے لئے تو انسان ضرور علائق دنیا کو بھول کر کسی اور عالم مین پہونچ جاتا ہے۔

کالیداس کا مقابلہ شیکسپیر اور بھاؤبھوتی اور میرانیس کے ساتھ

کالیداس کا مقابلہ اگر شیکسپیر کے ساتھ کیا جاے تو معلوم ہوگا کہ اگرچہ صحیفۂ فطرت کا مطالعہ دونون نے غور سے کیا ہے اور گو شیکسپیر کی نظر زیادہ وسیع ہے لیکن ہجر و وصال اور راز و نیاز کے معاملات سمجھنے اور مناظر فطرت کی پر اثر تصویر کھینچنے مین کالیداس اُس پر ترجیح رکھتا ہے۔ سنسکرت شاعرون مین اُس کا مد مقابل صرف بھاؤبھوتی ہوا ہے۔ مگر بھاؤبھوتی کے طرز بیان مین کالیداس کی سادگی کا پتہ بھی نہین ہے۔ بلکہ وہ ایک پہاڑی چشمہ ہے جو قدم قدم پر صنائع و بدائع کی چٹانون سے ٹکراتا اور مرکب الفاظ کے روڑھون سے ٹھوکرین کھاتا ہوا زور و شور سے بہ رہا ہے مگر طبع خداداد نے آمد کی خوبی سے اُس کو بھی محروم نہین رکھا۔ کالیداس کو متخیلہ دواہمہ کے اعتبار سے بھاؤبھوتی پر ترجیح ہے۔ اور بھاؤبھوتی فکر کی بلندی اور جذبات کے جوش و خروش کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ کالیداس کو جذبات عشق پر خاص عبور ہے اور بھاؤبھوتی کو درد و دہشت کے بیان کرنے مین خاص ملکہ ہے۔ کالیداس زیادہ تر کنایہ سے کام لیتا ہے۔ اور بھاؤبھوتی وہی اثر زور بیان سے پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نقاشیٔ فطرت کے اعتبار سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہین دی جاسکتی۔ اگر اُن مین فرق ہے تو یہی ہے کہ کالیداس کی توجہ دل فریب مناظر کی طرف زیادہ ہے اور بھاؤبھوتی کو ہول ناک اور پر شکوہ نظارون کے بیان کرنے مین بہت لطف آتا ہے۔ گویا کہ کالیداس کی نظر تفصیلی اور بھاؤبھوتی کی اجمالی

ہے - اُردو شاعرون مین اگر کالیداس کو کسی سے تشبیہ دی جاسکتی ہے تو وہ میر انیس
ہین - اُن کے کلام مین بھی وہی سادگی وہی شستگیِ زبان وہی بے تکلفی محاورات وہی
برجستگی تشبیہات اور زور بیان کی وہی آمد موجود ہے اور قلب انسانی کے تلاطم اور مناظر فطرت
کے حسن کا بھی اُنھون نے ویسی ہی باریک نظری سے مطالعہ کیا ہے مگر خرابی یہ ہے
کہ مرثیہ گوئی نے اُن کی طبع رسا کو پوری طرح بار آور ہونے دیا - اگر یہ خیال کیا جائے کہ باوجود
اِستنے قیود کی پابندی کے اُنھون نے کیا کچھہ کیا تو سمجھہ مین نہین آتا کہ اگر اُن کو وسیع میدان
ملتا تو وہ کہان سے کہان نہ پہونچ جاتے -

وکرم اُروسی کی خصوصیات

وکرم اُروسی[ا] اُن تین ناٹکون مین جو کالیداس کی فکر بلند پرواز کا نتیجہ سمجھے جاتے ہین دوسرا ہے -
اُس کا تعلق جذبات عشق سے ہے - اور وہ از قسم تروٹک ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا
ہے حسن بیان اور شستگی و شیرینی زبان کے لحاظ سے اُس کا درجہ سکنتلا کے برابر ہے
پروفیسر ولسن لکھتے ہین کہ "دونون ناٹکون کا مضمون دیوبانی سے لیا گیا ہے - اور
دونون کے ہیرو شاہی دیوتا اور ہیروان آسمان کی پریان ہین جو انسانی معیار سے
بالا ہین - دونون مین ایک ہی سی شگفتگیِ بیان اور رقت جذبات پائی جاتی ہے - اور
نازک خیالی کا حسن اور طرز ادا کی شائستگی کی بھی وہی کیفیت ہے کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح

[ا] وکرم کے معنی نامور کے ہین یا اگر اس کو فعل سمجھا جائے تو اس کے معنی قوت بازو سے غلبہ حاصل کرنے کے
بھی ہوسکتے ہین پس وکرم اُروسی کے معنی یا تو نامور اُروسی ہوئے یا تسخیر اُروسی -

دنیا کو بُری آسان کام نہین ہے - لیکن شکنتلا کے مقابلے مین وکرم اُروسی کے قصّے کے واقعات غالباً زیادہ دقتِ نظر سے مرتب کئے گئے ہین - اور ایک واقعہ دوسرے واقعے سے زیادہ قدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے - لیکن برخلاف اسکے اسمین ایک شخص بھی اُتنا دل رُبا نہین ہے جتنی کہ خود شکنتلا ہے - اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ فکر کی بلند پروازی تخیّل کی گلکاری واہمہ کے ایجاد و ترقی بیان کی سادگی اور زبان کی بے ساختگی کے لحاظ سے بھی دونون مساوی ہین اور دونون مین حسن پرستی کا جوش اور فطرت انسانی کی معرفت بھی یکسان پائی جاتی ہے - لیکن وکرم اُروسی مین مناظر فطرت کی جیتی جاگتی تصویرین اور مکالمہ مین ضرب الامثال اور کار آمد کلّیہ زیادہ کثرت سے پائے جاتے ہین - تشبیہات کے خوش نما پھول بھی حسن بیان کے دوبالا کرنے کے لئے جابجا موجود ہین - اور ہر تشبیہ جس اعتبار سے دیکھا جائے اچھوتی اور ندرت سے مملو ہے در اصل ایک ایک تشبیہ ایسی ہے کہ اگر گھنٹون بھی غور کرتے رہو تو نیا لطف آتا ہے قصّہ بھی تازہ مگر پُر لطف ہے اور اخیر تک دلچسپی برابر قائم رہتی ہے -

پلاٹ کی قدامت

اب یہ امر غور طلب ہے کہ اس ناٹک کی پلاٹ کالیداس نے کہان سے لی ہے - کالیداس کا بھی شیکسپیر کی طرح یہ مسلک نہین ہے کہ اپنے ناٹکون کے لئے خود قصّہ گھڑے - بلکہ وہ کسی پُرانے قصّے کو پوران یا کسی اور قدیم تصنیف سے لیکر اُس کی بوسیدہ ہڈیون مین روح تازہ پھونکنے کی کوشش کرتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصّہ نہایت قدیم ہے - کیونکہ پروراوس

کا ذکر رگ وید مین منو کے ساتھ آیا ہے اور اُس مین درج ہے کہ وہ اگنی کا دوست اور بڑا فیاض تھا - ایک دوسرے مقام پر اُس کی گفتگو اُروسی کے ساتھ درج ہے جسمین وہ اُروسی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ پھر اپنے وصال سے اُس کو مسرور کرے - اِس سے ظاہر ہے کہ اُسکو کبھی پہلے اُس کا وصال نصیب ہو چکا ہے - ایک اور مقام پر دیوتا پرورواس کو آیدا کے بیٹے کے نام سے مخاطب کرتے ہین اور اُس سے وعدہ کرتے ہین کہ اگر وہ نذر نیاز سے اُن کو خوش کرے گا تو اُس کو اُن کی صحبت مین جگہ ملے گی اور وہ مسرت آسمانی سے ہم کنار ہوگا - وید مین تو صرف اسی قدر ذکر ہے اور وہ بھی ایسی طرز سے کہ کچھ سر پیر سمجھ مین نہین آتا - لیکن مختلف پُرانون مین پرورواس کا قصہ مختلف طور پر درج ہے - مہابھارت مین لکھا ہے کہ پرورواس کا برہمنون سے جھگڑا ہوا اور وہ گندھروون کے جہان سے تین قسم کی آگ لایا اور اُروسی سے اُس کے چھ بیٹے ہوئے جن مین ایوس سب سے بڑا تھا - اُس مین اُروسی کے چھوٹنے کی کوئی کیفیت درج نہین ہے -

وکرم اُروسی کا قصہ وشنو پران مین

وشنو پُران اور پدم پُران مین یہ قصہ زیادہ مسلسل طور پر درج ہے - وشنو پُران مین لکھا ہے کہ اندر کے اکھاڑے کی ایک پری اُروسی نامی کو مترا ورون نے ناراض ہو کر یہ بددعا دی کہ وہ مسرات آسمانی سے محروم ہو کر انسان کی صحبت مین رہے - جب وہ آسمان سے زمین پر نہایت ہی دل فریب صورت مین نازل ہوئی تو پرورواس جو

چندربنسی تھا اُس کو دیکھکر عاشق ہوگیا - اور وہ دو شرطین کرنے کے بعد اُس کے عقد مین آگئی - پہلی شرط تو یہ تھی کہ وہ دو مینڈھے اپنی نگرانی مین لے - اور اُن کو کہین جانے نہ دے - اور دوسری شرط یہ تھی کہ وہ کبھی اُس کے سامنے برہنہ نہو - آسمان کے باشندے اُروسی کی پرلطف صحبت سے محروم ہوکر نہایت ملول رہنے لگے اور اُنھون نے ارادہ کیا کہ بدُعا کے پورا ہونے کے بعد پھر اُس کو لے آئین - چنانچہ گندھرب اس پر آمادہ ہوئے اور رات کے وقت راجہ کے سونے کے کمرے مین آکر مینڈھون کو کھولنے لگے - مینڈھون کے ممیانے سے راجہ اور اُروسی کی آنکھ کھُل گئی - اور وہ عالم پریشانی مین یہ سوچ کر کہ رات اندھیری ہے اُروسی کو ایسے مین کیا نظر آئے گا بلا لباس پہنے چورون کے پیچھے دوڑا - مگر دوڑتا تھا کہ گندھربون نے فوراً بجلی چمکادی جس کی روشنی مین اُروسی نے راجہ کو برہنہ دیکھہ لیا - اور چونکہ راجہ سے اُس کی ایک شرط بھی پوری نہ رہ سکی اس لئے وہ فوراً گندھربون کے ساتھہ نظر سے غائب ہوگئی اور اندر کے آسمان پر پہونچی - جب پروراوس ہوش مین آیا تو اُس کو اس قدر صدمہ ہوا کہ اُس کا دل اُلٹ گیا اور اُروسی کی تلاش مین کئی سال تک تمام دنیا مین گشت لگاتا پھرا - یہان تک کہ کروکشیتر مین ایک جھیل کے پاس پہونچا جہان اُروسی دوسری پریون کے ساتھہ چہلین کر رہی تھی - راجہ نے اُروسی کو فوراً پہچان لیا - اور واپسی کے لئے سخت منت وسماجت کی - مگر اُس نے منظور نہ کیا - البتہ اس قدر وعدہ کیا کہ اگر وہ اِس آوارہ گردی سے مُنہ موڑکر راج کے کاروبار مین مصروف رہے گا تو وہ سال مین ایک

مرتبہ اُس کے پاس آیا کرے گی - اور اِسی سالانہ آمد و رفت کی بدولت اُس کے چھہ بیٹے پیدا ہوے جن مین ایوس سب سے بڑا تھا - لیکن چونکہ راجہ اُس کے وصال دائمی کی تمنا مین بے قرار رہا کرتا تھا اِس لئے بالآخر گندھربون نے اُس کی حالت پر رحم کھاکر اُس کو ایک انگیٹھی دی جس مین آگ دہک رہی تھی تاکہ وہ ایک خاص قسم کا ہوم اپنی آرزون مین کامیاب ہونے کے لئے کرے - راجہ انگیٹھی کو ایک جھاڑی مین رکھہ کر اُروسی کے ڈھونڈھنے کے لئے جنگل مین گیا - مگر وہ کہان ملتی تھی اس لئے واپس آکر دیکھا تو بجائے انگیٹھی کے دو درخت پائے جن مین سے ایک سامی کا تھا اور دوسرا اسوتھّہ کا پروراوس نے دونون مین سے ایک ایک ٹہنی توڑلی اور محل مین واپس آکر اُن دونون شاخون کو آپس مین رگڑا جس سے آگ پیدا ہوگئی اور اس اصلی آگ کے ذریعے سے اُس نے مختلف ہوم کیے جن کی بدولت اُس کو گندھرب کا درجہ حاصل ہوا - اور آسمان پر اپنی معشوقہ کے ساتھہ رہنے لگا - مسٹر ولسن کی راے مین اس قصے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پروراوس ہندوستان مین آتش پرستی کا بانی تھا -

برہت کتھا مین یہ قصہ کیون کر درج ہے

پروراوس اور اُروسی کے عشق کی داستان برہت کتھا مین بھی مذکور ہے لیکن وہ قصہ نہ تو پُران سے ملتا ہوا ہے اور نہ ناٹک سے پروراوس وشنو کا بڑا پوجاری تھا - ایک دن اندر کے باغ نندن کی سیر مین اُروسی سے چار آنکھین ہوگئین - اور ایک ہی نگاہ مین دونون ایک دوسرے پر عاشق ہو گئے - وشنو نے راجہ کے حال

سے آگاہ ہوکر نارد کے ذریعے سے اندر کو کہلا بھیجا کہ اُروسی کو پروراوس کو عنایت کیا جائے جس کی تعمیل ہوئی اور وہ دونون خوش وخورم رہنے لگے - اسکے بعد آسمان پر جنگ ہوئی جس مین دیوتاؤن کو زیادہ تر پروراوس کی قوت بازو کی وجہ سے کامیابی ہوئی اور اندر کے دربار مین نہایت تزک واحتشام سے اُس کی خوشی منائی گئی اور خوب ناچ رنگ کے جلسے ہوئے - اتفاقاً رنبھا سے جو زیر نگرانی تنبورو جو آسمانی پریون کا اُستاد ہے ناچ رہی تھی کچھ غلطی ہوگئی جس پر پروراوس ہنس دیا تنبورو کو یہ جرأت نہایت ہی شاق گذری - اور اُس نے اُس کو بددُعا دی کہ تاوقتیکہ وہ وشنو کی خوشنودی حاصل نہ کرے اُروسی سے علیحدہ رہے - جب کہ راجہ عالم وسطیٰ مین آیا تو اُسے معلوم ہوا کہ اُروسی کو گندھرب لے گئے - اُس کے بعد وہ بدری ناتھ کو تپاس کے ذریعے سے وشنو کی عنایت حاصل کرنے کے لئے گیا - جو بالآخر راضی ہوگیا اور اُس کے حکم سے اُس کو پھر اُروسی کا وصال نصیب ہوا -

ماتسیئے پران مین یہ قصہ کیون کر درج ہے

ماتسیئے پران مین جو قصہ درج ہے وہ کالیداس کے سب سے زیادہ مطابق ہے - بدھا سوم یا چاند کا بیٹا تارا کے بطن سے تھا - سوم نے اُس کو دنیا کی حکومت عطا کی - مقدس بدھا کے ایلا کے بطن سے ایک ایسا بیٹا پیدا ہوا جس نے سوا سو میدہ (گھوڑے کی قربانیان) کین - اُس کا نام پروراوس تھا - وہ کوہ ہمالیہ کی چوٹیون پر وشنو کی پوجا کیا کرتا تھا - اور اسی لئے زمین کے ساتون پردون کا راجہ ہوگیا - اُس نے کیشی

اور بہت سے دوسرے دیتیون کو قتل کیا اور **اُروسی** اُس کے حسن وجمال سے متاثر ہو کر اُس کی بی بی بنی۔

ایک دفعہ **نیکی۔ دولت** اور **خواہش نفسانی** تینون مل کر اُس کے پاس اِس غرض سے آئین کہ اُس سے دریافت کرین کہ کس کی قدر وقیمت اُس کی نگاہ مین سب سے زیادہ ہے۔ راجہ نے اُن سب کی بہت خاطر ومدارات کی۔ لیکن **نیکی** کا سب سے زیادہ ادب کیا اسپر **دولت** اور **خواہش نفسانی** کو طیش آیا اور اُن مین سے دولت نے تو یہ بددُعا دی کہ حرص اُس کی تباہی کا موجب ہو۔ اور **خواہش نفسانی** نے یہ قرار دیا کہ وہ اپنی معشوقہ سے جدا ہو کر **کمار بن** مین کوہ **گندہ مدن** پر سر ٹکراتا پھرے۔ لیکن **نیکی** نے اُس کو یہ دعا دی کہ وہ عمر طویل کو باایمان پہونچے اور تاقیام شمس وقمر اُس کی آل واولاد پھولتی پھلتی اور ہمیشہ دنیا کی مالک رہے۔ اُس کے بعد یہ تینون دیبیان نظر سے غائب ہو گئین۔ **پروراوس** کی عادت تھی کہ ہر روز **اندر** کی ملاقات کے لیے جانا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب کہ وہ رتھ مین سوار آفتاب کے ساتھ اُس کے جنوبی دورے مین سفر کر رہا تھا اُس نے دیکھا کہ کیشی دیو آسمانی پریون **چیتر لیکھا** اور **اُروسی** کو پکڑے لیے جا رہا ہے راجہ نے فوراً اُس پر حملہ کیا اور **وایو** کے **تیر** سے اُس کو ہلاک کیا۔ اس طور پر اُس نے نہ صرف پریون کو اُس کے چنگل سے محفوظ کیا بلکہ **اندر** کو بھی اُس کے تخت پر قائم رکھا جس کی حالت کیشی کی دست درازیون سے مخدوش سی ہو رہی تھی۔ اس کارنمایان سے **اندر** بقدر خوش ہوا کہ وہ **پروراوس** کا دوست بن گیا اور اُس نے اُس کی قوت اور اقتدار اور شان و

شوکت مین معتدبہ اضافہ کیا -

اندر نے ایک دن راجہ کو ایک تہوار مین بلایا جس مین لکشمی کے شوہر منتخب کرنے کا واقعہ دکھایا جانے والا تھا - یہ ناٹک بھرت کی تصنیف تھا اور اُس مین مینکا اور رنبھا اور اُروسی کو شریک ہونے کا حکم دیا گیا تھا - اُروسی لکشمی بنی مگر راجہ کو دیکھ کر کچھ ایسی مبہوت سی ہو گئی کہ اُسے مطلق یاد نہ رہا کہ اُسے کیا کرنا چاہیے جو بھرت کی سخت ناراضی کا موجب ہوا اور اُس نے بد دُعا دی کہ اس کو دنیا مین راجہ کا ہجر نصیب ہو - اور پچپن برس تک انگور کی بیل بنی رہے یہان تک کہ راجہ کی آہ و زاری پھر اُس کو اصلی حالت پر لائے - اُروسی راجہ کے عقد مین آگئی اور میعاد معینہ تک جُدا رہنے کے بعد اُس کے بطن سے آٹھ بیٹے پیدا ہوئے جن مین فوق الانسان قوت تھی اور ایوس سب سے بڑا تھا -

اصل قصے مین کالیداس کا اضافہ

اس سے ظاہر ہوگا کہ یہ قصہ نہایت قدیم ہے اور کالیداس کے زمانہ مین مشہور ہوگا - مگر یہ اُس کی طباعی تھی کہ اس بے جان ڈھانچے مین اُس نے ایسی روح پھونک دی کہ اُس کو بقاے دوام کی عزت نصیب ہوئی - کالیداس کا بڑا کمال یہ ہے کہ اگرچہ اُس نے قصے کے در و دیوار کو قائم رکھا ہے لیکن اُس کی جدت طراز ذہانت نے کسی اُستاد نقاش کی طرح موقع موقع سے کوچی پھیر کر کچھ ایسا رنگ و روغن چڑھا دیا ہے کہ نمونہ بہشت معلوم ہونے لگا ہے کسی پُران مین یہ ذکر نہین کہ پروراوس کی شادی کاشی راجہ کی بیٹی اوسی ناری

سے ہوئی تھی - لیکن کالیداس نے اس واقعہ کا اختراع کرکے دوسرے اور تیسرے ایکٹ مین ایک نئی دلچسپی پیدا کردی ہے - اور ہندو بی بیون کی سچی محبت اُن کی الفت ریز بدگمانی اُن کی بے ریا تمکنت اور اُن کے نفس کش مگر باوقار ندامت کی عجب دلفریب تصویر دکھائی ہے - اسی طرح بھرت کی بد دُعا کا اثر اندر کی عنایت سے زائل کرکے عاشق و معشوق کے وصال کے لئے راستہ صاف کیا ہے - اور آخر مین جب کہ تمام سامان فراق جمع ہین غم و اندوہ کی گھٹا چھائی ہوئی ہے اور حسرت و یاس سے ہر شخص دوسرے کا چہرہ دیکھ رہا ہے نارد کا دفعۃً اندر کا حکم لے کر آنا اور آن کی آن مین مجلس ماتم کو بزم شادی سے بدل دینا کالیداس کی اعلی درجے کی طباعی پر دلالت کرتا ہے - اِس کے علاوہ بھی سوائے نائک یعنی ہیرو اور نائکہ یعنی ہیروان اور چند اہم واقعات کے باقی تمام سامان دلچسپی کالیداس ہی کے تخیل کی بوقلمون گل افشانی کا نتیجہ ہے اروسی کے معشوقانہ انداز مگر سچی محبت چترلیکھا کی شوخی اور اُس کی اُلفت اُروسی کے ساتھ ودوشک کی سادہ لوحی اور ظرافت اور ہر چیز مین کھانے ہی کی تصویر دیکھنا ہنونیکا کی طراری اور چالاکی رانی اوسی ناری کا حق بجانب عتاب شاہانہ وقار اور شریفانہ ندامت - پرورواس کی سپاہیانہ جرأت - عاشقانہ جوش و خروش - اور دیوتاؤن کی اطاعت اور آخر مین بیٹے کے دیدار سے جذبات پدری سے بیتاب ہونا سب اُسی کی ایجاد ہین -

لطافت بیان اُروسی کا ابتدا مین پروراوس پر نظر پڑتے ہی یہ کہہ کر مجھے

اُلٹا راکسون کا ممنون ہونا پڑا - اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنا اور پھر چتر لیکھا کی زبانی راجہ سے رخصت ہونا یا چتر رتھ کے جواب مین پروراوس کا اپنی فتح مندی کو اندر سے منسوب کرنا یا رانی کا پنوینکا سے اُروسی کے نامۂ محبت کی نسبت کہنا کہ پہلے تو پڑھ کر دیکھ اگر اُس مین کوئی ایسی ویسی بات نہ ہو تو مجھے بھی سُنا - یا راجہ کا جب کہ اُروسی نظرون سے غایب قریب ہی موجود تھی اُس کا نام لینا اور اُروسی کا فوراً آگے اُٹھنا کہ اُس کی آرزوئین پوری ہون - یا اروسی کا ایوس کی ولیعہدی کی رسم کے ادا ہونے کے بعد رانی اوسی ناری کے پاس سلام کرانے کے لئے لیجانا یہ سب باتین ایسی ہین کہ اُن سے کالیداس کی لطافت خیال کا پتہ لگتا ہے -

تخیّل کا زور

اُس کے تخیّل کا زور اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ کیسے کیسے موثر سین کھینچے ہین - مثلاً ابتدا ہی کس بلا کی ہے کہ پریان اپنی سکھی کے گرفتار ہونے پر دہائی دے رہی ہین اور پروراوس رتھ مین سورج کی پوجا سے فارغ ہو کر آتا ہے اور پھر راکس کا مقابلہ کر کے اُن کی سکھی کو اُن سے ملا دیتا ہے اور اس سے قصّے کی بنیاد پڑتی ہے - پھر اُروسی کا مالا کے اُلجھ جانے کے بہانہ سے آخری نظر بازی کے لئے رُکنا - اس کے بعد خانہ باغ مین آنا اور ملنے کے ساتھ ہی واپس جانے پر مجبور ہونا یا اُروسی کا خط رانی کے ہاتھ پڑ جانا اور اُس کا ٹھیک اوس وقت پہونچنا جب کہ راجہ اُوسی کی تلاش مین سرگرم تھا - یا اُروسی کا نظرون سے غائب کھڑا ہونا اور راجہ کا آرزو کرنا کہ کاش اپنے چھڑون کی جھنکار سُنا دے یا پیچھے سے آ کر اُس کی آنکھین بند کر لے اور

اُروسی کا ایسا ہی کرنا - یا راجہ کے ہجر سے بیتاب ہو کر دیوانہ وار جنگل مین پھرنا اور اپنی معشوقہ کی تلاش مین ہر ذی روح اور غیر ذی روح سے امداد کا طالب ہونا اور بالآخر بیل کو بغل مین لیتے ہی اُروسی کا نمودار ہونا اور سب سے آخر مین ایوس کا دربار مین آنا اور نارد کا آسمان سے مژدۂ وصال دائمی سُنا کر سب کا رنج و اندوہ دور کرنا - یہ سب نہایت ہی پُر اثر نظارے ہین - اگر ایکٹون کو دیکھا جاے تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اور چوتھے ایکٹ نہایت ہی زوردار ہین - خاص کر چوتھے ایکٹ مین راجہ کی بیقراری کی ایسی دردناک تصویر کھینچی ہے کہ ہر شخص کا دل بھر آتا اور خوشی سے اُس کے رنج مین شریک اور اُس کی کامیابی کے لئے دست بہ دُعا ہوتا ہے -

بعض اعتراضات کا جواب

دوسرے اور تیسرے ایکٹ کی نسبت مسٹر کالے کی راے کہ وہ باقی ناٹک سے جوڑ نہین کھاتے - کیون کہ اُن سے قصے مین کچھ زیادہ ترقی نہین ہوتی - لیکن ڈراما کا مقصد صرف دلفریب اور پیچیدہ قصون کا دکھانا نہین ہے بلکہ اُس کا اصلی کام انسان کے سامنے خود اُس کی تصویر پیش کرنا ہے - اور اگر اس نظر سے ان ایکٹون کو دیکھا جائے گا تو معلوم ہوگا کہ اس ناٹک کی اصلی بنیاد عشق ہے - اور ان دو ایکٹون مین عشق کی ابتدائی منزلون کی مصائب عجب پُر زور قلم سے دکھاے گئے ہین - دوسرے ایکٹ مین معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک راجہ مین اس قدر ضبط باقی ہے کہ معمولی کاروبار سے مُنہ نہین موڑتا لیکن خالی وقت بڑی بے چینی سے گزرتا ہے - لیکن کہین جی نہین لگتا - محل ہے کہ کاٹنے کو دوڑتا ہے -

اور باغ کی مست خوشبوئین سرد ہوائین اور ہوش رُبا سمان اور جی اوڑاے لیے جاتا ہے
عاشق و معشوق کا ملنا اور ملتے ہی جدائی پر مجبور ہو جانا جذبات عشق کے ترقی دینے کے
لیے اور قیامت ہے - اور پھر رانی کو اسٹیج پر لا کر اُس نے دکھایا ہے کہ شریف عورتون
کو کیسی پاک مگر پُر جوش محبت اپنے شوہرون سے ہوتی ہے اور اُن کے مقابلے مین
شوہرون کا یہ حال ہے کہ جہان کوئی دل فریب صورت نظر آئی اور صورتِ حال اور ہوئی
اور بی بی سے جو تھوڑی بہت محبت تھی وہ بھی چاپلوسی و ظاہر داری کے خول مین ایسی
چھپی کہ ڈھونڈنے سے بھی نظر نہین آتی - بعض نکتہ سنجون نے خاص کر اس امر پر
اعتراض کیا ہے کہ رانی کے اسٹیج پر آنے سے پلاٹ پر کوئی اثر نہین پڑتا پھر اس کی ضرورت
ہی کیا تھی - لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اس ناٹک کی ہیروان ایک پری فرقہ
اپسرس سے تھی اور اس فرقہ کی عورتون کی آسمان پر وہی حیثیت ہے جو شاہدان بازاری
کی دنیا مین - اس لئے اگر وہ صرف اُروسی ہی کی تصویر دکھا کر رہ جاتا جو اپنے فرقے
کے خصوصیات کے لحاظ سے اپنے جذبات دل کے اظہار مین ذرا باک نہین کرتی -
اور بجائے مطلوب کے طالب بنی پھرتی ہے - اور جوش عشق سے اس قدر بے قابو
ہو جاتی ہے کہ بھری محفل مین اپنے عاشق کا نام لے بیٹھتی ہے - اور ناز و ادا اور غمزہ اور
لگاوٹ کے خرچ کرنے مین بھی ذرا حجاب نہین کرتی - غرض کہ وہ اس بھولے پن اُس شرم و
حیا اُس ضبط و تمکنت سے کوسون دور ہے جو شریف دوشیزہ لڑکیون کا شیوہ ہے - تو تصویر
کا صرف ایک ہی رُخ اور وہ بھی نا قابل تقلید دکھایا گیا ہوتا - اور اسی وجہ سے کالیداس نے

رانی کو اسٹیج پر لا کر شریف عورتوں کے شرم وحجاب اور تحمل و وقار کی تصویر دکھائی ہے - اس کے علاوہ اگر قصّے کے اعتبار سے دیکھا جائے تو بھی ان دو ایکٹون سے نتیجہ کے پیدا ہونے مین بڑی مدد ملتی ہے - کیونکہ انھین سے شجر عشق مین کونپل پھوٹتی اور اُسمین پھول آتا ہے - زور بیان کی یہ کیفیت ہے کہ خیالات ہین کہ بادلون کی طرح امڈے پڑتے ہین اور تشبیہات کی بجلی دفعتہً عجب بے تکلفی سے چمک کر ایک آن مین تمام مطلع کو منور کر دیتی ہے -

پروفیسر وِلسن کی رائے

پروفیسر وِلسن نے جو رائے اس ڈراما کی نسبت قائم کی ہے وہ ہمارے نزدیک بھی قرین صواب ہے - وہ لکھتے ہین کہ "اس ڈراما مین تمام انسان اور حادثات ایک خوفناک قوت کے تابع ہین جن کے برابر دخل دیتے رہنے سے اُن مین ایک ایسی شان پیدا ہو گئی ہے جو اُن کی حقیقت سے بالا ہے - قسمت کا جلوہ ہر کہین نظر آتا ہے - اور راجہ سے لیکر پری اور پری سے لیکر دیوتاؤن کے راجہ تک سب اُس کے ناقابل ادراک مگر اٹل احکام کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہین - اس ناٹک مین بڑی خوبی اُس کی اعلیٰ درجے کی شاعری ہے - قصہ - سین اور کیریکٹر سب اعلیٰ درجے کے خیالی ہین اور جابجا ایسے ایسے عمدہ خیالات ظاہر کئے گئے ہین کہ اُن سے صحت اور لطافت مین فوق لے جانا محال ہے - کسی ایک کا بطور مثال ذکر کرنا دوسرون کے حق مین ناانصافی ہوگا اور اس لئے اس کا تصفیہ ناظرین کے صحیح مذاق اور طبع دقیقہ سنج پر چھوڑنا زیادہ مناسب ہے" اور یہی امر اب ہم کو بھی اس

بحث مین طول دینے کا مانع ہے -

ترجمے کی دقتین

وکرم اُروَسی کے یوروپین زبانون مین کئی ترجمے ہوئے ہین - تین ترجمے انگریزی زبانون مین ہین - اور ایک جرمن مین - انگریزی مین سب سے پہلا ترجمہ - ایچ ایچ ولسن کا ہے جو نظم مین ہے - گو بہیئت مجموعی یہ ترجمہ بہت اچھا ہے - اور سنسکرت کے مطالب کو بہت خوبی سے ادا کرتا ہے لیکن ضروریات شعری کی وجہ سے مترجم کو ہر مضمون کو بہت کچھ پھیلانے اور کہین کہین بدلنے کی بھی ضرورت ہوئی ہے - اور اس لئے وہ اُس حسن ایجاز سے جو کالیداس کے کلام کی بڑی خصوصیت ہے بالکل محروم ہے - چونکہ وکرم اروسی بمبئی یونی ورسٹی کے نصاب تعلیم مین داخل ہے اس لئے پونا کے چند لائق برہمنون نے بھی اس طرف توجہ کی اور طالب علمون کی امداد کے لئے لفظی ترجمے چھاپے چنانچہ ایک ترجمہ مسٹر مور یشور کالے اور دوسرا مسٹر ویدیا نے مشتہر کیا ہے مگر یہ ترجمے حسن بیان اور لطف عبارت سے بالکل عاری ہین مسٹر ایس پی پنڈت نے قابل قدر نوٹ وکرم اُروَسی پر لکھے ہین - چونکہ مین زبان سنسکرت سے صرف اس قدر آشنا ہون کہ عبارت پڑھ لیتا ہون اور بدقسمتی سے بٹھیر بھی جہان مین بالفعل متعین ہون ایک ایسا مقام ہے کہ جہان کوئی عالم وفاضل پنڈت نہین ہے - اس لئے مجھے خواہ نخواہ انگریزی ترجمون پر بھروسا کرنا پڑا - لیکن اُسی کے ساتھ اصل سنسکرت سے بھی حتی الامکان مقابلہ کرتا گیا ہون - مین نے زبان مرہٹی سے کسی قدر

واقف ہونے کی وجہ سے چاہا تھا کہ مرہٹی ترجمے سے بھی مدد لون مگر فاضل مترجم
عجب خیال کے بزرگ نکلے کہ اُن کے نزدیک کالیداس کو ڈراما نگاری کا
سلیقہ ہی نہ تھا اور اس لئے وہ نہایت فصاحت و بلاغت سے اپنے دیباچہ مین
تحریر فرماتے ہین کہ اُن کو " وکرم اُروسی کے دلچسپ بنانے کے لیے پلٹنکٹر
پھیر پھار (بہت کچھ تغیر و تبدل) کی ضرورت ہوئی ہے" اور حقیقت مین
اُن کی جدت طراز طبّاعی نے وکرم اُروسی کو ایک معجون مرکب بنادیا ہے
اگرچہ کالیداس کے کلام کی پوری خوبی تو اُسی وقت کھلتی جب کوئی
قادر الکلام شاعر ترجمے کی طرف متوجہ ہوتا لیکن چونکہ بدقسمتی سے ہمارے شعرا ایسی
باتون سے کوسون بھاگتے ہین اور مین نے کسی اور شخص کی بھی اس طرف
توجہ نہین پائی اس لئے مجبور قومی خدمت کے خیال سے باوجود اپنی ناموزونیت
کے قائل ہونے کے اس کام کا بیڑہ اُٹھایا اور جس طرح بن پڑا انجام
کو پہنچایا - چونکہ عام طور پر ناظرین ہند و طرز خیال اور دیومالا کے قصون
سے آشنا نہین ہین اس لئے مین نے جا بجا نوٹ بھی دیے ہین تاکہ مصنف کا مفہوم
سمجھنے مین آسانی ہو - اب مین آخر مین صرف اس قدر عرض کرون گا کہ مین نے
اپنی حد تک محنت اور تحقیق مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا - اور حتی الامکان اس
امر کی کوشش کی ہے کہ کالیداس کے اچھوتے خیالات اُردو دان ناظرین
کے سامنے ایسے لباس مین پیش کئے جائین جو بدزیب نہو - لیکن اگر اُس مین

مجھے کامیابی نہیں ہوئی تو یہ امر میری ناقابلیت پر محمول کرنا چاہیے - فقط

قلعہ بیٹر
یکم مئی سنہ ۱۹۰۵ع

اضعف الوریٰ
محمد عزیز مرزا

وِکرم اُروسی

تمہید
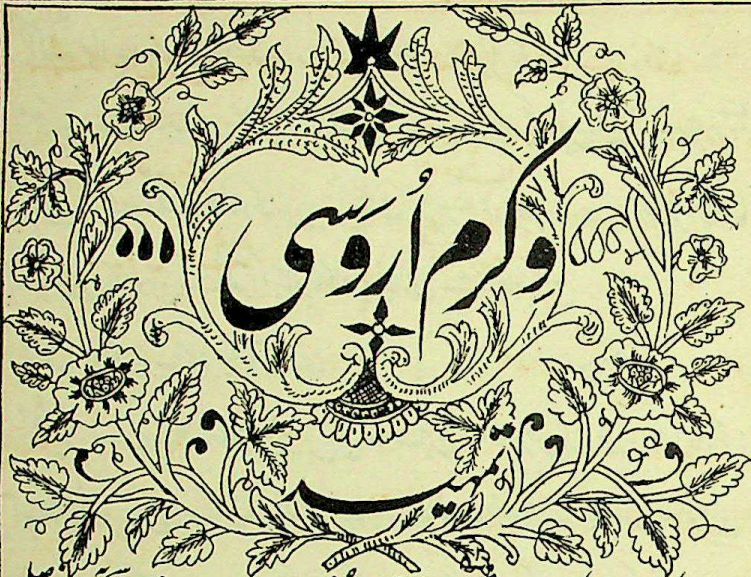
زندۂ جاوید و قائم بالذات شیو[1] جس کا قرب پُرخلوص عبادت و ریاضت سے بآسانی حاصل ہو سکتا ہے تم کو مسرت دائمی سے ہم آغوش کرے - وہ شیو جس کو ویدانت[2] مین ایسی ذات سے تعبیر کیا گیا ہے جو زمین آسمان پر محیط ہونے کے بعد بھی منتہی نہین ہوتی اور جسکی نسبت اُسمین ایشور (جس کا کوئی مالک نہو) کا لفظ نہایت صحیح معنی مین استعمال ہوا ہے - اور جس کی تلاش نجات دائمی کے طالب عقیدت مند دل اور حبس دم کے ذریعے سے کرتے ہین -

نظم دُعائیہ کے بعد

منیجر[3] - بس لفاظی ہو چکی (پردے کی طرف دیکھکر) ماریشا[4] اِدھر تو آ (آتا ہے)

---

[1] کالیداس نے جو صفات شیو سے منسوب کئے ہین وہ دراصل برہما (خالق اکبر) کے لئے مخصوص ہین -

[2] ویدانت سے مراد اُپنیشد سے ہے -

[3] سنسکرت مین ستردہار کہتے ہین -

[4] اعزازی لقب اکٹرون سے خطاب کرنے کے لئے -

ایکٹر[۱]- جناب بندہ حاضر ہے -

منیجر - ماریشا - حاضرین مجلس نے قدمار کے ناٹک اکثر دیکھے ہین - لیکن آج میرا ارادہ ہے کہ ایک ایسے ناٹک کا تماشا دکھاؤن جو آج تک کسی نے نہ دیکھا ہو - اُس کا نام وکرم اُروسی ہے پس ایکٹرون سے کہو کہ اپنا اپنا کام ہوشیاری سے انجام دین -

ایکٹر - جو حکم جناب کا (چلا جاتا ہے)

منیجر - اب مین معزز حاضرین مجلس کی خدمت مین دو لفظ عرض کرتا ہون (مجرا بجالا کر) آپ کالیداس کی اس تصنیف کو کامل توجہ سے خواہ ہم پر جو آپ کے ادنی خادم ہین نظر عنایت رکھکر خواہ اس عمدہ ناٹک کے نامور مصنف کے ادب کے لحاظ سے سماعت فرمائین -

پردے کے پیچھے

دُہائی ہے دُہائی ہے - ہے کوئی جو دیوتاؤن کا دوست اور آسمان پر چلنے کی قدرت رکھتا ہو ؟

کان دیکر

منیجر - اہاہا - آسمان سے یہ کیسی آواز آرہی ہے جس نے مجکو ختم کلام بھی نہ کرنے دیا

[۱] سنسکرت مین ایکٹر کو پاری پارشوک کہتے ہین -

شاید کسی ٹیٹری کے چیخنے کی آواز ہے یا کوئی بھونرا پھولون کی بو سے مست ہوکر بھن بھنا رہا ہے یا کوئی کوئل کوک رہی ہے یا آسمانی پریان کوئی گیت خوش الحانی سے گنگنا رہی ہین - نہین - نہین - ہان اب مین سمجھا - وہ آسمانی پری جو نر کے دوست رشی نارائن[۵۱] کی ران سے پیدا ہوئی تھی معلوم ہوتا ہے کہ کیلاش کے راجہ کویر[۵۲] کی خدمت مین حاضر ہوکر واپس آ رہی تھی کہ راستہ مین دیوتاؤن کے دشمنون نے اُس کو گرفتار کر لیا - اسی وجہ سے آسمانی پریان[۵۳] دہائی دے رہی ہین - (چلے گئے)

۵۱ نارائن اور نر دو قدیم رشی ہین جن کا ذکر وید مین بھی ہے - وہ وشنو کے اوتار بھی سمجھے جاتے ہین - چونکہ اُن کا زہد واتقا بڑھا ہوا تھا اس لئے اندر کو اُن پر حسد پیدا ہوا اور اُس نے اُن کے بہکانے کے لئے عشق کے دیوتا کام کو بسنت اور آسمانی پریون کے ساتھ بھیجا رشی اندر کا مطلب سمجھ گئے اور بہت ہی اخلاق سے پیش آئے اور پھر رشی نارائن نے ایک پھول اپنی ران پر رکھا جو فوراً ایک پری کی شکل مین نمودار ہوا جس کے حسن و جمال کی یہ کیفیت تھی کہ سب آسمانی پریان اُس کو دیکھ کر شرما گئین اُس کا نام اُروسی قرار پایا اور رشی نے اُس کو اندر کی نذر کر دیا -

۵۲ کویر دولت کا دیوتا جس کا دار السلطنت ایک مشہور شہر واقع کوہ کو جمیر ہے -

۵۳ سنسکرت نام اپسرس ہے یہ عورتین آسمان پر رہتی ہین - نہانے دھونے کی شوقین ہین - اور تبدیل ہیئت اور علم اشراق کی ماہر ہین - وہ دیوتاؤن کی رنڈیان سمجھی جاتی ہین - اور اندر کی تابع ہین اور اندر کو جب کبھی کسی انسان کے زہد و اتقا پر رشک آتا ہے تو وہ اُنھین سے ایک یا دو کو اُس کا زہد توڑنے کے لیے بھیجدیتا ہے -

ایکٹ پہلا

کوہستانِ ہمالیہ پر ایک مقام

آسمانی پریان آتی ہین

دُہائی ہے دہائی ہے۔ ہے کوئی دیوتاؤن کا دوست اور آسمان پر چلنے کی قدرت رکھنے والا؟ (دفعتہً راجہ پرورادس[1] رتھہ مین سوار رتھہ بان کے ساتھہ داخل ہوتا ہے)

راجہ - بس رونا دھونا موقوف کرو۔ آؤ۔ مجھہ پروراوس کے پاس آؤ جو سورج کی پوجا کرکے آرہا ہے اور بتاؤ کہ کس سے تم کو بچایا جائے۔

پریان - دیوون کی دست درازی سے۔

راجہ - معلوم بھی تو ہو کہ کس قسم کی دست درازی کی گئی۔

رمبھا - جناب اُسینے ہماری پیاری سکھی اُروسی جو آسمان کا زیور اور اندر[2] کا آلہ زاہد فریب

---

[1] پروراوس بڑا عالی خاندان راجہ تھا۔ اپنی مان ایلا کی طرف سے سورج کی اولاد سے تھا اور باپ بدھہ کی طرف سے چاند کی۔ گویا کہ سورج کا پرنواسہ اور چاند کا پوتا تھا یعنی چندربنسی تھا۔

[2] وید کی بموجب اندر آسمان کا راجہ سمجھا جاتا ہے اور اُسکا درجہ دیوتاؤن مین سب سے بڑا ہی (دیکھو صفحہ ۵)

تھی اور جس نے پاربتی[۵۱] جیسی ستِ عزو حسن کو شرمایا تھا کوبیر کے محل سے واپس آرہی تھی کہ کیشی نامی دیو نے جو ہرانیا پور (شہر زرین) مین رہتا ہے راستہ ہی مین اُسکو آلیا اور چترلیکھا کے ساتھ قید کرکے لے گیا۔

راجہ۔ تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بدخصال کدھر گیا۔

سہجینا۔ گوشہ شمال و مشرق مین۔

راجہ۔ خوف وہراس کو خیرباد کہو۔ مین تمھاری سکھی کو تم سے ملانے کی کوشش کرتا ہون

پریان۔ چندر بنسیون کا یہی شیوہ ہے۔

راجہ۔ تم کس مقام پر میری منتظر رہوگی؟

پریان۔ اسی سامنے کی چوٹی ہیمکوٹ[۵۲] پر۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴) گو کہ وہ غیر مخلوق نہین سمجھا جاتا۔ وہ مینھہ برساتا ہے اور اپنے روشن ہتیار وجر (شہابہ) کے ذریعے سے دیوون کو سزا دیتا ہے۔ پران کی بموجب اُس کا درجہ برہما وشنو اور شیو سے کم ہے مگر دوسرے دیوتاؤن کا راجہ ہے اور اس لئے اُس کو مہندر اور دیو ندرا اور سوریندر بھی کہتے ہین۔ پُران کی بموجب اندر کو اپنا درجہ قائم رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ یا تو سوا سو سیدھ (گھوڑون کی قربانی) کرے۔ یا ریاضت وعبادت مین خاص کمال حاصل کرے اس لئے جب اُسکو اطلاع ہوتی ہے کہ کوئی انسان غیر معمولی طور پر قربانیان کر رہا ہے تو وہ آسمانی پریون کو بھیجکر اُس کے زہد مین خلل انداز ہوتا ہے یا گھوڑے چرا لیتا ہی تاکہ وہ اُسکے برابر نہ ہوسکے۔

۵۱ پاربتی وشنو کی زوجہ اور حسن اور امن وامان کی دیوی ہے۔

۵۲ ہیمکوٹ ہمالیہ کی ایک چوٹی کا نام ہے۔

پروراوس۔ (رتھ بان سے) اچھا رتھ گوشہ شمال ومشرق کی طرف بڑھاؤ۔ اور ذرا باگ ڈھیلی کرو۔

رتھ بان۔ ایوشمان[51]۔ جو حکم۔ (ایسا ہی کرتا ہے)

پروراوس (رتھ کی تیزی دیکھکر) شاباش شاباش واہ کیا تیز رفتاری ہے گرڑ[52] کے آگے نکل جانے کے بعد بھی پکڑ لینا کچھ بات نہین پھر اندر کے دشمن کو جا لینا کیا مشکل ہے۔ رتھ کی تیزی رفتار سے آندھی سی چل رہی ہے جو بادلون کو منتشر کر کے گرد کی طرح اُڑا اُڑا لئے جاتی ہے۔ پہیون کے جلد جلد پھرنے سے آرون کے بیچ مین ایک ادھ حلقہ آرون کا نمودار ہو گیا ہے۔ گھوڑون کے سرون پر جو اونچی چوہریان لگی ہوئی ہین وہ تصویر کی طرح ساکت وصامت ہین اور جھنڈیون کا کپڑا ڈنڈی کے پیچھے تنا ہوا ایک حالت پر قائم ہے (راجہ مع رتھ اور رتھ بان کے چلا جاتا ہے)۔

رمبھا۔ سکھیو راج رشی[53] تو سدھارے چلو ہم بھی وعدے کے مطابق اپنے مقام پر چلکر ٹھہرین۔ (وہ سب جا کر چوٹی پر ٹھہرتی ہین اور منتظر رہتی ہین)

رمبھا۔ کیا تمھارے خیال مین راج رشی کو ہمارے دل کا کانٹا نکالنے مین کامیابی ہوگی؟

---

[51] ایوشمان بڑی عمر والے۔ چونکہ رتھ بان ملازم قدیم ہے اس لئے اس طور پر خطاب کرتا ہے۔

[52] ایک بہت بڑے فرضی پرند کا نام ہے جو نہایت تیز چلتا ہے اور وشنو کی سواری مین رہتا ہے۔

[53] راج رشی۔ رشی سات قسم کے ہوتے ہین اُن مین راج رشی داخل نہین ہے۔ بلکہ اُس کا درجہ رشیون سے کم ہے۔ راج رشی سے وہ شخص مراد ہے جو باوجود چھتری ہونے کے رشیون کی سی زندگی بسر کرتا ہو۔

مینکا۔ اس مین بھی کوئی شک ہوسکتا ہے؟ مہاراج اندر بھی باوجود اپنی تمام عظمت وشان کے جب کوئی مہم درپیش ہوتی ہے تو اسی کو بڑے اعزاز کے ساتھ دنیائے فانی سے بلاکر اپنی فوج کا افسر بناتے ہین جو اُس کے بعد ہمیشہ منصور و فتحمند رہتی ہے ۔

رمبھا ۔ تمھاری زبان مبارک ہو اور وہ اس مہم سے بھی فتح و نصرت کے ساتھ واپس آئے ۔

سہجنیا ۔ (ایک لحظہ کے توقف کے بعد) خوشی مناؤ خوشی مناؤ دیکھو وہ سامنے راجرشی کا رتھ جس کا نام سوم دت ہے ہرن کے معرکہ کی جھنڈی اُڑاتا ہوا چلا آتا ہے۔ صورت حال تو یہی کہتی ہے کہ وہ جس کام کا بیڑا اٹھا کر گیا تھا اُس کو پورا کرکے آرہا ہے ۔

(سب لوگ دیکھنے لگتے ہین)

(راجہ رتھ مین سوار آتا ہے رتھ بان آگے ہے اور چتر لیکھا اُروسی کو جس پر خوف کی وجہ سے غش طاری ہے سنبھالے ہوے ہے)

چتر لیکھا ۔ سکھی ہوشیار سکھی ہوشیار ہو ۔

پروراوس ۔ پری ہمت باندھو ہمت باندھو ۔ او ڈرپوک دل والی دیوتاؤن کے دشمنون کا خوف باقی نہین رہا کیونکہ اندر کی قوت تینون جہان کی نگران ہے اپنی رسیلی آنکھین کھول کیونکہ رات کے اندھیرے کے غائب ہوتے ہی کنول بھی ۔ کھل جاتے ہین ۔

چتر لیکھا ۔ ہائے کیا کرون ٹھنڈی سانسون سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہے مگر کسی طرح ہوش مین نہین آتی ۔

پروراوس - بات یہ ہے کہ اُسکے دل پر جو پھول کی ڈنڈی سے بھی زیادہ نازک ہے خوف غالب آگیا ہے - اور اُس کا تھرتھر کانپنا اُبھری ہوئی چھاتیون کے بیچ مین لگے ہوے چندن رُے بار بار اُچھلنے سے ظاہر ہوتا ہے -

چترلیکھا - پیاری اُروسی سنبھل - یہ خوب ہوئی کہ آسمانی پری ہوکر انسان فانی بنگئی

(اُروسی ہوش مین آتی ہے)

پروراوس (خوش ہوکر) ہان تمھاری سکھی ہوش مین آرہی ہے - دیکھو اس مہ جبین کے دماغ سے غفلت کا پردہ اُٹھہ رہا ہے جسطرح کہ اندھیرا چاند کے طلوع ہوتے ہی رات سے جدا ہونا شروع ہوتا ہے - جس طور پر کہ رات کی آگ دھوئین سے پاک ہوکر اور بھی پر نور نظر آتی ہے - یا جس طرح گنگا کنارون سے گرے ہوے گرد و غبار سے پیچھا چھڑا کر صاف و شفاف بہنے لگتی ہے -

چترلیکھا سکھی ذرا تو اُٹھو - وہ بدمعاش دیوتاؤن کے دشمن شکست نصیب ہوے

اُروسی - (آنکھین کھول کر) کیا اندر کے قوت و بازو سے جو علیم و بصیر ہے؟

چترلیکھا - نہین اندر کے قوت بازو سے نہین بلکہ اس راج رشی پروراوس کی مدد سے جو قوت و اقتدار مین مہندر کے مساوی ہے -

اُروسی[ا] - (راجہ کو دیکھکر علیحدہ) مجھے تو راکشون کا اُلٹا ممنون ہونا پڑا -

پروراوس (اُروسی کی طرف دیکھکر جواب پوری طرح ہوش مین آگئی ہے) کچھہ

[ا] یہ لطافت بیان نوٹ لینے کے قابل ہے -

تعجب نہین کہ تمام آسمانی پریان جو نارائین کا تپاس توڑنے کے لیے مامور کی گئی تھین۔ اُروسی کو اُس کی ران سے نکلتے ہوے دیکھکر مارے ندامت کے عرق عرق ہو گیئن۔ مگر نہین ایک تارک الدنیا کو اُس کی تخلیق سے کیا مناسبت؟ ہان یہ ممکن ہے کہ سہانی روشنی والے چاند نے اُس کی تولید مین حصہ لیا ہو۔ یا خود عشق کے دیوتا نے جس کا اصلی کام جذبات عشق کا اُبھارنا ہے اُس کو بنایا ہو۔ یا بسنت نے اُس کی شکل مین جنم لیا ہو کیونکہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک فرسودہ رشی جس کے حواس وید ہی وید پڑھتے پڑھتے جواب دے گئے اور جسکے دل سے لذائذ دنیوی کا احساس تو کیا اُن کی خواہش بھی فنا ہو چکی ہو ایسی موہنی مورت بناتا۔

اُروسی۔ سکھی ہماری دوسری سکھیان بھلا اس وقت کہان ہون گی؟

چترلیکھا۔ اُن کے نجات دینے والے راجہ جانتے ہون گے۔

پروراوس (اُروسی کی طرف دیکھکر) تمھاری سکھیان سخت پریشان ہین۔ تم خود جانتی ہو کہ اگر کسی کے سامنے سے تمھارا گذر اتفاقاً ایک مرتبہ ہو جائے اور اُس کی نگاہ لذتِ دیدار سے سیراب ہو تو اُس من موہن اُس کی آنکھین تیری ہی تلاش مین عمر بھر بیتاب رہین گی۔ پھر اُن سکھیون کا پوچھنا ہی کیا ہے جن کے دل تیری ہی پُرجوش محبت سے لبریز ہین۔

اُروسی (علیحدہ) حقیقت مین راجہ کی باتین بڑی ہی دل فریب ہین۔ لیکن اگر چاند سے امرت ٹپکے تو عجب ہی کیا ہے (باآواز) اسی لئے تو مین بھی اُن سے ملنے کے

لئے بیقرار ہون۔

پروراوس (اُنگلی سے اشارہ کرکے) اوسندری تمہاری سکھیان وہ سامنے ہیکوٹ کی چوٹی پر بیٹھی ہوئی تمہارے چہرے کو جس پر تازگی کے آثار نمایان ہوتے جاتے ہین ایسے ہی اشتیاق سے دیکھ رہی ہین۔ جیسے لوگ چاند کو گرہن سے چھوٹتے ہوئے دکھا کرتے ہین۔

اُروسی۔(پروراوس کی طرف نظر شوق سے دیکھ کر) وہ بھی میرے ہی جیسے کرب و اضطرار کے ساتھ شربت دیدار پیتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

چترلیکھا۔ (شرارت سے) سکھی وہ کون ؟

اُروسی۔ وہی ہماری سکھیون کا گروہ۔

رمبھا۔ (خوش ہوکر) دیکھو وہ راج رشی ہماری پیاری سکھی اُروسی کو جس کے ساتھ چترلیکھا بھی ہے اُسی طرح لئے چلے آرہے ہین جس طرح چاند تارون کو لیکر نکلا کرتا ہے

مینکا۔ (غور سے دیکھ کر) ہماری دونون آرزوئین پوری ہوئین۔ پیاری سکھی بھی ہم سے آملی اور راجہ بھی صحیح سلامت واپس آئے۔

سہجنیا۔ سکھی تم نے سچ کہا تھا کہ راکشون پر کامیابی مشکل ہے۔

پروراوس۔ بس یہی چوٹی ہے۔ رتھ بان رتھ کو اُتارو۔

رتھ بان۔ ایوشمان کا جو حکم (ایسا ہی کرتا ہے)

پروراوس (یہ ظاہر کرتے ہوے کہ اُسے دھچکہ پہونچا اپنے دل ہی دل مین)

ادہر اس ناہموار اُتار نے تمام تکلیفون کا معاوضہ کردیا - رتھ کے دھچکہ کھانے سے میرا شانہ دفعتہً اُس گول سرین والی کے جسم سے چھوگیا - جس سے میرے بدن کے تمام رونگٹے کھڑے ہوگئے - گویا کہ شجر عشق مین کونپل نکل آئی -

اُروسی - (شرماکر) سکھی ذرا ادھر سرکنا -

چترلیکھا - مین کیون سرکنے لگی ؟

رمبھا - سکھیو آؤ اپنے محسن راج رشی کا استقبال کرین (سب پرورواس کے قریب آتی ہین)

پروراوس - رتھبان ذرا رتھ ٹھہرا کہ یہ کمان ابرو اور اُس کی سکھیان جو ایک دوسرے سے ملنے کے لئے بیقرار ہین آپس مین اُسی طرح بغل گیر ہون جیسے کہ بسنت مین قوت نامیہ بیلون سے ہم آغوش ہوتی ہے - (رتھبان ایسا ہی کرتا ہے -)

پریان - یہ فتح مہاراج کو مبارک ہو -

پروراوس - تم کو بھی اپنی سکھی کا ملنا مبارک ہو -

اُروسی - (چترلیکھا کی مدد سے رتھ سے اُتر کر) سکھیو آؤ ذرا گلے لگ جاؤ مجھے کب امید تھی کہ پھر تمھارا دیکھنا نصیب ہوگا (سب گلے ملتی ہین) -

رمبھا - حضور اسی طرح صدہا سال تک اہل عالم کے حامی و مددگار رہین -

رتھبان - ایوشمان - مشرق کی طرف سے ایک رتھ کے بڑے زور سے آنے کی آواز آرہی ہے - دیکھو پہاڑ کی چوٹی سے کوئی شخص جس کے بازؤن پر سونے کے کڑے

جگمگا رہے ہین بجلی سے چھلکے ہوئے بادل کی طرح اُتر رہا ہے (پربان اُس کو دیکھ کر) سب مل کر

اہا ہا یہ تو چیتر رتھ ہے (چیتر رتھ[1] آتا ہے)

چیتر رتھ۔ (راجہ کی طرف ادب سے دیکھ کر) حضور نے جو داد شجاعت دی ہے وہ

قابل مبارکباد ہے۔ کیون کہ اُس نے اندر کو بھی زیر بار احسان کیا ہے۔

پرورا وس۔ اہا۔ آپ ہین گن دھربون[2] کے راجہ (رتھ سے اُتر کر) آپ کی تشریف

فرمائی موجب سعادت ہے۔ (دونون ہاتھ ملاتے ہین۔)

چیتر رتھ۔ مہربان من واقعہ یہ ہے کہ جب اندر کو نارد[3] کی زبانی معلوم ہوا کہ کیشی اُروسی

کو اُڑا لے گیا تو اُس نے حکم دیا کہ گن دھربون کی فوج اُس کے چھڑانے کے لئے جائے

چنانچہ ہم روانہ ہوئے۔ لیکن جب راستے مین بھاٹون کو آپ کی فتح و نصرت کے آلے

گاتے ہوئے سُنا تو ہم آپ ہی کی خدمت مین حاضر ہو گئے۔ ہمارے خیال مین مناسب

ہو گا کہ آپ ہمارے ہمراہ اُروسی کو لے کر مہاراج اندر کے حضور مین حاضر ہون حقیقت مین

حضور نے مہاراج اندر کی ایسی نمایان خدمت کی ہے کہ وہ نہایت ہی قدر کے قابل ہے

کیونکہ ملاحظہ فرمائیے سب سے پہلے یہ پری نارد ین رشی نے اندر کی نذر کی تھی اور اب

---

[1] چیتر رتھ کاشی پا کا بیٹا منی کے بطن سے وہ گن دھربون کا سردار ہے۔

[2] گن دھرب آسمانی گویّے ہین جو اندر کے خادم ہین اور وہی آسمانی فوج بھی ہین۔

[3] نارد۔ ایک نہایت مشہور آسمانی رشی ہے اُس کا باپ برہما ہے اور وہ بین بجاتا برہما کی مدح کے گیت گاتا

ہمیشہ پھیرتا رہتا ہے اور دیوتاؤن کا قاصد انسانون کے لئے اور انسانون کا قاصد دیوتاؤن کے لئے سمجھا جاتا ہے۔

اُس کے دوست یعنی آپ نے راکش کے پنجے سے نجات دے کر عطا فرمائی۔

پروراوس۔ نہین یہ نہ فرمایئے۔ یہ خود اندر ہی کی قدرت [illegible] کا کرشمہ ہے [illegible] کے ہواخواہون کو اُن کے دشمنون کے مقابلے مین کامیابی نصیب ہوتی ہے شیر ببر کے دھاڑنے کی صداے بازگشت پہاڑون کی کھوہون مین گونج کر ہاتھیون کا دل دہلا دیتی ہے۔

چترتھ۔ آپ کو ایسا ہی سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ خاکساری شجاعت کا زیور ہے۔

پروراوس۔ کیا کہون وقت کی تنگی اندر کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت نہین دیتی۔ بس آپ ہی میری طرف سے پری کو مہاراج کی خدمت مین پیش فرما دیجیے۔

چترتھ۔ آپ کی جو مرضی۔ پریو اس راستے سے (پریان روانہ ہوتی ہین)

اُروسی۔ (علیحدہ) سکھی چترلیکھا راج رشی میرا محسن تو ہے لیکن اُس سے اجازت لینے کے لیئے دل یاری نہین دیتا۔ بس تھوڑی دیر کے لیے تم میری زبان بن جاؤ۔

چترلیکھا (پروراوس کے پاس آکر) جناب عالی اُروسی کا معروضہ ہے کہ اگر حضور اجازت دین تو مین حضور کی ناموری بہترین یادگار کے طور پر اپنے ہمراہ سورگ[۱] کو لیتی جاؤن۔

پروراوس۔ اچھا خصت پھر ملین گے۔ (تمام پریان گن دھربون کے ساتھ آسمان پر اُڑنا ظاہر کرتی ہین)

---

[۱] سورگ اندر کے آسمان کا نام ہے اور اس لحاظ اُس کے معنی بہشت کے لیئے جاتے ہین۔

اُروسی - (کسی قدر جھجک کر) اوہو میری موتیون کی مالا اس کمبخت بیل مین اُلجھ گئی
(اسے رہانے سے مڑکر راجہ کی طرف دیکھتی ہے) سکھی چترلیکھا ذرا چھوڑانا -

چترلیکھا - مسکرا کر ہان اُلجھی بھی بے ڈھب ہے اُس کا چھڑانا تو آسان نہین لیکن
خیر کوشش کرون گی -

اُروسی (مسکرا کر) سکھی ابھی جو تم نے کہا اُس کو دل مین رکھنا - (چترلیکھا مالا چھڑاتی ہے)

پروراوس - اُوبیل - تو نے اُس کو ایک لحظہ کے لیئے روک کر مجھ پر عجب خوشگوار احسان کیا
کیونکہ تیری بدولت پھر مجھے اپنے من موہن کے بانکے چہرے اور ترچھی چتون کا نظارہ نصیب ہو گیا

رتھ بان - ایوشمان - ملاحظہ ہو کہ حضور کا تیر خداوند باد[51] کی مدد سے اندر کے گناہکار
راکسون کو سمندر مین ڈبو کر پھر حضور کے ترکش مین اُسی طرح آگیا جیسے اژدہا اپنی بانبی مین

پروراوس - اچھا ذرا رتھ قریب لاؤ مین سوار ہون - (رتھ بان رتھ قریب لاتا ہے اور راجہ
اُس مین سوار ہوتا ہے -)

اُروسی - (آہ سرد بھر کر پروراوس کی طرف دیکھ کر چترلیکھا اور اپنے دوسرے ہمراہیون کے
ساتھ چلی جاتی ہے) -

پروراوس - (جس راستے سے اُروسی گئی ہے اُدھر نظر جمائے ہوئے) افسوس یہ عجب معمّا ہے
کہ مدن[52] کو ہمیشہ ان ہونی باتون ہی کی ٹوہ رہتی ہے - ہاے وہ آسمانی پری میرا دل زبردستی

---

[51] وایو ہوا کا دیوتا ہے -

[52] مدن عشق کا دیوتا ہے -

میرے سینے سے نکل کر فضاے عالم سے عالم بالا کو لے کر ایسی چلتی پھرتی نظر آتی
جیسے راج ہنس کنول کے ٹوٹے ہوئے ڈنٹھل سے اُس کا لطیف ریشہ نکال کر
ہوا ہو جاتا ہے ۔

ایکٹ دوسرا

شہر پراگ مین راجہ پرور اوس خانہ باغ

ودوشک آتا ہے

ودوشک[۱] - اوہو راجہ کے راز سے تو میرا پیٹ پھٹا جاتا ہے - میرا لعینہ وہی حال ہے
جو کسی غریب برہمن کا دعوت مین عمدہ عمدہ غذائین کھانے کے بعد ہوتا ہے - بے شک
جہان اثزدحام ہوگا وہان میری زبان کبھی قابو مین نہ رہیگی - اچھا چلو ایسے مقام پر چلین
جہان مجمع کم ہو دہین حضور کے دربار برخاست فرمانے کا انتظار کرین (پھر پھرا کر بیٹھ جاتا ہے)
(ایک چھوکری آتی ہے) -

[۱] قدیم زمانے مین راجاؤن کے ساتھ ایک ندیم خاص رہا کرتا تھا جس کا کام تھا کہ اپنے پُر لطف مذاق سے
اُن کا دل بہلاے اور اُن کے ہر راز مین شریک رہے اُس کو ودوشک کہتے ہین جس طرح کہ دربار اکبری
مین بیربل اور ملا دو پیازہ تھے - ناٹکون مین وہ عموماً بدصورت بندر کی شکل کا سمجھا جاتا ہے -

چھوکری- آج حضور رانی صاحبہ نے جو راجہ کاشی کی دختر ہین مجھ سے ارشاد فرمایا ہے کہ جب سے حضور راجہ صاحب سورج کی پوجا سے واپس تشریف لائے ہین اُن کا دھیان کچھ اُڑا اُڑا سا معلوم ہوتا ہے - اِس لئے تو جا کر اُن کے پیارے جلیس وانہیں اریا[۱] مانوک[۲] سے اُن کی پریشانی کا سبب دریافت کر- لیکن اس کا ئیان برہمن کا داؤ ہین لانا کچھ آسان نہین ہے - مگر کیون راجہ کا راز تو اُس کے پیٹ مین اتنی دیر بھی نہین ٹھہر سکتا جتنی صبح کی شبنم گھانس پر- چلو اُسے ڈھونڈین (دیکھتی پھرتی ہے) آہا- آریا مانوک تو یہین سامنے کسی نہ کسی وجہ سے ایسے بے حس و حرکت بیٹھے ہین جیسے تصویر مین بند لاؤ ذرا اُن کے قریب چلین (قریب جا کر) آریا آریا نمشکار-

وِدوشک- سکھی رہو- اِس بیبا کے دیکھنے سے تو راجہ کا راز میرا پیٹ پھاڑ کر نکلا پڑتا ہے (باآواز) اچھا نپونیکا - آج گانا بجانا چھوڑ کر کدھر آ نکلین-

نپونیکا- رانی صاحبہ کے حکم سے جناب ہی کی خدمت مین حاضر ہوئی ہون-

وِدوشک- حضور رانی صاحبہ کا کیا حکم ہے؟

نپونیکا- جناب رانی صاحبہ کا ارشاد ہے کہ آپ ہمیشہ سے اُن کے ہوا خواہ ہین اور جب کبھی کسی غیر معمولی امر سے اُن کو فکر و تردد لاحق ہوتا ہے تو آپ اُن کی طرف سے غافل نہین رہتے-

---

[۱] معزز طریقہ خطاب-

[۲] مانوک یعنی مردک-

ودوشنک - (اندازے سے) کہین راجہ صاحب سے توکوئی امر خلاف مزاج نہین ہوا؟-

نپونیکا - جناب تقدس مآب کیا عرض کرون غضب ہوا - راجہ صاحب - رانی صاحبہ سے اُس عورت کے نام سے خطاب کر بیٹھے جس کی محبت کا دم بھرتے ہین-

ودوشنک - (دل ہی دل مین) ہین حضور نے خود ہی راز فاش کردیا پھر مین کیون اپنی زبان بند رکھ کر اپنی جان مصیبت مین ڈالون؟ (بآواز) ہین کیا رانی صاحبہ سے اُروسی کے نام سے خطاب کر بیٹھے؟ کیا کہون جب سے حضور نے اُس پری کو دیکھا ہے وہ اپنے آپے ہی مین نہین ہے - رانی صاحبہ ہی کو کیا مجھے بھی تمام اشغال سے مُنہ موڑ کر سخت پریشان کر رکھا ہے -

نپونیکا - (اپنے دل مین) اچھا راجہ صاحب کے قلعۂ راز مین سُرنگ تو لگ گئی - (بآواز) جناب عالی مین رانی صاحبہ کی خدمت مین کیا عرض کرون؟

ودوشنک - جناب ممدوحہ کی خدمت مین نہایت ادب سے عرض کرنا کہ مین پہلے راجہ صاحب کو اس سراب آسا خبط سے نکال لون اُس کے بعد اُن کی خدمت مین حاضر ہون گا-

نپونیکا - جو ارشاد- (چلی جاتی ہے)

(ایک بھاٹ پردون کے پیچھے سے) راجہ کی جے - ہمارے راجہ اور دن کے مالک آفتاب کی حالت یکسان ہے - جس طرح آفتاب صبح سے شام تک دنیا سے تاریکی ظلمت

دور کرنے مین مصروف رہتا ہے اُسی طرح ہمارا راجہ اپنی رعایا کے تاریک خیالات کو دور کرکے اپنی مملکت نور انصاف سے منور کرتا ہے۔ اور جس طرح کہ وہ عظمت و شان کا مالک نصف النہار پر پہونچکر ایک لحظہ کے لئے اپنے دورے کو ملتوی کرکے ستاتا ہے اُسی طرح ہمارا راجہ بھی دن کے چھٹے حصّے[ف۱] مین آرام لیتا ہے۔

وِدوشک۔ (سُن کر) اہا راجہ صاحب دربار برخاست کرکے آرہے ہین۔ چلو مین بھی اُدھر ہی چلون (جاتا ہے)۔

(عشق کا مارا راجہ اور ودوشک آتے ہین)

پُروراوس۔ اُف۔ مدن کے نہ خطا کرنے والے تیر نے میرے دل مین سُرنگ لگاکر راستہ صاف کیا۔ اور نظر کا پڑنا تھا کہ وہ آسمانی حسن کی دیبی میرے تخت دل پر متمکن ہو گئی۔

ودوشک۔ (دل مین) حقیقت مین کاشی راجہ کی غریب بیٹی بڑی مصیبت مین ہو گی

پُروراوس۔ بارے آپ نے میرا راز تو محفوظ رکھا؟

ودوشک۔ (نہایت انتشار سے دل مین) افسوس افسوس مین اُس چنچل چھوکری کے جُل مین آگیا ورنہ اس سوال کا کیا موقع تھا؟۔

ف۱ رس کمار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ کا دن اور رات آٹھ آٹھ حصون مین جن مین سے ہر حصّہ ڈیڑھ گھنٹہ کا ہوتا تھا تقسیم ہوتا تھا اور ہر حصّے کے لئے مخصوص کام مقرر تھے چھٹا حصّہ دن کا اور چوتھے اور پانچوین حصّہ رات کے آرام کے لئے مخصوص تھے۔

پروراوس - (خوف زدہ ہوکر) یہ خاموشی کیسی؟

ودوشک - مین نے زبان کو ایسی مضبوطی سے جکڑ رکھا ہے - کہ چھٹتے ہی حضور کو بھی جواب نہین دے سکتا -

پروراوس - بہت خوب - لیکن ہائے مین کہان جاکر جی بہلاؤن؟

ودوشک - بادرچی خانے کو چلیے اور کہان؟

پروراوس - دہان کیون جانے لگے؟

ودوشک - کیون کی خوب ہوئی - اجی حضرت وہان پانچون[ا] قسم کی رسوئی تیار ہو رہی ہے - قسم قسم کے مصالح جمع ہین - اُن کے دیکھتے ہی سب پریشانی ہوا ہو جائیگی

پروراوس - (مُسکراکر) اس مین شک نہین کہ جناب کو اپنی مرغوب چیزین دیکھکر مسرت بے اندازہ ہوگی - لیکن مجھ جیسے شخص کا دل کیون کر بہل سکتا ہے؟ جس کی آرزوؤن کو برآنے سے بیر ہے -

ودوشک - کبھی اُس کی نظر حضور پر بھی پڑی؟

پروراوس - پڑی بھی تو کیا؟

ودوشک - اگر ایسا ہے تو میرے خیال مین آپ کی آرزون کا نہ برآنا معلوم -

---

[ا] قدیم ہندؤن مین رسوئی کی پانچ قسمین ہوتی تھین جن کی تفصیل یہ ہے (۱) لہکشی جو چبا کر کھائی جائے (۲) بھوجی جو بلا چبائے کھائی یا نگلی جاوے (۳) لہی جو چاٹی جائے (۴) جوشی جو چوس کر کھائی جائے (۵) پئی جو پی جائے -

پروراوس - یقین مانو دوستی نے تمھاری آنکھین بند کردی ہین - ذرا سوچ سمجھکر کہو -

وِدوشک - جو کچھہ حضور فرماتے ہین اُس سے میری حیرت اور بڑھتی ہے - کیا دیہی اُروَسی حقیقت مین اُسی طرح حسن مین بے نظیر ہے جس طرح کہ حضور کا خادم تناسب اعضا مین؟

پروراوس - مانوک کیا کہون اُس کا سراپا بیان کرنا ممکنات سے نہین ہے - خیر مختصر سن

وِدوشک - مین ہمہ تن گوش ہون فرمایئے -

پروراوس - دوست اُس کا جسم زیورون کا زیور اور بہترین سنگھارون کا سنگھار ہے - عرف عام مین جو چیزین حسن کی معیار سمجھی جاتی ہین اگر اُس کی رعنائی سے اُلٹا اُن کی زیبائی کا اندازہ کیا جائے تو بجا[۵۱] ہے -

وِدوشک - اچھا مین سمجھا - اسی لئے حضور نے آسمانی رس[۵۲] پڑیہری[۵۳] کی طرح نظر جمائی ہے -

پروراوس - مریض عشق کو سوا ے تنہائی کے کہین کل نہین پڑتی - بس چلو خانہ باغ ہی چلین -

وِدوشک - (دل مین) بھلا وہان کیا رکھا ہے (بآواز) خداوندا دھر سے تشریف لایئے (مڑکر) حضور کے خیر مقدم کے لئے نسیم جنوبی گویا کہ خود خانہ باغ کی فرستادہ بڑھی

---

۵۱ چونکہ علم بلاغت کے بموجب مشبہ بہ کو مشبہ پر غالب سمجھا جاتا ہے اس لئے شاعر کہتا ہے کہ یہان معاملہ برعکس ہے یعنی مشبہ مشبہ بہ پر غالب ہے -

۵۲ رس کے معنی سنسکرت مین عشق کے بھی ہین اور عرق کے بھی -

۵۳ پپیہری کی نسبت مشہور ہے کہ بجز مینھہ کے اور کسی قسم کا پانی نہین پیتی -

آ رہی ہے۔

پروراوس ۔ (غور کرکے) یہ نام ہوا کے لیئے نہایت ہی موزون ہے۔ بادبہاری ادھر تو بسنتی بیل کو شہد سے مالامال کر رہی ہے اُدھر عشق بیچان کے بچانے مین مصروف ہے[۵۱] اس واقعی گرم جوشی اور ظاہرداری کی چاپلوسی سے معلوم ہوتا ہے کہ میری طرح اُس نے بھی کسی سے لو لگائی ہے۔

ودوشنک ۔ تو حضور کو بھی یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے[۵۲]۔ (مڑکر) لیکن خانہ باغ کا دروازہ تو یہی ہے۔ بس تشریف لایئے۔

پروراوس ۔ تم سبقت کرو۔ (دونون داخل ہوتے ہین۔)

پروراوس ۔ دوست کیا کہون میرا یہ خیال صحیح نہ تھا کہ خانہ باغ مین آکر غم غلط ہوگا۔ مین درد دل کی تسکین کی خاطر باغ مین دوڑتا ہوا آیا مگر میری وہی کیفیت ہے کہ ندی کے چڑھاؤ پر جاتا ہون۔ مگر بہاؤ نیچے کی طرف گھسیٹے لیئے جاتا ہے۔

ودوشنک ۔ یہ کیونکر؟

پروراوس ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ عشق نے میرے دل کو زخمی کیا ہے اور اُس کمبخت کا یہ حال ہے کہ وہ ایسی آرزون سے لو لگائے ہوئے ہے جنکے بر آنے کی کوئی

---

۵۱ عشق بیچان گرمیون مین ہوتا ہے اور بسنتی بیل برسات مین گویا ان دونون بیلون سے شاعر نے راجہ کی بڑی رانی اور جدید معشوقہ سے مثال دی ہے۔

۵۲ مطلب یہ ہے کہ رانی سے ظاہرداری سے دریغ نہ کرنی چاہیئے۔

صورت نہین - دوسرے جب نسیم جنوبی کو آم کے خزان رسیدہ پتون کو گراتے ہوئے دیکھکر میرا یہ حال ہوگیا ہے تو معلوم نہین اُسکی نوخیز کونپل کے نظارے سے کیا عالم ہوگا؟

وددوشک - بس اس گریہ وزاری کو موقوف فرمایئے - کچھہ ہی دن جاتے ہین کہ خود مدن آپ کی خواہش پوری کرکے آپ کی تسکین خاطر کا باعث ہوگا -

پرواوس - مین برہمن کے الفاظ سے فال نیک لیتا ہون - (دونون ٹھہرتے ہین)

وددوشک - ذرا حضور اس باغ کی دلکشی ملاحظہ فرمایئن گویا بسنت کا خیر مقدم کر رہا ہے -

پرواوس - مین قدم قدم پر دیکھہ رہا ہون - کیونکہ کروٹی[1] کے پھول کسی البیلے کے ناخنون کی طرح سرخی مین سپیدی کی جھلک دکھا رہے ہین - اور یہ اشوک کی سرخ کلیان جن کے کنارون پر سیاہ دھاریان ہین اور پنکھڑیون کے جماؤ سے اور بھی شوخ رنگ ہو رہی ہین کھلنے کے لئے پھٹی پڑتی ہین - اور آم کے درخت نوخیز بور سے لدے ہوے ہین - جو ابھی پوری طرح دقیق گل سے مزین نہ ہونے کی وجہ سے بھورا سا معلوم ہوتا ہے گویا کہ بسنت اُٹھتی جوانی یعنی بچپن اور شباب کے درمیانی زمانہ کی بہار دکھا رہا ہے -

وددوشک - یہ یاسمین کی بیل کا منڈپ جس مین سنگ مرمر کا ایک تخت پڑا ہوا ہے حضور کی نظر عنایت کا منتظر ہے - کیونکہ بھونرون کے ٹکرانے سے جو پھول گرے ہین وہ گویا حضور کے خیر مقدم کے لئے جمع کئے گئے ہین - بس حضور ذرا کرم فرمایئن

[1] اِس پھول کا سنسکرت نام کوریاک ہے اور مرہٹی مین اس کو کروٹی کہتے ہین اُردو نام معلوم نہ ہوسکا -

(مڑکر دونون بیٹھتے ہین)

ودوشنک - یہان آرام سے بیٹھکر خوشنما بیلون کا نظارہ کیجئے اور اُروسی کے فراق کا غم بہلایئے -

پروراوس - (آہ سرد بھرکر) دوست کیا کہون اُس کے حسن دل آویز کے نظارے سے میری آنکھین کچھہ اس قدر نازک مزاج ہوگئی ہین کہ وہ باغ کی جھکی ہوئی بیلون کی طرف گوکہ وہ پھلی پھولی بھی ہون نظر بھرکر بھی نہین دیکھتین - بس اب میری آرزؤن کے پورے ہونے کے لئے کچھہ اور تدبیر سوچو -

ودوشنک - جناب عالی اہلیہ کے عاشق اندر[1] کا مددگار چاند اور اُروسی کے عاشق یعنی آپ کا مددگار مین دونون عقل سے خالی ہین -

پروراوس - یہ تو نہ کہو - خلوص وہ شے ہے کہ کوئی نہ کوئی تدبیر نکال ہی لیتا ہے -

ودوشنک - اچھا مین غور کرتا ہون - لیکن مہربانی سے آپ اپنی آہ و زاری سے میرے

---

[1] راماین کے موجب اہلیہ پہلی عورت ہے جس کو برہما نے پیدا کیا اور پیدا کرنے کے بعد اُس کو گوتم کو دیا - اندر اُس کو دیکھکر فریفتہ ہوگیا اور اُس کے شوہر کی غیر حاضری مین اُس کی شکل مین نمودار ہوکر اُس کو خراب کیا - گوتم نے جب واپس آکر اندر کو اس بھیس مین بھاگتے ہوئے دیکھا تو اُس کو سخت بددعا دی اور اُس کی برجوست کو معدوم کردیا - یہ تو پران کا قصہ ہے لیکن از روے وید معلوم ہوتا ہے کہ اہلیہ سے مراد رات ہے اور اندر سے مراد آفتاب اور گو آفتاب ہمیشہ رات کی تلاش مین پھرتا رہتا ہے مگر وہ اُس کے ہاتھہ نہین لگتی پس اگر چاند آفتاب کی مدد کرنا چاہے تو یہ اُس کا جنون ہے -

سوچنے مین مخل نہ ہو جیئے (سوچنے کی صورت بناتا ہے)

پروراوس۔ (یہ ظاہر کر کے کہ اُس نے گویا کوئی اچھا شگون[۱] دیکھا) اُس چودھوین رات کے چاند سے چہرے والی سندری کا وصال کچھ آسان نہین ہے۔ لیکن پھر بھی جذبات عشق کا تقاضا جو کچھ سمجھ مین نہین آتا چلا ہی جاتا ہے۔ اور کیا کہون میرے دل کو بھی اب تو کچھ تسکین سی محسوس ہو رہی ہے۔ گویا کہ میری آرزوئین عنقریب بر آنے والی ہین۔ (امید ظاہر کرتا ہے) - (اُروسی اور چترلیکھا آسمان پر اُڑتی ہوئی نظر آتی ہین)

چترلیکھا۔ بتاؤ تو کہان مُنہ اُٹھائے چلی جا رہی ہو۔ مین بھی تو سنون۔

اُروسی۔ مجھ سے کیا پوچھتی ہو اپنے دل سے سوال کرو۔ کیا تم کو اپنا وعدہ یاد نہین رہا جو تم نے ہیمکوٹ کی چوٹی پر میری مالابیل کے کانٹون سے چھڑاتے وقت چھیڑتے چھیڑتے کیا تھا۔

چترلیکھا۔ اچھا کیا راج رشی پروراوس کے یہان جانے کا قصد ہے ؟

اُروسی۔ جانے کو تو جاتی ہون مگر بڑی بے حیائی کی بات ہے۔

چترلیکھا۔ کسی کو آگے بھی روانہ کیا ہے ؟

اُروسی۔ اپنے دل کو۔

چترلیکھا۔ پہلے خوب غور کر لو۔

اُروسی۔ عشق کا دیوتا خود ڈھکیلتا ہوا لیئے جا رہا ہے۔ پھر غور کرون تو کیا ؟

---

[۱] سیدھی آنکھ یا سیدھے بازو کا پھڑکنا اچھا شگون سمجھا جاتا ہے۔

چترلیکھا - اب مین کچھہ نہین کہہ سکتی -

اُروَسی - اچھا کوئی ایسا راستہ ہی بتاؤ کہ ہم بے روک ٹوک پہونچ جائین -

چترلیکھا - ناحق ڈری جاتی ہو - کیا دیوگرو[۵۱] نے ہم کو بالون کا جوڑا باندھنے کا وہ طریقہ[۵۲] نہین سکھایا ہے جو ہم کو تمام راکسون کی دست درازیون سے محفوظ و مصئون رکھ سکتا ہے؟

اُروَسی - سچ کہا مین بھول گئی تھی - (سدھوؤن[۵۳] راستے پر اُترتی ہے)

چترلیکھا - وہ دیکھو راجہ کا محل جو گویا پرانِشٹھان[۵۴] کی کلغی کا جواہر ہے اپنی پرشوکت تصویر گنگا کے شفاف پانی مین جو جمنا کے سنگم سے اور بھی مقدس ہوگیا ہے دیکھ رہا ہے

اُروَسی - (غور سے دیکھ کر) بلکہ یہ کہو کہ خود سورگ کو کسی نے اُٹھا کر یہان رکھ دیا ہے (پھر سوچ کر) لیکن سکھی بیکسون کا والی کہان ہے؟ -

چترلیکھا - چلو اِس خانہ باغ مین چلین جو نندن[۵۵] بن کا ایک تختہ معلوم ہوتا ہے - وہین یہ بھی دریافت کرلین گے - (دونون اُترتی ہین)

چترلیکھا - (راجہ کو دیکھ کر خوشی سے) دیکھو وہ سامنے بیٹھا تمھارا انتظار کر رہا ہے -

---

۵۱ دیوگرو - سے مراد برہسپتی یعنی مشتری ہے -

۵۲ اس منتر کا نام اپرجتا ہے جو گویا بطور نقش سلیمانی یا اسم اعظم کے ہے کہ پھر کوئی دیو زیر نہین کرسکتا -

۵۳ سدھو بڑے مقدس لوگ ہین جن کی آٹھہ قومین ہین اور خیال کیا جاتا ہی کہ وہ زمین و آسمان کے بیچ مین جو کرۂ ہوا ہے اسمین رہتے ہین

۵۴ راجہ پرورواس کے دار الحکومت کا نام ہے -

۵۵ نندن بن اندر کے آسمانی باغ کا نام ہے -

جس طرح چاند طلوع ہونے کے بعد کچھ دیر چاندنی کا منتظر رہا کرتا ہے -

اُروسی - سکھی کیا کہوں مہاراج تو پہلے سے زیادہ دل رُبا معلوم ہوتے ہیں -

چترلیکھا - یہ تو ظاہر ہی ہے - لیکن ذرا قریب چلو -

اُروسی - (منتر کے زور سے نظروں سے غائب ہوکر) میں جاکر برابر کھڑی ہوتی ہوں اور سنتی ہوں کہ وہ اس عالم تنہائی میں اپنے محرم راز سے کیا باتیں کر رہا ہے -

چترلیکھا - جو مرضی (دونوں نظروں سے غائب ہوجاتی ہیں -)

ودوشک - جناب عالی میں نے اُس ناقابل رسائی معشوقہ کے وصال کی ایک تدبیر سوچی ہے -

پروراوس - (خاموش رہتا ہے)

اُروسی - سکھی وہ کون عورت ہوگی جو باوجود راجہ کے گرویدہ ہونے کے اپنے آپ کو اس قدر کھینچتی ہے ؟

چترلیکھا - تم تو بڑی ننھی ہو کیا تم مکاشفہ کے ذریعہ سے نہیں معلوم کر سکتیں ؟

اُروسی - کر تو سکتی ہوں مگر کرتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا[1] ہے -

ودوشک - میں عرض کر رہا ہوں کہ میں نے ایک تدبیر سوچی ہے -

پروراوس - وہ کیا ؟

ودوشک - بس ذرا آنکھیں بند کرکے غنودگی میں جائیے عالم خواب میں اپنے آپ

---

[1] یہ لطافت بیان قابل ملاحظہ ہے -

وصال نصیب ہو جائے گا - یا دیہی اُروسی کی تصویر کھینچ کر دیکھا کیجے -

اُروسی - او بیقرار دل اب تو ذرا اطمئن ہو -

پروراوس - دونون تجویزین بیکار ہین -

(۱) جب میرے دل پر عشق کا تیر پر تیر برسا رہا ہے تو نیند کیونکر آئے گی کہ خواب مین وصال نصیب ہو ؟

(۲) جب اُس مہ جبین دل رُبا کی تصویر کھینچنے بیٹھون گا تو اُس کے حُسن کے تصور سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئین گے - پھر تصویر کی تکمیل کیونکر ہو سکے گی ؟ -

چتر لیکھا - سکھی سُنا ؟

اُروسی - سُنا تو مگر دل کو ابھی تک پورے طور پر یقین نہین آتا -

ودوشک - خیر نہ سہی میری عقل اس سے زیادہ کام نہین کرتی -

پروراوس - (آہ سرد بھر کر) اُس کی بلا کو کیا خبر کہ مین کیسی سخت مصیبت مین مبتلا ہون ؟ اور اگر بالفرض مکاشفے سے میری تپش دل کا حال معلوم بھی ہو گیا ہے تو اُس کو کیون پرواہ ہونے لگی ؟ پس اے پانچ تیر والے دیوتا مدن - اگر اُس کے وصال کی آرزو برآنے والی نہین ہے تو خیر اسی کا تصفیہ کر دے -

چتر لیکھا - کچھ سُنا ؟

اُروسی - ہائے کیا کرون وہ تو مجھے ایسا سنگ دل سمجھتا ہے - لیکن ابھی مین سامنے آکر دو بدو جواب نہین دے سکتی - اچھا لاؤ اس بھوج پتر ہی کے ذریعے سے جو تقدیر سے

موجود بھی ہے اُسے ستبنہ کرون۔

چترلیکھا- میرے خیال مین بھی مناسب ہے۔

اُروسی- (جلدی جلدی لکھتی ہے)

ودوشک- (دیکھ کر) ہین یہ سانپ کی کینچلی سی کیا سامنے آپڑی؟ کہین مجھے کھا تو نہ جائے گی؟

پروراوس- (غور سے دیکھ کر) یہ تو بھوج پتر ہے اور اُس پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے

ودوشک- ہان مین سمجھا- وہی اُروسی نے ہماری نظرون سے پوشیدہ آپ کی آہ و زاری سُن کر اپنے عشق کا اظہار کیا ہے۔

پروراوس- وہم و گمان کا میدان بہت وسیع ہے۔ (بھوج پتر اُٹھا کر پڑھتا ہے اور پھر خوش ہو کر کہتا ہے) دوست تمھارا قیاس صحیح نکلا۔

ودوشک- اگر کوئی مضائقہ نہ ہو تو مجھے بھی سُنا کر ممنون فرمائیے۔

اُروسی- واہ جناب تقدس مآب کیا کہنے آپ تو بڑے مہذّب ہین۔

پروراوس- اچھا سنو (پڑھتا ہے)؟ اے میرے مہاراج اگر مین جس کے دل کا حال آپ سے پوشیدہ ہے حقیقت مین آپ کے تعلق خاطر کی کیفیت معلوم ہونے کے بعد بھی آپ کی طرف سے ویسی ہی سرد مہر ہون جیسا کہ آپ کا خیال ہے تو پھر یہ کیا بات ہے کہ جب مین نندن بن مین ہار سنگھار کے پھولون کی سیج پر لیٹتی ہون تو نسیم بہار سے بھی میرے دل کو آرام نہین ملتا- اور جو پھول میرے جسم سے

چھو جاتا ہے وہ مرجھا کر فنا ہو جاتا ہے[۱]۔

اُرُوسی۔ دیکھین اب کیا فرماتے ہین۔

چتر لیکھا۔ اُس کے اعضا جو سوکھ ساکھ کر کنول کے ڈنٹھل سے ہو گئے ہین پہلے ہی اُس کی طرف سے جواب دے چکے ہین۔

ودوشک۔ یہ تسلی تو قابل مبارکباد ہے۔ اگر بھوجن کے وقت کوئی چڑھاوا لے آتا ہے تو آپ کا خادم بھی بعینہ ایسا ہی باغ باغ ہو جایا کرتا ہے۔

پروراوس۔ تم نے اُس کو فقط تسلی کیون کہا۔ اے مونس تنہائی یہ محبت کی نشانی جو میری من موہن نے اس بھوج تپر پر ثبت کی ہے ظاہر کرتی ہے کہ اُس کا دل بھی میری طرح عشق سے لبریز ہے اور چونکہ اُس کا طرز ادا بھی نہایت پیارا ہے اس لئے ایسا لطف آ رہا ہے کہ گویا میری چشم اشتیاق اُس کی میگون آنکھون سے دوچار ہو گئی۔

اُرُوسی۔ اب ہم دونون کا پلہ برابر ہے۔

پروراوس۔ دوست کہین میری اُنگلیون کا پسینہ ان پیارے حروف کو نہ مٹا دے۔

---

[۱] مین شاعر تو نہین ہون لیکن اتفاق سے اس نامۂ محبت کا مضمون نظم ہو گیا ہے۔

مین نے مانا کہ عشق نے میرے پیارا حال عجیب و غریب کیا	یہ خبر نہین تجھے میری ذرا کہ ہے کتنا مین غم سے فگار نہین
مین ہون سیج پہ پھولون کی گو پڑی ہین ہوائین بھی سرد سور گ کی	مرے دل مین ہے کیسی یہ آگ لگی کسی پہلو بھی مجھکو قرار نہین
تپ غم نے کیا ہی یہ حال مرا کوئی پھول جو جسم سے چھو بھی گیا	وہین جلکے فنا کی وہ نذر ہوا گو بدن سے نکلتے شرار نہین

بس تم میری سندری کے نامۂ شوق کو اپنے پاس امانت رکھو-

ودوشک - (لیکر) کیون کیا دیبی اُروسی آپ کے شجر تمنا مین کلیان لاکر رہجائین گی اور اُس کو پھولنے پھلنے ندین گی؟

اُروسی - اب مین دل بیقرار کو سنبھالتی ہون کیونکہ قدم آگے بڑہاتے ہوئے کلیجہ دھک دھک ہوتا ہے - تم ذرا مہاراج کے سامنے جاکر میری طرف سے جو کچہ مناسب ہو کہو-

چترلیکھا - بہت بہتر - (نظر کے سامنے آنے کے لئے ردِعمل کرکے راجہ کے قریب آتی ہے) مہاراج کی جے!

پروراوس - دیبی تمھارا آنا مبارک ہوا - لیکن معاف کرو تمھاری سکھی کو تمھارے ہمراہ نہ دیکھ کر اتنی خوشی نہ ہوئی جو تم دونون کے دیکھنے سے ہوتی - کیونکہ گنگا جمنا کا سنگم دیکھنے کے بعد تنہا جمنا کا نظارہ اتنا بھلا نہین معلوم ہوتا -

چترلیکھا - کیا بادل پہلے اور بجلی بعد مین نظر نہین آیا کرتی؟

ودوشک - ہین کیا یہ اُروسی نہین ہے! بلکہ اُس کی پیاری سکھی ہے-

پروراوس - اچھا تشریف تو رکھیئے -

چترلیکھا - حضور کے سامنے سر ادب جھکا کر اُروسی کا معروضہ ہے-

پروراوس - فرمایئے کیا حکم ہے؟

چترلیکھا - پہلے جو دیوتاؤن نے غضب ڈھایا تھا اُس سے حضور ہی نے نجات دی اب حضور سے آنکھین دوچار ہونے کی بدولت عشق نے ظلم وستم کا بیڑا اُٹھایا ہے - بس

اب بھی حضور ہی کی دستگیری سے امید نجات ہے -

پروراوس - او مہ جبین - تم میری آنکھ کی تپلی کی بابت تو کہتی ہو کہ وہ مرض عشق مین مبتلا ہے لیکن تم نہین دیکھتین کہ غریب پروراوس کا اُس کے ہجر مین کیا حال ہے - عشق نے ہم دونون کا حال ایک سا کر دیا ہے - گرم لوہا گرم لوہے سے ہی وصل ہوتا ہے -

چترلیکھا - (اُروسی کے قریب جاکر) سکھی آؤ یہ دیکھ کر کہ مدن نے تم سے زیادہ ظلم تمھارے محبوب پر کیا ہے - مین اُسکی قاصد بن کر آئی ہون -

اُروسی - (ظاہر ہونے کے لئے ردعمل کر کے) واہ سکھی اچھا ساتھ دیا -

چترلیکھا - تھوڑی ہی دیر مین معلوم ہو جائے گا کہ کون کس کا ساتھ دیتا ہے - بس اس وقت رہنے دو -

اُروسی - (راجہ کے قریب آکر شرم سے) مہاراج کی جے!

پروراوس - اے سندری میری جے مین کیا کلام ہو سکتا ہے جب کہ تمھاری زبان سے یہ لفظ جو آج تک ہزار آنکھون والے اندر کے لئے مخصوص تھا - میری شان مین نکلا ہے (ہاتھ پکڑ اپنی برابر بٹھا لیتا ہے)

ودوشک - دیبی یہ غریب برہمن بھی جو راجہ صاحب کا جلیس و انیس ہے آپ کی نظر التفات کا مستحق ہے -

اُروسی - (مسکرا کر مجرا کرتی ہے) -

ودوشک - سُکھی رہو - (پردون کے پیچھے)

دیودوت[51] - چترلیکھا ہوت - اُروسی ہوت چلو دیوتاؤن کا سردار[52] اسمات کی محافظین[53] کے ہمراہ اُس ناٹک کا تماشا دیکھنا چاہتا ہے جو منی بھرت[54] نے تم کو یاد کرایا ہے اور جس مین آٹھ جذبات انسانی کا جذر و مد نہایت دل رُبا طریقہ سے دکھایا گیا ہے۔ (سب سنتے ہین اور اُروسی رنج و غم کی صورت بنا لیتی ہے۔)

چترلیکھا - سکھی سُنا دیودوت کیا پیغام لایا ہے؟ بس اب حضور سے اجازت لو۔

اُروسی - میری زبان یاری نہین دیتی۔

چترلیکھا - حضور یہ بیچاری تابعدار ہے۔ اگر اجازت ہو تو اپنے آپ کو دیوتاؤن کے غضب سے محفوظ رکھنے کی فکر کرے۔

پروراوس - (لفظ لفظ پر رُک کر) مین تمھارے آقا کے احکام مین مزاحم نہین ہو سکتا لیکن اس بدنصیب کو بھول نہ جانا (اپنی سکھی کے ساتھ رنج و ملال کا اظہار کرتی ہوئی اُروسی جاتی ہے)۔

پروراوس - (آہ سرد بھر کر) دوست اب میری آنکھین بیکار ہین۔

ودوشک - (خط دکھانے کا ارادہ کر کے) کیون یہ ہے (دفعۃً اپنے آپ کو روک کر

---

[51] دیودوت دیوتاؤن کے قاصد کو کہتے ہین۔

[52] اندر سے مراد ہے۔

[53] ان کا نام سنسکرت مین لوک پال ہے اور یہ آٹھ اسمات کی حفاظت کرتے ہین۔

[54] بھرت ایک قدیم رشی ہین جنھون نے فن موسیقی اور فن ڈراما کو ایجاد اور مدون کیا تھا۔

علیحدہ) افسوس افسوس مین اُروسی کودیکھ کر ایسا مبہوت ہوگیا کہ مجھے بھوج پتر کے ہاتھ سے نکل جانے کی بھی خبر نہ ہوئی -

پروراوس - ہان تم کیا کہتے تھے ؟

ودوشک - یہی عرض کرتا تھا کہ حضور ملول نہ ہون - اُروسی کو آپ سے دلی اُنس ہے اور جب محبت نے اس درجے تک پہونچایا ہے تو آگے بھی امید ہے -

پروراوس - میرا دل بھی یہی گواہی دیتا ہے - وہ جاتے وقت اپنے جسم کی تو مالک نہ تھی مگر اپنا دل جو اُس کے اختیار مین تھا اپنی سرد آہون کی وساطت سے جو اُس کے سینے کے بار بار اُچھلنے سے ظاہر تھین میرے حوالے کر گئی -

ودوشک - (علیحدہ) مین آپ ہی آپ سہما جاتا ہون کہ کہین راجہ بھوج پتر نہ مانگ بیٹھے -

پروراوس - ہائے مین اپنی آنکھون کو کیون کر بہلاؤن - (یاد کرکے) ہان ہان خوب یاد آیا - ذرا بھوج پتر دینا -

ودوشک - (مایوسی کا چہرہ بنا کر) افسوس اُس کا تو پتہ ہی نہین - شاید اُروسی کے ہمراہ چلا گیا -

پروراوس - عقل کے دشمن تیرے ہر فعل سے تیری غفلت نمایان ہے - جس طرح بنے پتہ لگا -

ودوشک - (اُٹھ کر) ہان یہ ہے - نہین وہان ہے (تلاش مین مصروف

ہوتا ہے)

(رانی اوسی ناری راجہ کاشی کی بیٹی ہمراہیون کے ساتھ داخل ہوتی ہے)

رانی - نپونیکا تونے سچ مچ حضور کو آریا مانوک کے ہمراہ اسی بیلون کے منڈپ مین جاتے ہوے دیکھا ہے؟

نپونیکا - کیا مین نے کبھی حضور سے جھوٹ بولا ہے؟

رانی - اچھا تو مین ایک بیل کے پیچھے چھپکر سنون گی کہ وہ کیا راز کی بات کر رہا ہے تاکہ تیرا سچ جھوٹ کھُل جائے -

نپونیکا - حضور کی مرضی -

رانی - (مُڑکر) نپونیکا دیکھنا یہ چیتھڑا سا کیا نسیم جنوبی مین اُڑتا پھرتا ہے؟

نپونیکا - (دیکھکر) دیبی بھوج پتر سا معلوم ہوتا ہے - اور ہوا مین اُلٹنے پلٹنے سے کچھ حروف سے بھی نظر آرہے ہین - آہا وہ تو حضور ہی کی پازیب مین آکر اُلجھ گیا (اٹھاکر) کیون حضور پڑھکر سُناؤن؟

رانی - پہلے خود پڑھکر دیکھ اگر کوئی ایسی ویسی بات نہ ہوگی تو مین بھی سنون گی[1] -

نپونیکا - (پڑھنے کے بعد) دیبی یہ بھی وہی قصہ ہے - اُروسی کا نامہ مہاراج کے نام - آریا مانوک کی غفلت شعاری کی بدولت ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے -

رانی - تو پھر مجھے بھی سُنا -

---

[1] یہ شرم وحیا کی تصویر قابل دید ہے -

نیونیکا - (پڑھکر سناتی ہے)

رانی - اچھا مین ہی اَب یہ تحفہ لیکر پری کے عاشق کی حضور مین چلتی ہون - (اپنے ہمراہیون کے ساتھہ منڈپ کی طرف بڑھتی ہے)

وِدوشک - حضور وہ کیا چیز ہے جو خانہ باغ کے اُس سرے پر پہاڑی کی چوٹی پر ہوا مین پھڑپھڑاتی ہوئی نظر آرہی ہے ؟

پروراوس (اُٹھکر) او معزز نسیم جنوبی بسنت کی دوست اچھا کیا جو خوشبو کی خاطر دقیق گل کو جو بسنت نے بیلون مین جمع کیا تھا اُڑا لیگئی ؟ لیکن میرے من موہن کے محبت نامے کو غائب کر دینے سے تیرے کیا ہاتھ آیا ؟ تو بھی انجنی[1] کے عشق کا مزا چکھہ چکی ہے - پس کیا تجھے معلوم نہین کہ ہجران نصیب عشق کے مارے ایسی ہی ایسی چیزون سے دل بہلا کر زندہ رہا کرتے ہین ؟ -

نیونیکا - دیکھا اسی کی تلاش ہو رہی ہے -

رانی - ہان مین بھی خوب سمجھتی ہون -

وِدوشک - افسوس مجھے مور کے پر نے دھوکا دیا جو چُر مُر ہو کر کیسر کا مرجھایا ہوا

[1] وایو یعنی ہوا کی زوجہ اور ماروتی کی ماں - کہتے ہین کہ پہلے جنم مین یہ آسمانی پری تھی مگر کسی بد دعا کی بدولت انسان کی شکل مین نمودار ہوئی ایک دن ہوا اُس کو پہاڑی پر بیٹھا ہوا دیکھہ کر عاشق ہو گئی اور آدمی کی شکل مین آکر طالب وصال ہوئی مگر اُس کے اصرار پر اُس نے اُس کی عصمت محفوظ رکھی مگر پیشین گوئی کی کہ اُس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو حسن و قوت مین اُس کے مماثل ہوگا چنانچہ انجنی کو حمل رہا اور ماروتی پیدا ہوا -

پھول سا بن گیا ہے۔

پروراوس - بس اب میری خیر نہین -

رانی - (قریب جا کر) خیر کیون نہین لیجیے یہ بھوج پتر حاضر ہے -

پروراوس - (سخت گھبرا کر) اہاہا یہ تو رانی صاحبہ ہین - میری پیاری آپ کا تشریف لانا مبارک ہوا -

ودوشک - (علیحدہ) مبارک تو نہین ہوا -

پروراوس - (ودوشک سے) بھئی اب کیا کرین ؟

ودوشک - مال مسروقہ کے ساتھ خود گرفتار ہونے کے بعد چور جواب ہی کیا دے سکتا ہے ؟

پروراوس - (ودوشک سے) بڑا احمق ہے اچھے وقت دل لگی سوجھی ہے (بآواز) رانی اس کی تلاش نہ تھی ہم تو کوئی اور ہی چیز ڈھونڈھ رہے تھے -

رانی - آپ کو سازگاریِ بخت کا چھپانا ہی زیبا ہے -

ودوشک - دیبی بس اب کھانے کی فکر کیجیے اُس سے ہیجان صفرا اپنے آپ رفع ہو جائے گا -

رانی - نپونیکا سُنا - اس برہمن نے دوست کی طرف سے کیا جواب دیا ہے -

پروراوس - او بغلول خاموش تو زبردستی مجھکو مُجرم بنا رہا ہے -

رانی - حضور کا کیا جُرم - جُرم تو مجھ نالائق کا ہے کہ یہ منحوس شکل لیے سامنے کھڑی ہون

بہت بہتر مین جاتی ہون (غصہ ظاہر کرتی ہوئی جاتی ہے)۔

پرور اوس۔ نہین مین ہی مجرم ہون۔ او۔ کیلے سی ران والی۔ غصہ تھوک جب آقا ہی ناراض ہو تو غلام کیونکر بے قصور ہو سکتا ہے۔ (پاؤن پر گرتا ہے)

رانی۔ (دل مین) مین کیا ایسی ساد لوح ہون کہ ایسی باتون مین آجاؤن؟ لیکن اُس جوش ندامت سے ڈرتی ہون جو اس وقت کی کج خلقی کا لازمی نتیجہ ہے (راجہ کو چھوڑ کر اپنے ہمراہیون کے ساتھ چلی جاتی ہے)

ودوشک۔ (رانی صاحبہ تو ایسی غصے مین بھری ہوئی گیئن جیسے برسات مین ندی نالے گندلے ہو کر زور شور سے بہا کرتے ہین) بس اب اُٹھیے۔

پرور اوس۔ (اُٹھ کر) کیا تعجب ہے۔ دیکھو جب خالص محبت باقی نہین رہتی تو شوہرون کی منت وسماجت خواہ اُس کا اظہار کیسی ہی مہربانی آمیز لفظون مین کیا جائے بی بیون کے دل پر اثر نہین کرتی۔ جس طور پر کہ مصنوعی جواہر خواہ کیسے ہی خوش آب ہون جوہریون کی نگاہ مین نہین جچتے۔

ودوشک۔ اُس کا جانا آپ کے حق مین تو بہت ہی اچھا ہوا۔ جس شخص کی آنکھین دکھتی ہون وہ چراغ کی تاب نہین لا سکتا۔

پرور اوس۔ نہین یہ نہ کہو۔ یہ سچ ہے کہ اُروسی میرے دل مین سما گئی ہے۔ لیکن رانی کا اعزاز و احترام میرے دل مین جون کا تون ہے۔ لیکن چونکہ وہ میری منت وسماجت کی تحقیر کر گئی ہے اس لئے مجھے اوس سے بوری

اُمید ہے[۵۱]۔

وِدوشک - اچھا اب امید کو خیرباد کہیئے - کسی غریب برہمن کا ذرا بھی خیال نہین - اشنان اور جیونے کا وقت گذرا جا رہا ہے -

راجہ - (آسمان کی طرف دیکھ کر) دن حقیقت مین ڈھل گیا -

دوپہر کی تیز دھوپ سے بیقرار ہوکر مور درختون کے تھانولون مین بیٹھے ہوے آرام لے رہے ہین - بھونرا بانگرے[۵۲] کی کلی کھول کر گنبد گل مین اینڈ رہا ہے - اور بگلا تالاب کے گرم پانی سے نکل کر کنارے پر کنول کی بیلون کے پاس سستا رہا ہے - اور بارہ دری مین طوطا اپنے پنجرے مین پیاس سے بیقرار ہوکر پانی پانی کر رہا ہے - (سب چلے جاتے ہین)
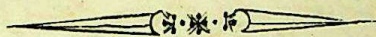
ایکٹ تیسرا

بھرت کا آشرم

بھرت کے دو شاگرد داخل ہوتے ہین

پہلا شاگرد - یار پیلو ہمارے گرو مہاراج اندر کے محل کو جاتے وقت تمھارے ہاتھ اپنا آسن[۵۳]

[۵۱] یعنی خود ہی نادم ہو کر منائے گی -

[۵۲] سنسکرت نام کرنی کار ہے اس درخت کے پھول سرخ ہوتے ہین اور پتون کے گر جانیکے بعد موسم بہار مین کھلتے ہین -

[۵۳] قدیم رشی جہان کہین جاتے تھے تو اپنا آسن (بیٹھنے کی شے) اپنے ہمراہ لیجایا کرتے تھے -

لیگئے تھے اور مجھکو اگنی کنڈ[۵۱] کی حفاظت کے لئے چھوڑ گئے تھے۔ آسمانی جماعت ہمارے گرو کا ناٹک دیکھ کر مسرور تو ہوئی تھی۔

دوسرا شاگرد - بھئی گالو خوش ہونے نہ ہونے کا حال تو معلوم نہین لیکن اتنا کہہ سکتا ہون کہ لکشمی سویمور[۵۲] (لکشمی کی شادی) مصنّفہ سرسوتی مین جن مختلف جذبات کا اظہار ہے اُن کو دیکھ کر سب حاضرین پر عالم محویت طاری ہوگیا۔

گالو - تمھارے اس ناتمام جملے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی کھنڈت ضرور پڑی۔

پیلو - ہان بھولے سے اُروسی سے ایک غلطی ہوگئی۔

گالو - وہ کیا؟

پیلو - ہوا یہ کہ اُروسی سے جس نے لکشمی کا بھیس لیا تھا مینکا نے جو وارونی کے بھیس مین تھی دریافت کیا کہ سکھی اس وقت تینون جہان کے بڑے بڑے آدمی جمع ہین اور کیشو کے ہمراہ جملہ اسمات کے محافظ بھی موجود ہین۔ پس بتا کہ تیرا دل کس پر مائل ہے؟

گالو - پھر کیا ہوا؟

---

۵۱ ہر آریہ کے گھر مین مقدس آگ کا رکھنا لازم تھا اور اُسکو علیحدہ کمرے مین رکھتے تھے اور وہان نجاست سے محفوظ وہ دن رات جلتی رہتی تھی۔ اور اُس پر روزانہ ہوم وغیرہ بھی ہوا کرتا تھا۔

۵۲ سویمور - راجاؤن کی بیٹیون کی شادی کا ایک قدیم طریقہ ہے جو لوگ شادی کے خواہشمند ہوتے تھے وہ سب جمع کئے جاتے تھے اور پھر لڑکی ایک ہار لیکر باہر آتی تھی اور جس کو پسند کرتی تھی اُسکے گلے مین ڈالدیتی تھی۔

پیلو - اُس کی زبان سے بے اختیار بجائے "پرشوتم پریہ" کہنے کے "پرورادس پریہ" نکل گیا -

گالو - حواس ظاہری جذبات اندرونی کے تابع ہوتے ہین - گُروجی تو بہت ہی ناراض ہوے ہون گے -

پیلو - ہان گروجی نے سخت بدُدعا دی - مگر مہاراج اندر کو اُس پر رحم آگیا -

گالو - یہ کیونکر؟

پیلو - گروجی نے یہ بددعا دی کہ چونکہ تو نے میرے ہدایات کی تعمیل نہین کی اس لئے تجھے سورگ مین جو مرتبہ حاصل ہے وہ باقی نہ رہے - لیکن تماشے کے ختم ہونے کے بعد مہاراج اندر نے جب کہ وہ مارے شرم کے سرجُھکائے کھڑی تھی ارشاد فرمایا کہ ہم راج رشی پر جس سے تیرا دل لگا ہوا ہے اور جو لڑائیون مین ہمارا بھی حامی و مددگار رہا کرتا ہے ایک احسان کرنا چاہتے ہین - پس تو اب تقاضاے دلی کے بموجب پرورادس کی خدمت مین اُس وقت تک حاضر رہ جب تک کہ وہ تیرے بطن کی اولاد کا چہرہ دیکھے -

گالو - مِندر کو یہی زیبا تھا - کسی کے دل کا حال اُس سے پوشیدہ نہین ہے -

پیلو - باتون مین بڑا وقت ضائع ہوگیا - گروجی کے اشنان کا وقت نکلا جارہا ہے - کہین جلدی چلو - اُس کی خدمت مین حاضر ہونا ضرور ہے - (کنچوکی[1] آتا ہے)

---

[1] کنچوکی داروغہ محل کا لقب ہے - اس خدمت پر بوڑھے نیک چلن لوگ مقرر ہوا کرتے تھے (دیکھو صفحہ ۱۴۱)

کنچوکی۔ ہر شخص ابتدائی عمر مین مال جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جب اُسکی اولاد ہاتھ بٹانے کے قابل ہو جائے تو وہ آرام سے بیٹھے۔ لیکن ہمارے بڑھاپے کا عجب حال ہے جسم تو روز بروز سکڑتا جاتا ہے مگر قید غلامی سے آزادی نصیب نہین ہوتی افسوس محل سرائے کی خدمت سخت مصیبت ہے۔ (مڑکر) کاشی راجہ کی بیٹی نے ایک مَنّت مانی ہے۔ اور گو مَنّت پورا کرنے کی خاطر غصّے کو تھوک کر اُس نے راجہ صاحب کی خدمت مین نپونیکا کے ذریعے سے کہلا بھی بھیجا ہے مگر مجھے بھی حکم ہے کہ مین مہاراج کے حضور مین حاضر ہوکر معروضہ کرون۔ اچھا اب چل کر مہاراج سے جو غالباً شام کی پوجا سے فارغ ہو چکے ہون گے عرض کرتا ہون۔ (مڑکر دیکھتا ہے) حقیقت مین محل مین شام کا وقت عجب سُہانا ہوتا ہے مور شام کو غنودگی سے سُست ہوکر چھجّون پر پتھر کی ترشی ہوئی مورتون کی طرح بے حس وحرکت بیٹھے ہین۔ پرنالون پر جنگلی کبوترون کا جمگھٹا ہے جن پر خوشبوؤن کے پیچ در پیچ بخور کا جو جالی دار کھڑکیون سے نکل رہے ہون دھوکا ہوتا ہے۔ اور محل سرائے مین بڑی بوڑھیان نہایت توجہ سے شام کی سوبھا کے لیے محل کے[۱] مختلف مقامات پر جو پھولون سے مہک رہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۰) اور محل سرا کے تمام اندرونی انتظامات سے اُن سے متعلق ہوتے تھے۔ اس لئے قدیم ناٹکون مین جب کنچوکی آتا ہے تو پہلے بڑھاپے کا ذکر کیا کرتا ہے۔

[۱] شام کو چراغون کا جلانا مبارک سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ خیال یہ ہے کہ اگر چراغ وقت پر جلائے جائین تو لکشمی کو گھر مین آنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ ان چراغون کو بھی سلام کیا جاتا ہے اور انکی پرستش دوسرے دیوتاؤن کی طرح کی جاتی ہے

ہین دِیئے لگا رہی ہین - (پردے کی طرف دیکھ کر) او ہو - راجہ صاحب ادھر ہی آ رہے ہین - نہریان مشعلین ہاتھون مین لئے ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہین - اور اُنکے بیچ مین حضور متحرک پہاڑ[۱] کی طرح جس کے دامنون پر مولسری کے درخت اپنی کھلی ہوئی کلیون کی بہار دکھا رہے ہون چلے آتے ہین - بس اَب چلو مہاراج کی نظر کے سامنے کھڑے ہو کر انتظار کرین (راجہ مشعل بردارون اور ووونشک کے ہمراہ آتا ہے)

پروراوس - سلطنت کے کاروبار مین دن تو بلا دقت گذر گیا - لیکن اَب رات کا کٹنا مشکل ہے - اُس کی ہر گھڑی بے انتہا طویل ہو جایا کرتی ہے

کنچوکی - (قریب آ کر) جے جے مہاراج - حضور رانی صاحبہ ملتجی ہین کہ آج مرصع بارہ دری[۲] کی چھت پر چاند بڑی شان و شوکت سے نظر آئے گا - پس حضور ممدوحہ کی خواہش ہے کہ حضور کی خدمت مین حاضر رہکر چاند کا قِران روہنی کے ساتھ ملاحظہ فرمائین -

پروراوس - آریا لاتویا - رانی صاحبہ سے میری طرف سے عرض کرو کہ اُن کے ارشاد کی تعمیل کی جائے گی -

کنچوکی - جو حکم (چلا جاتا ہے)

پروراوس - دوست کیا حقیقت مین یہ تیاری کسی مَنّت کے پورا کرنیکے لئے ہے؟

وودونشک - حضور میرا خیال تو یہ ہے کہ رانی صاحبہ نے اپنے کئے سے نادم ہو کر

---

[۱] قدیم خیال ہے کہ پہلے پہاڑون کے پر ہوتے تھے مگر اندر نے اُن کے پر کتر دیے -

[۲] سنسکرت لفظ منی ہرمیا ہے -

شرمندگی مٹانے کے لیے یہ ترکیب نکالی ہے؟ گویا کہ وہ حضور کی منّت وسماجت کا
معاوضہ منّت کے بہانے سے کرنا چاہتی ہین -

پروراوس - بھئی سچ کہا - کیونکہ مغرور بیبیان جو بظاہر اپنے شوہرون کے پاؤن پڑنے کی پروا نہین کرتین دل مین ضرور پشیمان ہوتی ہین - گو اُس وقت کسی پر ظاہر نہین کرتین لیکن بالآخر ندامت اُن پر پوری طرح غالب آجایا کرتی ہے - (اچھا مرقع بارہ دری کی چھت پر چلو)

ودوشک حضور اِدھر - اِدھر سے تشریف لائین - اِن سنگ سفید کی چمکتی ہوئی سیڑھیون سے جو آب وتاب مین گنگا کی شفاف لہرون کو مات کرتی ہین - مرقع بارہ دری کی چھت پر جو شام کے وقت عجب پُربہار معلوم ہو رہی ہے تشریف فرما ہوجیئے -

پروراوس - تم پہلے چڑھو (چڑھتا ہے)

ودوشک (غور سے دیکھ کر) حضور چاند طلوع ہونے ہی کو ہے - کیونکہ سمت مشرق پر سیاہی کے زائل ہو جانے سے عجب دل ربائی کا عالم ہے -

پروراوس - سچ کہا - چاند کی شعاعین جو ابھی اودے پہاڑ کے پیچھے چھپا ہوا ہے ہر طرف سے تاریکی دور کر رہی ہین - اور سمت مشرق کی بعینہٖ یہ کیفیت ہے کہ کوئی نورانی چہرہ سنواری ہوئی زلفون کے بیچ مین سے نظر کو لبھائے[1] لیتا ہو -

---

[1] خیال یہ ہے کہ مشرق دُلھن اور چاند دولھا ہے اور شوہر سے جدا ہونے کی وجہ سے (دیکھو صفحہ ۴۴)

ودوشک- اہاہا- دیکھئے وہ اعلی قوموں[۵۱] کا سردار کھانڈ کے لڈو کی طرح نمودار ہوا-

پرواوس- (مسکرا کر) پیٹو کو ہر جگہ کھانے ہی کی چیزیں نظر آتی ہیں- (ہاتھ باندھ کر اور سر جھکا کر) رات کے محترم سردار- میرا آداب و نیاز قبول کر- تو کرۂ آفتاب میں صرف اس لئے داخل ہوتا ہے کہ نیک بندوں[۵۲] کو اپنے زہد و اتقا کا پھل لے- تو ہی دیوتاؤں اور ہمارے بزرگوں کی زندۂ جاوید روحوں کو آب حیات سے سیراب کرتا ہے- تیرے ہی فیض سے رات کی گہری تاریکی دور ہوتی ہے اور تو نے ہی شیو[۵۳] کی کلغی کی رونق دوبالا کی ہے-

ودوشک- حضور کے دادا صاحب ایک برہمن کی زبان سے حکم فرماتے ہیں کہ آپ تشریف رکھیں بس حضور تشریف فرما ہوں تاکہ میں بھی بیٹھوں-

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳) مشرق نے بالوں میں کنگھی تک نہ کی تھی یونہی بکھرے ہوے تھے- لیکن اب چونکہ چاند نکلنے والا ہے اس لئے مشرق نے خوب سنگھار کیا ہے-

۵۱ شاستر کی بموجب تین اعلی قومیں ہوتی ہیں- برہمن- دیشیے- چھتری- اور یہ دویج یعنی جن کی پیدائش دو مرتبہ ہوئی ہو کہلاتی ہیں-

۵۲ چاند رات کو سمجھا جاتا ہے کہ سورج اور چاند کا قران ہوتا ہے اور اس لئے شاعرانہ طور پر کہا جاتا ہے کہ چاند سورج میں داخل ہوا-

۵۳ جب شیو نے زہر ہلاہل پیا تو اُس کے جسم میں آگ سی لگ گئی اور اُس نے حرارت کے رفع کرنیکے لئے مختلف تدابیر اختیار کیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ چاند پیشانی پر رکھا-

پرورادس - (بیٹھ جاتا ہے اور اپنے ہمراہیون کی طرف دیکھتا ہے) چاندنی خود صاف ہے - مشعلون کی ضرورت نہین - تم لوگ جاکر آرام کر سکتے ہو -

ہمراہی - جو حکم -

پرورادس - (چاند کی طرف دیکھ کر) اے مونس تنہائی رانی صاحبہ تو ابھی ایک گھنٹے مین آئین گی اس لئے عالم تنہائی مین کچھ میری ہی سرگذشت سُنو -

ودوشک - وہ تو ظاہر ہی ہے - لیکن چونکہ اُروسی کے دل مین جو آگ لگی ہوئی ہے وہ پوشیدہ نہین ہے اس لئے آپ امید کے سہارے جی سکتے ہین -

پرورادس - اس مین تو شک نہین لیکن درد دل کی عجب کیفیت ہے - جس طرح کہ دریا کا بہاؤ ناہموار چٹانون سے ٹکر کھاکر سیکڑون نالون مین تقسیم ہو جاتا ہے اسی طرح دل کا دشمن عشق وصال مین رکاوٹین پڑنے سے سوگُنی قوت حاصل کر لیتا ہے

ودوشک - چونکہ ناتوانی اور ضعف نے آپ کا حسن دوبالا کر دیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب وصال بھی دور نہین ہے -

پرورادس - (اس طور پر ظاہر کر کے کہ گویا اُس نے کوئی شگون نیک دیکھا) دوست تمھارے اُمید دلاتے لفظون کی طرح میرا سیدھا ہاتھ بھی جس مین پھڑکنے سے بلا کی تڑپ پیدا ہو گئی ہے مژدۂ کامیابی سُنا رہا ہے -

ودوشک - کہین برہمن کی بات بھی جھوٹ ہوئی ہے ؟ -

پرورادس - (مطمئن ہو کر بیٹھتا ہے) - (اس کے بعد ایک غبارے مین

(اُروسی ابھی ساریکا[51] کے لباس مین چیتر لیکھا کے ساتھ نمودار ہوتی ہے)

اُروسی- سکھی چیتر لیکھا اس میرے ابھی ساریکا کے لباس اور برائے نام زیور اور نیلی ریشمی نقاب کی بابت تمھارا کیا خیال ہے؟

چیتر لیکھا- مجھے لفظ نہین ملتے کہ تعریف کرون- کاش مین پوروا وس ہوتی-

اُروسی- سکھی مدن کا حکم ہے کہ تم مجھے جلدی سے میرے محبوب کے محل پر پہونچا دو

چیتر لیکھا- واہ محل ہی مین تو ہین- وہ چاندنی مین بعینہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے قبۂ نور آسمان سے لاکر رکھ دیا ہے-

اُروسی- اچھا تو پھر ذرا مکاشفہ کر کے دریافت کرو کہ میرے خانۂ دل کا اُڑا لینے والا کہان ہے؟ اور کیا کر رہا ہے[52]؟

چیتر لیکھا- (کچھ سوچ کر) اچھا تو مین پہلے ذرا دل لگی کرتی ہون (باواز) مین دیکھ رہی ہون کہ وہ ایک پُرلطف مقام پر بیٹھا ہوا اپنی معشوقہ کے وصال کا حظ اُٹھا رہا ہے-

چیتر لیکھا- بڑی احمق ہو- معشوقہ کے وصال سے کیا سمجھین؟

اُروسی- عشق است وہزار بدگمانی-

چیتر لیکھا- دیکھو وہ راج رشی مرصع بارہ دری کی چھت پر بیٹھے ہین اور اُن کے ہمراہ

[51] ابھی ساریکا اُس عورت کو کہتے ہین خواہ وہ کسبی ہو یا خانگی جو اپنے آشنا سے ملنے کے لیئے کسی مقام موعود پر جائے- اور ایسی حالت مین اُس کا لباس سادہ اور وہ خود زیور سے عاری ہوتی ہے-

[52] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھرت کی بددعا کی وجہ سے یہ فوق الانسان قوت اب اُروسی مین باقی نہین رہی-

سوائے اُن کے دوست کے کوئی نہین ہے - چلو وہین نہ چلین ؟ (دونون جاتی ہین)

پروراوس - رات کے ساتھ ساتھ میرے درد دل مین بھی ترقی ہو رہی ہے -

اُروسی - ہائے یہ مبہم تقریر تو میرے دل کو مسلے ڈالتی ہے - پس جب تک پورا اطمینان نہ ہو جائے ہم چھپے ہی چھپے ان راز کی باتون کو سُنین گے -

چترلیکھا - اچھا یون ہی سہی -

ودوشک - اِن امرت بھری چاند کی شعاعون کا بھی لطف اُٹھائیے -

پروراوس - مرض عشق مین ایسی دواؤن سے فائدہ ! پھولون کی سیج یا چاند کی سُہانی روشنی یا جسم کے ہر عضو کو چندن سے آلودہ کرنا یا موتیون کے ہار عشق کی حرارت کو دفع نہین کر سکتے - البتہ وہ آسمانی حُسن کی دیبی یا -

اُروسی - وہ دوسری کون بلا ہے ؟

پروراوس - یا عالم تنہائی مین اُسکا ذکر تسکین کا موجب ہو تو ہو -

اُروسی - اے دل خوش ہو - اب تجھکو میرے چھوڑنے اور اُس کے حلقہ بگوش ہونے کا صلہ ملا -

ودوشک - ہان جناب بہت ہی سچ فرمایا مجھے بھی جب کیلے کا حریرا اور میٹھے میٹھے آم نہین ملتے تو مین اُن کا نام ہی لے لیکر اپنا دل خوش کر لیا کرتا ہون -

پروراوس - اِن چیزون تک رسائی ہونا بھی کوئی بات ہے ؟

ودوشک - تو پھر آپ کی رسائی مین کیا دیر ہے ؟

پروراوس- دل تو میرا بھی یہی گواہی دیتا ہے -

چترلیکھا- او بدگمان اب بھی یقین نہین آتا ؟

ودوشک- خیر تو ہے ؟

پروراوس- میرے تمام جسم مین صرف یہی شانہ جو ہتھ کے اُچھلنے سے اُس کے نازنین جسم سے چھو گیا تھا مبارک ہے باقی تمام اعضا ر غریب زمین کے لئے بار ہین

چترلیکھا- بس اَب کیا دیر ہے ؟

اُروسی- (جلدی سے قریب آکر) سکھی مین مہاراج کے سامنے کھڑی ہون مگر وہ تو نظر اُٹھا کر بھی نہین دیکھتے[1] -

چترلیکھا- (مسکرا کر) "او عجب بے صبر ہو- نظر سے غائب ہونے کا رد عمل تو کر لیا ہوتا- (پردون کے پیچھے سے) دیبی اِدھر سے اُدھر سے -

(سب سُنتے ہین اور اُروسی اپنی سکھی کے ساتھ مایوس سی ہو جاتی ہے)

ودوشک- حضور کچھ سُنا - رانی صاحبہ آرہی ہین - بس اب اپنی زبان کو لگام دیجئے -

پروراوس- تم بھی اپنے جذبات دلی کا اندازہ نہ ہونے دینا-

اُروسی- سکھی اَب کیا کرین ؟

چترلیکھا- ڈرتی کیون ہو ؟ ہم تو نظر سے غائب ہی ہین سفید لباس سے معلوم

---

[1] کیا زور تخیل ہے -

ہوتا ہے کہ اُس نے کوئی مَنت مانی ہے۔ اور برت کی وجہ سے بھی وہ یہان زیادہ عرصے تک نہین ٹھہر سکتی۔ (رانی مع اپنے ہمراہیون کے جو پوجا کا سامان لئے ہوئے ہین آتی ہے۔)

رانی۔ (چاند کی طرف دیکھکر) اونپونیکا آج تو ہرن کے سعر کے کی جھنڈی والا محترم دیوتا[۵۱] روہنی سے مل کر اور بھی دل ربا معلوم ہو رہا ہے۔

نپونیکا۔ نہین یہ بات نہین حضور راجہ صاحب جناب کے تشریف فرما ہونے کی وجہ سے اُس سے بھی زیادہ دل فریب معلوم ہو رہے ہین۔ (وہ مُڑتی ہے)

ودوشک۔ (گھور کر) دوست معلوم نہین کہ رانی صاحبہ آج مجھے بھی نذر دین گی۔ یا مَنت کے بہانے سے غصّے کو تھوک کر اُنھون نے حضور کے عجز و انکسار کی جو تحقیر کی تھی فقط اُس کو مٹانا چاہتی ہین۔ کیا کہون آج تو رانی صاحبہ پر بلا کا جوبن ہے۔

پروراوس۔ (مُسکرا کر) دونون باتین ممکن ہین۔ مگر میری سمجھ مین دوسری بات آتی ہے۔ کیونکہ سفید کپڑے زیب بدن ہین۔ اور صرف اسی قدر زیور پر اکتفا کیا گیا ہے جو سُہاگ کے لئے لازمی ہے۔ اور دوب[۵۲] سے بالون کا جُوڑا بندھا ہوا ہے۔ پس خود اُس کا جسم جس کی تمکنت منت کی نذر ہو چکی ہے بنا رہا ہے کہ اَب اُسکے دل پر ناراضی کا اثر باقی نہین ہے۔

---

۵۱ چاند پر جو دھبّہ ہے اُس کی نسبت شاعرانہ خیال ہے کہ وہ ہرن ہے۔

۵۲ وردا گھانس کو اس وقت تک ہندو متبرک سمجھتے ہین اور وہ گنپتی کو خاص کر عزیز ہے۔

رانی - (قریب آکر) جے جے مہاراج -

ودوشک - دیبی آپ کا تشریف لانا مبارک ہوا - (پرواوس رانی کا ہاتھ پکڑکر اپنے برابر بٹھاتا ہے)

پرورواس - دیبی خوش آمدید -

اُروسی سکھی حقیقت مین رانی دیبی کے لقب کی مستحق ہے - کیونکہ شان و شوکت مین وہ اندر کی رانی سے ذرہ برابر کم نہین ہے -

چترلیکھا - شاباش خوب صاف دلی سے کہا -

رانی - مین حضور کی رہبری سے ایک مَنّت پوری کرنی چاہتی ہون - بس ایک گھڑی کی زحمت معاف فرمائی جائے -

پرورواس - یہ آپ نے خوب فرمایا - آپ کا تشریف لانا تو زحمت نہین بلکہ رحمت ہے -

ودوشک - کاش ایسی زحمت نذر و نیاز کے ساتھ ہمیشہ ترقی پر رہے -

پرورواس - رانی صاحبہ کی مَنّت کا کیا نام ہے ؟

رانی - (نپونیکا کی طرف دیکھتی ہے) -

نپونیکا - سرکار اُس کا نام پریانوپرسادن (شوہر کی رضامندی) ہے -

پرورواس - (رانی کی طرف دیکھ کر) اگر اتنی ہی بات ہے تو اُو سہاگ والی تو نے اپنے جسم کو جو کنول سے بھی زیادہ نازک ہے کیون اتنی تکلیف دی ؟ کیا تو اُس غلام

کی رضامندی حاصل کرنا چاہتی ہے جو خود تیری نظر عنایت کا طالب ہے؟

اُروسی - مہاراج تو رانی کا بہت ہی اعزاز کرتے ہین -

چترلیکھا - عجب سادہ لوح ہو - عاشق مزاج لوگ جب کسی دوسرے سے دل لگا بیٹھتے ہین تو ظاہرداری مین پہلے سے بھی بڑھ جاتے ہین -

رانی (مُسکراکر) حقیقت مین یہ اِسی مَنّت کا اثر ہے جو حضور کی زبان سے یہ لفظ سُنے -

ودوشک - (راجہ سے) آپ کو روکنے کی کیا پڑی ہے؟ عنایت کے خلاف کچھ کہنا داخل ناشکری ہے[۱] -

رانی - چھوکریو پوجا کا سامان لاؤ - تاکہ مین چاند کی شعاعون کی جو مرصّع بارہ دری کی چھت پر پڑ رہی ہین پوجا کرون -

چھوکریان - جو حکم - پوجا کا سامان چندن کا برادہ پھول وغیرہ حاضر ہین -

رانی - (چاند کی شعاعون کو چندن کے بُرادے اور پھول وغیرہ سے پوجتی ہے) چھوکریو یہ لڈّو آریا مانوک کا حق ہین -

چھوکریان - جو ارشاد - آریا مانوک لیجئے -

ودوشک - (لڈّو کی رکابی لیکر) دیبی سُکھی رہو اور تم کو اپنی مَنّت کے بہت سے پھل ملین -

---

[۱] ودوشک نے یہ اس خیال سے کہا ہے کہ اگر منت پوری نہ ہوئی تو میری مٹھائی جائے گی -

رانی - مہاراج اب آپ ذرا ادھر تکلیف فرمائین۔

پروراوس - حاضر ہون۔

رانی - (راجہ کی پوجا کرنے کے لئے ہاتھ باندھکر سر جھکاتی ہے) آسمانی جوڑے روہنی اور چاند کو گواہ کر کے مین اپنے سرتاج کو مناتی ہون اور عہد کرتی ہون کہ جس کسی عورت پر میرے سرتاج کی نظر التفات ہو یا جو کوئی اُس کے وصال کی طالب ہو اُس سے مین کبھی رشک و حسد نکرون گی۔

اُروسی - مین یہ تو نہین سمجھ سکتی کہ اُسکے الفاظ کا اصلی مطلب کیا ہے لیکن اِس اعتبار کے اظہار سے اتنا تو ہوا کہ میرا دل اُس کی طرف سے بالکل صاف ہو گیا۔

چترلیکھا - سکھی اِس شریف بی بی نے تمھارے وصال کی اجازت دے دی۔ بس اب کچھ کھٹکا نہین رہا۔

ودوشک - (علیحدہ) ماہی گیر مچھلی کے نکل جانے پر مایوس ہو کر کہا ہی کرتا ہے کہ خیر مین نے ثواب ہی کمایا (با آواز) دیبی کیا حضور سے آپ کو اس قدر محبت ہے؟

رانی - او عقل کے دشمن مین راجہ صاحب کی خوشنودی کی طالب ہون۔ گو کہ اُمین میری زندگی کی خوشی خاک مین مل جائے۔ اس سے سمجھ لے کہ مجھے اُن سے تعلق خاطر ہے یا کیا؟

پروراوس - مین آپ کا غلام ہون اور آپ کو اختیار ہے چاہے کسی کو بخش دین

چاہے واپس لے لین۔ لیکن او نازک بدن درحقیقت مین ایسا نہین ہون جیسا کہ تیرا خیال ہے۔

رانی۔ خواہ اب آپ ایسے ہون یا نہون اس سے بحث نہین ہے۔ اپنی منت پوری کر چکی آؤ چھوکریو چلو۔ (رانی روانہ ہوتی ہے)

پروراوس۔ اگر آپ اتنی جلدی چھوڑ کر جا رہی ہین تو مین مر چکا۔

رانی۔ حضور کو معلوم ہے کہ مین اپنے عہد کی پوری ہون (ہمراہیون کے ساتھ چلی جاتی ہے)

اُروسی۔ راج رشی کو تو اپنی بی بی سے بڑی محبت معلوم ہوتی ہے مگر مین تو دل ہار چکی اب واپس لون تو کیونکر؟

چترلیکھا۔ کیا اب تم مایوسی کے ساتھ واپس جانا چاہتی ہو؟

پروراوس۔ (پھر اپنی جگہ بیٹھکر) یار رانی ابھی دور تو نہ گئی ہوگی۔

ودوشک۔ جو کچھ فرمانا ہے بلا تامل فرمائیے۔ جس طرح طبیب بیمار کی صحت سے مایوس ہوکر اُس کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ اسی طرح رانی نے بھی آپ سے کنارہ کر لیا ہے۔

پروراوس۔ کاش اُروسی۔

اُروسی۔ اپنی دلی ارزوؤن مین کامیاب ہو۔

پروراوس۔ میرے دل کی مالک گو نظر کے سامنے نہ آئے مگر اپنی پازیب کی جھنکار ہی سے میرے مشتاق کانون کو مسرور کر دے۔ یا چپکے سے پیچھے سے آکر

اپنے کنول جیسے ہاتھون سے میری آنکھین چھپالے - یا اس محل مین اُترے اور اُس کی
ہمالاک سکھی جبر کرتی ہوئی اُس کو میرے پاس گھسیٹ لائے - اور وہ خوف کے مارے
قدم قدم پر بدک رہی ہو -

اُروسی - سکھی اس آرزو کو تو مین پورا کیئے دیتی ہون (راجہ کے پیچھے جا کر اُس کی آنکھین بند کر لیتی ہے -)

چترلیکھا - (ودوشک کو اشارہ کرتی ہے)

پروراوس - (یہ ظاہر کر کے کہ وہ سمجھ گیا ہے) دوست یہ تو وہی پری جمال ہے جو نارائن رشی کی ران سے نکلی تھی -

ودوشک - یہ کیونکر معلوم ہوا؟

پروراوس - اس کا پہچاننا بھی کوئی بات ہے؟ میرا جسم جو مورد آلام محبت ہے اور کسی کے چھونے سے تر و تازہ نہین ہو سکتا - گُل چاندنی آفتاب کی کرنون سے نہین کھلتے - یہ تاثیر صرف چاند کی شعاعون مین ہے -

پروراوس - او سندری تمھارا بھی بول بالا رہے (اپنے برابر بٹھا لیتا ہے) -

چترلیکھا - آپ خوش تو رہے -

پروراوس - خوشی تو حقیقت مین اب میسر ہوئی ہے -

اُروسی - سکھی رانی مجھے مہاراج کو عنایت فرما چکی ہین اور اس لئے مین رانی کے دوست کی حیثیت سے مہاراج کے قریب بیٹھی ہون مجھے کہین غاصب نہ سمجھنا -

ودوشک - کیا آپ کو یہین آفتاب غروب ہوا؟

پروراوس - (اُروسی کی طرف دیکھ کر) اب تو تم میرے بدن سے مس ہونے کی اس وجہ سے مجاز ہوئی ہو - کہ رانی نے مجھکو ہبہ کر دیا ہے - لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم نے میرا دل پہلے کس کی اجازت سے چُرایا تھا؟

چترلیکھا - جناب مجھے معلوم ہے کہ اس کا جواب نہین ہو سکتا - بس اب میرا بھی التماس سنیئے -

پروراوس - فرمایئے مین ہمہ تن گوش ہون -

چترلیکھا - بہار کے بعد موسم گرما مین مجھکو بھگوانِ سورج کی حضوری مین حاضر رہنا پڑتا ہے - اس لئے جاتی ہون - مگر آپ سے مجھے امید ہے کہ میری سکھی کے ساتھ ایسا برتاؤ فرمائین گے کہ وہ سورگ کا لطف بھی بھول جائے گی -

ودوشک - خیر سے سورگ مین بھی کوئی بات یاد آنے کے قابل ہے؟ کھانا پینا نام کو نہین - اور مچھلیان تک پلک نہ جھپکانے کی بکھیڑ کار مین مبتلا[ل]

پروراوس - او فرخندہ فال - سورگ لذات سرمدی سے معمور ہے کون وہان کے لُطف کو بُھلا سکتا ہے؟ لیکن اتنا کہہ سکتا ہون کہ پروراوس جس کا دل کسی اور سے نہین ملتا تمھاری سکھی کا ہمیشہ غلام رہے گا -

چترلیکھا - میرا شکریہ قبول فرمایئے - سکھی اُروسی اب ذرا دل کڑا کر کے مجھے

[ل] خیال یہ ہے کہ سورگ کے باشندے کبھی پلک سے پلک نہین مارتے اور ہمیشہ اُن کی آنکھین کھلی رہتی ہین -

رخصت کر۔

اُروسی۔(گلے لگا کر) مجھے نہ بھولنا۔

چترلیکھا۔(مسکرا کر) اب چونکہ تم میرے مہربان کے پاس پہونچ گئی ہو اس لئے یہ درخواست تو مجھے تم سے کرنی چاہیئے۔(راجہ کو آداب عرض کر کے چلی جاتی ہے)۔

ودوشک۔آرزوؤن کے برآنے پر میری مبارکبادبھی قبول فرمایئے۔

پروراوس۔بے شک مین کامیابی کی انتہا پر پہونچ گیا۔دیکھو مین سچ کہتا ہون کہ مجھے اس خیال سے کہ جہان کی حکومت کا شاہانہ چتر میرے سر پر سایہ فگن ہے۔اور میرے فرمان ماتحت راجاؤن کی کلغیون کے بوقلمون جواہرات سے مرصع ہین کبھی اتنی خوشی حاصل نہین ہوئی جتنی کہ آج اس پری کی غلامی سے ہوئی ہے۔

اُروسی۔میری سمجھ مین نہین آتا کہ اس کے جواب مین کیا کہون۔

پروراوس۔(اُس کا ہاتھ پکڑ کر) حیرت سی حیرت ہے کہ مراد کے حاصل ہو جانے سے حالت ہی بالکل بدل جاتی ہے۔چاند کی وہی کرنین اب میرے جسم کو تازگی بخش معلوم ہوتی ہین۔اور عشق کے وہی شرارے روح پرور ہین۔او دل رُبا کیا کہون جو چیزین پہلے رُوکھی اور دشمنی پر کمر باندھے ہوئے معلوم ہوتی تھین وہی اب تیرے وصال کی بدولت خوش آیند نظر آ رہی ہین۔

اُروسی۔مین نے بڑا قصور کیا کہ آنے مین اتنی دیر لگائی۔

پروراوس۔نہین یہ بات نہین ہے۔جو خوشی مصیبت کے بعد حاصل ہوتی ہے وہ

زیادہ دلکش ہوتی ہے - کیونکہ درختوں کے سایہ کا لُطف دھوپ کا مارا مسافر ہی جانتا ہے -

ودوشک - دوست چاند کی کرنوں کا لُطف جورات کو بہت ہی دل رُبا معلوم ہوتی ہین اُٹھا چکے اب آپ آرام فرمائیے -

پروراوس - اچھا تو اپنی مخدومہ کو راستہ بتاؤ -

ودوشک - یہی ادہر سے (وہ سب مُڑ جاتے ہین)

پروراوس - اے مہ جبین میری آرزو بس اب اس قدر ہے -

اُروسی - وہ کیا -

پروراوس - پہلے جب کہ آرزوے وصال دل ہی ہی مین تھی تو راتین طول مین سُوگنی معلوم ہونی تھین کاش اب تیرے وصال کے بعد بھی وہی طول باقی رہے - اگر ایسا ہوا - تو او کمان ابرو مجھے خود اپنی خوش قسمتی پر رشک آنے لگے گا -

(سب چلے جاتے ہین)

ایکٹ چوتھا

اکلوش کا بن جو کوہ گندھامدن کے دامن مین ہے

(پردون کے پیچھے)

[چترلیکھا اور سہجینا آتی ہین]

سہجینا - (چترلیکھا کی طرف دیکھ کر) پیاری سکھی تمھارا پژمردہ چہرہ جو کنول کی طرح کمہلایا ہوا ہے دل کی بیقراری کا پتہ دے رہا ہے - آخر کچھ تو معلوم ہو کہ اس پریشانی کا سبب کیا ہے؟ تاکہ مین بھی تمھارے دکھ مین شریک ہون -

چترلیکھا - کیا کہون اپنی باری کے مطابق بھگوان سورج کی خدمت گذاری مین مصروف تھی مگر میرا دل اُروسی مین پڑا تھا -

سہجینا - مجھے تم دونون کی محبت کا حال بخوبی معلوم ہے لیکن یہ تو بتاؤ کہ ہوا کیا؟

چترلیکھا - پھر مین نے اس کا حال دریافت کرنے کے لئے مکاشفہ کیا اور ایک عجیب دلگداز سانحہ نظر کے سامنے آیا -

سہجینا - (بہت فکر سے) آخر ہوا کیا؟

چترلیکھا - ہوا یہ کہ اُروسی لطف زندگی اُٹھانے کے لئے اپنے پیارے راج رشی کے ساتھ جس نے سلطنت کا بار اپنے وزرا پر ڈال دیا تھا - گندھ مدن کے جنگل کو گئی -

سہجینا - سچی بات یہ ہے کہ ایسے خوش فضا مقامات ہی مین لطف زندگی حاصل ہوتا ہے
اچھا پھر کیا ہوا؟

چترلیکھا - ایسا اتفاق ہوا کہ راج رشی کچھ عرصے تک ایک دیوتا کی بیٹی - اودے وتی کو جو گنگا کے کنارے ریت کے ٹیلے بنا بنا کر کھیل رہی تھی گھورتا رہا اس سے اُروسی آگ بگولا ہوگئی -

سہجینا - ہائے غضب ہوا حقیقت مین زیادتی محبت ذرا سی کج ادائی کو بھی روا نہین رکھتی - اچھا پھر کیا ہوا؟

چترلیکھا - راج رشی نے ہر چند معذرت کی مگروہ گرد کی بددعا کی وجہ سے کچھ ایسی مبہوت ہو رہی تھی کہ دیوتا کی ممانعت کی پروا نہ کر کے کمار بن¹ مین گھسی چلی گئی جہان عورتون کا جانا ممنوع ہے - اور داخل ہوتے ہی قلب ماہیت ہو کر انگور کی بیل بن گئی -

سہجینا - قسمت سے کچھ بھی بعید نہین - افسوس ایسی پُرجوش محبت کا دفعتہً ایسا انجام ہو لیکن یہ تو بتاؤ کہ اب بیچارے راج رشی کا کیا حال ہے -

چترلیکھا - اُس کی تو عجیب کیفیت ہے - دن رات اپنی معشوقہ کی تلاش مین اُسی جنگل مین پریشان و سرگردان ہے - اس کے علاوہ یہ گھنگھور گھٹائین جو اچھے بھلے جنگون کو پریشان

¹ کمار جس کا اصلی نام کارتکیا ہے شیو کا بیٹا تھا اور اُس کو عفت و عصمت کا اس قدر خیال تھا کہ عورتون سے اُنکو قطعاً نفرت تھی - اس لئے اُن مقامات مین عورتون کے جانے کی ممانعت ہے جو کارتکیا کی پوجا کے لئے مخصوص ہین یا اُس سے منسوب ہین -

کر دیتی ہین اُس پر غضب ہی ڈھائین گی۔

سہجینا۔ سکھی یقین مانو ایسے نازک بدن زیادہ عرصے تک وقف آلام نہین رہ سکتے عنقریب کسی نہ کسی کی عنایت سے کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے گی کہ وہ پھر شربت وصال سے سیراب ہون گے۔ اچھا اب چلو بھگوان سورج کے حضور مین جو طلوع ہونے ہی والے ہین حاضر ہون۔ (چلی جاتی ہین) تمہید ختم ہوئی۔

(پردون کے پیچھے)

(پرور اوس مجنونون کے لباس مین آتا ہے)

پرور اوس۔ او بدمعاش دیو ٹھہر تو کہان میری دل رُبا کو اُڑائے لئے جا رہا ہے اہا ہا وہ تو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا اور وہان سے مجھ پر تیر برسا رہا ہے (غور سے دیکھ کر) نہین نہین یہ مغرور مسلح دیو نہین ہے بلکہ پانی بھرا بادل ہے اور یہ پوری کھنچی کمان نہین ہے بلکہ دھنک ہے اور یہ تیر نہین ہین بلکہ ایک تیز جھڑی ہے۔ اور یہ چیز جو اندھیرے مین ایسی چمک رہی ہے جیسے کسوٹی پر سونے کی لکیر بجلی ہے نہ کہ میری پیاری اُروسی (غور کر کے) ہائے میری کیلے سی ران والی کہان غائب ہو گئی۔ شاید وہ غصے کی وجہ سے اپنی فوق الانسان قوت سے نظرون سے غائب ہو گئی۔ مگر نہین غصہ اُسکے دل مین کہان ٹھہر سکتا ہے؟ نہین۔ نہین۔ یہ تو ممکن ہی نہین۔ آخر اُس کا دل بھی میری محبت سے لبریز ہے۔ یہ بھی نہین ہو سکتا کہ دیوتاؤن کے دشمن اُس کو میرے آغوش محبت سے جدا کر کے لے جائین۔ ہائے پھر کیون نظر سے غائب ہے؟

ہائے قسمت تجھے کیا کہون؟ (ہر طرف دیکھکر اور آہ سرد بھر کر) افسوس جن لوگون سے قسمت پیٹھ موڑ لیتی ہے اُن پر بلائین ایک ایک کر کے نازل نہین ہوتین۔ کیونکہ ایک طرف تو اس ناقابل برداشت فراق کی مصیبت مین مبتلا ہو گیا ہون اور دوسری طرف نوخیز بادلون کی بدولت گرمی کی تیزی جاکر موسم نہایت ہی خوشگوار ہو گیا ہے (مُسکرا کر) واہ یہ بھی کوئی بات ہے! کہ مین اپنے درد دل سے غافل ہون۔ رشی تک راجہ کا حاکم زمان ہونا تسلیم کرتے ہین۔ اچھا تو مین برسات کو واپس ہی چلے جانے کا حکم نہ دیدون؟ نہین نہین ایسا کرنا مناسب نہین۔ کیونکہ اس وقت تو برسات کے تمام آثار میرے ہی شاہانہ کروفر کا ساز و سامان کر رہے ہین۔ چمکدار بادل جن پر بجلی کی سنہری جھالر لگی ہوئی ہے میری گدّی کا شامیانہ ہین۔ بیل کے درخت اپنی ہری بھری شاخون سے میرے سر پر چنور ہلا رہے ہین۔ مور جو موسم گرما کے ختم ہو جانے کی وجہ سے اور بھی کلیلون مین ہین خوش کوک رہے ہین اور وہ گویا میرے بھاٹ ہین۔ اور پہاڑ جو آبِ باران کو نیچے لئے آرہے ہین وہ گویا سوداگر ہین جو میرے لئے ملک ملک کا نایاب مال لانے مین مصروف ہین۔ ٹھیک تو ہے لیکن شاہانہ کروفر کی توصیف سے حاصل؟ پہلے اپنی محبوبہ کو تو اس لق و دق بیابان سے ڈھونڈھ نکالون (دیکھ کر) افسوس۔ سمند ناز کو اک اور تازیانہ ہوا۔ ہائے اس کیلے کے درخت کے سُرخ سُرخ پھول جو شبنم سے لبریز ہین۔ مجھے اُس کی غضبناک آنکھون کو یاد دلاتے ہین جو آنسوؤن سے ڈبڈبا رہی تھین۔

ہائے کیونکر معلوم ہو کہ وہ کس راستے سے گئی ہے؟ اگر اُس نازک بدن نے اس صحرائے بے گیاہ کی زمین کو جس کا ریتلا سطحہ مینھہ کی جھڑیون سے تربتر ہے اپنے پاؤن سے چھُوا ہوتا تو نقش پا ضرور رنگ حنا کی جھلک دکھاتے اور بھاری سرین کی وجہ سے ایڑیون کے پاس سے زیادہ دبے ہوئے معلوم ہوتے (اِدھر اُدھر پھر کر ادھر خوش ہو کر) اہا ہا آخر مجھے ایک ایسی چیز مل ہی گئی جس سے میری ناراض البیلی کے رستے کا پتہ لگ جائے گا۔

یہ بالیقین اُسی گھری ٹنڈی دالی کی انگیا ہے جو غصے کے مارے لڑکھڑا لڑکھڑا کر چلنے مین گر پڑی ہے۔ رنگت طوطے کے پوٹے کی طرح گہری سبز ہے۔ اور آنسوؤن کے قطرون سے جو اُس کے لب لعلین سے سرخی مستعار لیکر گرے ہین جابجا افشان چنی ہوئی ہے۔ (غور سے دیکھ کر) ہین یہ کیا! یہ تو سبز گھانس کا تختہ ہے جس پر بیر بہوٹیان اینڈ رہی ہین۔ ہائے اس سنسان جنگل مین میری محبوبہ کی خبر کیونکر ملے؟ (سامنے کی طرف دیکھ کر) اُوہو! وہ دیکھو سامنے کی پتھریلی زمین مین جس سے مینھہ کی جھڑیون کی وجہ سے دھوان سا نکل رہا ہے اُس اونچے پتھر پر کوئی بیٹھا ہے۔ آہا یہ تو مور ہے گو اُس کے کیس پر سامنے کی تیز ہوا تھپیڑے مار رہی ہے مگر وہ گردن اُٹھائے آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اور تنے ہوئے سینے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دم مین چنگھاڑتا ہے۔ چلو اسی سے سوال کر کے دیکھین۔ (مور کے قریب جا کر سلام کرتا ہے)۔

اوسیاہی مائل تپلی گردن اور سپید کوون کی آنکھون والے پرند تو نے اس جنگل مین کہین میری دل رُبا صراحی دار گردن اور لمچھوئی آنکھون والی اپلی کو دیکھا ہے؟ کیونکہ وہ حقیقت مین دیکھنے کے قابل ہے۔ ہین یہ کیا وہ تو ٹس سے مس بھی نہ ہوا بلکہ اُلٹا ناچنے لگا آخر اس خوشی کا کیا سبب ہے؟ ہان مین سمجھا۔ بات یہ ہے کہ میری سندری کے غائب ہوجانے کی وجہ سے اُس کو موقع مل گیا کہ اپنے پرون کی نسبت جو بوقلمون بادلون کی طرح خوش نما اور نسیم سحری کے ہلکے جھونکون سے ورق گردانی مین مصروف ہین یکتائی کا دعویٰ کرے۔ کیونکہ اگر وہ میری دلفریب بالون والی ہوتی تو اس کو اُس کے پھولون سے سجے ہوئے جوڑے کے مقابلے مین جس کی گرہ خوش فعلیون مین کھُل گئی ہوتی بڑے بول کا کیونکر موقع ملتا؟ خیر کچھہ مضائقہ نہین۔ مین ایسے اوچھے سے سوال کرنا کبھی گوارا نہین کرسکتا۔ جس کو دوسرون کی مصیبت مین مزا آتا ہو (ادھر اُدھر ٹہلتا پھرتا ہے) دیکھو وہ جامن کے درخت کی شاخ پر کوئل بیٹھی ہے اور موسم خزان کے ختم ہوجانے کی وجہ سے آتش عشق اُس کے سینے مین اور بھڑک اُٹھی ہے۔ مشہور ہے کہ پرندون مین سب سے ہوشیار یہی ہے۔ اس لئے چلو اسی کی منت و سماجت کرین۔ عشاق تجھکو پیک[۱] محبت سمجھتے ہین غرور و تمکنت کے توڑنے مین تو نہ خطا کرنے والا تیر ہے۔ بس او خوش گلو یا تو جلدی سے میری محبوبہ کو میرے پاس لے آ۔

[۱] ہندوستان کے ہندو شاعرون کا خیال ہے کہ عاشق و معشوق مین اگر جھگڑا ہوگیا ہو تو وہ کوئل کی کوک سُنکر من جاتے ہین۔

یا مجھے اُس دل رُبا کے پاس پہونچا دے - آپ نے کیا فرمایا؟ کیا آپ یہ دریافت فرما رہے ہین کہ وہ مجھ جیسے والہ و شیدا کو چھوڑ کر کیون چلی گئی - اگر یہی سوال ہے تو سُنیئے - بات یہ ہے کہ وہ بگڑ کر چلی گئی - گو مجھے یاد نہین کہ مین نے کبھی ایک مرتبہ بھی اُس کو ناراضی کا موقع دیا ہو - عورتون کی اپنے عشاق پر ایسی حکومت نہین ہوتی کہ ناراضی کے لئے اُن کے صدق و وفا سے ہٹنے کی ضرورت ہو - واہ یہ بھی خوب ہوئی - وہ تو میری تقریر کو مختصر کر کے اپنے ہی کام مین مصروف ہو گئی - یہ بہت ہی سچا مقولہ ہے کہ دوسرے کی مصیبت خواہ کیسی ہی پر سوز و گداز ہو ٹھنڈی معلوم ہوا کرتی ہے - کیونکہ مجھ جیسے فلک زدہ کی التجا پر کان نہ دھر کر یہ مست چڑیا گدری جامنون کا عرق چوسنے مین ایسی مصروف ہو گئی کہ گویا کسی معشوق کے لب شیرین ہین - خیر جانے دو - اُس کی آواز میری محبوبہ کی طرح سریلی ہے - اس لئے مین اُس کی گستاخی کو نظر انداز کرتا ہون - (آگے بڑھکر سنتا ہے) آہا میرے دہنی طرف سے پازیبون کی جھنکار سُنائی دے رہی ہے - ہو نہ ہو یہ آواز تو میری دل ربا کے خرام نازکی ہے - چلو ادھر ہی چلین (ادھر اُدھر پھر کر) افسوس افسوس یہ راج ہنس کی قان قان ہے کہ ہر سمت سے گھنگھور گھٹائین اُٹھتے ہوئے دیکھکر مانس جھیل[ل] کو جانے کی خوشی منا رہی ہین - خیر جانے کی مشتاق سہی مگر ابھی تو اسی جھیل مین ہین - اچھا یہ فرصت بھی غنیمت ہے چلو انھین سے اپنی محبوبہ کا حال

[ل] یہ ایک جھیل کا نام ہے جو کوہ ہمالیہ کے اُس طرف کوہ کیلاش پر واقع ہے اس کا نام برہما بھی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ مرغابیان وہین سے ہر سال آیا کرتی ہین -

دریافت کرون - (قریب آکر) او پردار مخلوق کے بادشاہ جو پانی سے سینہ زوری کرتے ہو - مانس جھیل کو تم بعد مین بھی جا سکتے ہو اور کنول کی شاخین تمھارا زاد راہ سہی مگر اُن سے بھی ایک لحظہ کے لیے قطع نظر کر سکتے ہو - کیونکہ وہ تو موجود ہی ہین میری محبوبہ کی خبر سُنا کر ذرا میرے درد دل کا علاج تو کرتے جاؤ - نیک لوگون کے نزدیک کسی مستمند کی حاجت روائی خود غرضی پر ہزار درجہ ترجیح رکھتی ہے - نظر اُٹھا کر دیکھتا تو ہے مگر یہ کہتا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ مانس جھیل کو جانے کی دُھن مین مین نے اُسکا خیال نہین کیا -

اچھا اُو راج ہنس یہ تو بتا کہ اگر تو نے میری کمان ابرو سندری کو تالاب کے کنارے ٹہلتے ہوئے نہین دیکھا تو پھر اوڈا کو تو نے اُس کی مستانہ چال کیسے اُڑائی؟ بس او راج ہنس جب تو نے میری دل نواز کی چال اُڑالی ہے تو اُسے بھی پیدا کر - کیونکہ جب تیرے پاس سے مال مسروقہ کا ایک حصّہ برآمد ہوا ہے تو تو ہی باقی مال کا ذمہ دار ہے[۱] - (مُسکرا کر) چور کے پاؤن کتنے؟ دیکھو وہ ڈر کے مارے دُم دبا کر بھاگ گیا - جانتا ہے نہ کہ مین راجہ ہون -

(مُسکرا کر) دیکھو وہ چکوا اپنی مادہ کو لئے بیٹھا ہے - چلو اُسی سے دریافت کرین - او چکوے یہ شخص جو راجہ ہے اور جس کا دل اپنی گول سُرین والی معشوقہ کے فراق مین ہزارون آرزون سے بھرا ہوا ہے تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہے -

[۱] چونکہ راج ہنس کو چور قرار دیا ہے اس لئے یہ قانونی کلیہ ثبوت مین پیش کر دیا ہے -

کون ہے[1] - کون ہے - ہین کیا مجھ سے پوچھتا ہے کہ مین کون ہون ؟ ایسا تو نہ ہوگا
نہین وہ بالیقین مجھے نہ جانتا ہوگا - مین وہ شخص ہون جس کے دادا اور نانا چاند اور سورج
ہین اور جس کی حکومت اُروسی اور روے زمین دونون نے تسلیم کی ہے - ہین وہ
تو چپکا سا ہوگیا - اچھا لاؤ ذرا اُس کو متنبہ ہی کرین - او چکوے جب کہین تیری مادہ تالاب
مین کنول کے پتّے کی آڑ مین ایک لحظہ کے لیے بھی آنکھ سے اوجھل ہوجاتی ہے
تو تو سمجھتا ہے کہ نہین معلوم کہ وہ کتنے کالے کوسون چلی گئی اور اپنے بیتابانہ شور و
شغب سے دھوم مچا دیتا ہے - جب تو اپنی معشوقہ طناز کے جذب الفت کی بدولت
درد فراق سے اس قدر ڈرتا ہے تو میرے ساتھ حالانکہ مین حقیقت مین اپنی من موہن
سے بچھڑ گیا ہون تیری ہمدردی کی یہ کیفیت کیون ہے کہ مجھے میری آفت جان کے
خبر دینے مین بھی مضائقہ کرتا ہے - حقیقی بات یہ ہے کہ میرے ستارے اُلٹا اثر
دکھا رہے ہین بس کہین اور ہی چلنا چاہیئے (تھوڑی دور جا کر کھڑے ہو کر) نہین نہین
ابھی جانا ٹھیک نہین ہے - یہ کنول کا پھول جس کی پنکھڑیون مین ایک بھونرا بھن بھن
کر رہا ہے میری دل رُبا کے چہرے کے مشابہ ہے اور بھونرے کی بھن بھناہٹ
اُس کی سسکیون کا لطف دے رہی ہے - جو لب لعلین کو چوستے وقت اُسکے
مُنہ سے بے اختیار نکلا کرتی تھین - اچھا کنول باسی بھونرے سے بھی دریافت کر لیتا
ہون تاکہ یہان سے جانے کے بعد پچھتاوا نہ ہو -

[1] چکوے کی آواز -

اُو بھونرے اُس جادو بھری آنکھون والی کی کچھ خبر سُنا (غور کر کے) معلوم ہوا کہ تو نے کبھی اُس سندری کو جو میرے دل کی مالک ہے دیکھا ہی نہین - اگر تجھے کبھی اُس کے دم عیسیٰ کا تجربہ ہوا ہوتا تو تو کبھی اس کنول پر جان نہ دیتا - بس اب چلو بھی (مڑ کر) دیکھو وہ سامنے شاندار ہاتھی اپنے مادہ کے ساتھ نیپ کے درخت کی شاخ پر سونڈ رکھے کھڑا ہے اس سے تو بالیقین میری پیاری کی کچھ خبر مل سکے گی (سوچ کر) لیکن ہان اس قدر جلد بازی کی کیا ضرورت ہے - پہلے وہ اس نرگل کی شاخ کا لطف تو اُٹھا لے جس مین نئے نئے گُلے پھوٹے ہین اور جس کا عرق شیرینی مین شربت کو مات کر رہا ہے جو اُس کی جان سے عزیز مادہ اپنی سونڈ مین اُٹھا کر لائی ہے - (تھوڑی دیر انتظار کر کے) اُو ہو کھانے سے فارغ ہو گیا - اچھا تو اَب پوچھتا ہون - اُو - ہاتھیون کے گلے کے سردار تو نے کہین اُس سندری کو دور ہی سے سہی دیکھا ہے؟ شباب جس کا ہمدم و دمساز اور جس کی رعنائی فردوس نظر اور بالون کا جوڑا جوہی کے پھولون سے آراستہ ہے اور وہ خود سر آمدِ حسینان مست ناز ہے - (خوش ہو کر) اس گو نجتی مگر خوش آیند چنگھاڑ سے تو مجھکو کسی قدر تسکین ہوئی کیونکہ وہ کہتا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے میری دلرُبا کو دیکھا ہے - اِس کے علاوہ مجھے باہمی مشابہت کی وجہ سے تجھسے تعلق خاطر بھی ہے - اگر مین راجاؤن کا راجہ کہلاتا ہون تو تو بھی ہاتھیون کا راجہ ہے - تیرا دان[1] مد کی شکل مین اور میرا دان غربا اور مساکین کی

[1] دان سنسکرت مین جانورون کی مستی کو بھی کہتے ہین اور خیرات کو بھی -

دستگیری کی شکل مین ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ حسینان جہان مین اُرِوسی مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے۔ اُسی طرح اس گلے بھر مین تیری مادہ بھی ممتاز ہے۔ تیری ہر چیز میرے مشابہ ہے لیکن کاش تو ہجر کے صدمون سے کبھی آشنا نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ تجھکو امن وراحت نصیب رہے اچھا اب الوداع۔

(اِدھر اُدھر دیکھ کر) آہا یہ تو ایک خوش فضا پہاڑ ہے جس کا نام سور بھکند رہے یہ تو خاص پریون کا تفرج گاہ ہے۔ شاید میری سندری بھی اُسی کے آس پاس ہوگی۔ (مڑکر دیکھ کر) افسوس میری ظلمت عصیان نے بادل کو بھی نور برق سے محروم کردیا مگر مین پہاڑ سے دریافت کئے بغیر ٹلنے والا نہین۔

اُو۔ وسیع دامنون والے پہاڑ کیا کبھی میری اُبھرے سینہ گول سرین سڈول جوڑ بندوالی پری جمال کا تیرے جنگل مین سے جو حسن وعشق کا مسکن ہے گذر ہوا ہے؟ کیون یہ خاموشی کیسی۔ شاید فاصلے کی وجہ سے اُس نے سُنا نہین چلو قریب ہی چل کر پوچھین (مڑکر) اُو پہاڑون کے سردار تو نے اِس پُر فضا جنگل مین میری بچھڑی ہوئی سندری کو دیکھا ہے جو از سرتا پا رعنائی ہے (خوشی سے سُن کر) اچھا تو وہ میرے ہی الفاظ کو دھرا کر کہ رہا ہے کہ اُس نے دیکھا ہے[له] ۔ کاش تیرے کان اس سے بھی بہتر خوش خبری سے محظوظ ہون۔ اچھا بتا میری پیاری ہے کہان (پردے کے پیچھے سے

[له] اصل مین جو عبارت ہے اُس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہین۔ اُو۔ راجاؤن کے راجہ مین نے اُس پُر فضا جنگل مین الخ یہان مراد صداے بازگشت سے ہے۔

یہی الفاظ سُن کر) افسوس یہ تو میری ہی الفاظ کی صدائے بازگشت ہے جو کسی کھو
مین گونج کر آرہی ہے - (مایوسی ظاہر کرکے) اب تو مین تھک کر چور ہو گیا - اچھا تو اس
پہاڑی چشمے ہی کے کنارے بیٹھ کر ذرا نسیم بہار کا لطف اُٹھاتا ہون جو موجون سے
اٹکھیلیان کرتی ہوئی چل رہی ہے - اس ندی کا کنارہ عجب تازگی بخش روح ہے
گو کہ اُس کا پانی مینھ کی وجہ سے گدلا ہو رہا ہے - یہ ندی موجون سے پیشانی پر بل
ڈالے پھر پھراتی مرغابیون کی قطارون سے کردھنا باندھے جھاگون کی سپید ساڑھی کو
جو غصے کے مارے کھسکی جارہی ہے سنبھالتی لڑکھڑاتی چلی جارہی ہے - اس سے
تو قیاس ہوتا ہے کہ یہ میری وہی غصیلی البیلی ہے - جو ندی کی صورت اختیار کرکے کبھی
کبھی میرے قصورون کا خیال کرکے رُکتی منڈلاتی چکر کھاتی جارہی ہے - اچھا چلو اسی
سے نہ التجا کرین (ہاتھ باندھکر) او مغرور سُندری تو نے اس غلام کا جو تیرا دلدادہ اور بیوفائی
سے متنفر ہے اور جس کی زبان ہمیشہ شیرین الفاظ سے آشنا رہتی ہے کیا ایسا قصور دیکھا
جو اس طرح چھوڑ کر الگ ہو گئی؟ یا حقیقت مین تو ندی ہی ہے - کیونکہ اُروسی پردہ اور اس
کو چھوڑ کر سمندر کی طرف کیون جانے لگی؟ قسمت کبھی حسرت و ناامیدی کا ساتھ نہین دیتی
اچھا تو اب مین اُسی مقام پر چلتا ہون جہان سے میری آنکھون کا تارہ میری نظر سے
اُجھل ہوا (مڑکر اور دیکھ کر) اچھا اُس کا سُراغ مل گیا - یہ دیکھو گل اشرفی[۵۷] کا پیڑ سامنے
کھڑا ہے اُس کے ایک پھول سے جو موسم گرما کے اختتام کی خبر دے رہا تھا اور دقیق گل

۵۷ اِس درخت مین پھول آنا گرمی کے جانے کی علامت ہے۔

کے پوری طرح نہ بن چکنے کی وجہ سے کھُرکھرا سا معلوم ہوتا تھا میرے من موہن نے اپنے بالون کو سجایا تھا (مڑ کر اور ایک اشوک کا درخت دیکھ کر)۔

اُو سرخ کلیون والے اشوک وہ پتلی کمر والی اپنے دل باختہ کو چھوڑ کر کہان چلی گئی؟ (اس کی چوٹی کو ہوا مین ہلتا ہوا دیکھ کر) تو بیکار اپنا درد بھرا سر ہلا رہا ہے۔ کیونکہ اگر تو نے اُس کے پاؤن کی ٹھوکر نہین کھائی[ل۱] تو یہ پھولون کی دولت جن کی پنکھڑیون پر بھونرون کے جھُنڈ کے جھُنڈ گرے پڑتے ہین کیونکر ہاتھ آئی؟ (غور سے دیکھ کر آگے بڑھتا ہے) اچھا اب مین اس بارہ سنگھے ہی سے سوال کرتا ہون۔ شاید یہی میری پیاری کی خبر دے سکے۔ یہ کالا چت کبرا بارہ سنگھا حسن بہار کی آنکھ معلوم ہوتا ہے جو فضائے صحرا مین خود اپنا روپ دیکھنے کے لیئے نازل ہوئی ہے (دیکھ کر) افسوس کیا اُس نے بھی کج خلقی سے میری طرف سے مُنہ موڑ لیا (دیکھ کر) دیکھو وہ دور سے بارہ سنگے کی مادہ آرہی ہے اور وہ اُس کا ننھا بچہ دودھ پینے کی دھن مین اچھلتا کودتا مچلتا ٹانگون مین لپٹ لپٹ کر قدم قدم پر روک رہا ہے۔ اور بارہ سنگھا ہے کہ گردن جھکائے اُسی پر نظر جمائے ہوئے ہے گویا کہ اور کچھ اُس کی نظر مین سماتا ہی نہین۔

او بارہ سنگھون کے ڈار کے سردار۔ تو نے میرے دل کی مالک کو جنگل مین دیکھا ہے؟ مین تجھے اتنا پتا بتائے دیتا ہون تاکہ تجھکو پہچاننے مین دقت نہ ہو۔ اُسکی نظر بازیان بھی ویسی ہی عشوہ زا ہین جیسے کہ تیری بڑی آنکھون والی مادہ کی۔ ہین!

ل۱ یہ قدیم خیال ہے کہ جب تک اس درخت پر کوئی حسین عورت لات نہ مارے یہ پھولتا پھلتا نہین ہے۔

کیا اُس نے بھی اپنی مادہ کی طرف مُنھ پھیر لیا اور میری داد و بیداد کی پرواہ نہ کی ؟ یہی ہونا بھی چاہیئے تھا - کیونکہ جب انسان مصیبت کا شکار ہوتا ہے تو ہر طرف سے اُسکی توہین ہی توہین ہوا کرتی ہے - اچھا یہان سے بھی چلو (غور سے دیکھ کر) ہین یہ غار مین گھرے سُرخ رنگ کی چیز کیا چمک رہی ہے ؟ چونکہ اُس کے گرد شعاعون سے ایک ہالہ سا بنا ہوا ہے اِس لئے وہ ہرن کا گوشت تو نہین ہو سکتا - جو بھیڑیا مار کر ڈال گیا ہو - شاید آگ کی چنگاری ہو لیکن ابھی تو مینھہ برس چُکا ہے - (غور کر کے) آہا یہ تو ایک گوہر خوش آب ہے جس کا رنگ گل اشرفی کے گچھے کو مات کر رہا ہے اور جس کے لینے کے لئے خود آفتاب کرنون کے ذریعے سے ہاتھ بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے - یہ تو کچھ میرا دل لبھائے لیتا ہے اچھا اُٹھائے لیتا ہون - افسوس وہ سندری جس کے ہار سنگھار کے پھولون سے مہکے ہوئے جوڑے مین یہ رہنے کے قابل تھا وہ تو مجھ سے بچھڑ گئی - پھر مین یون بھی تو کیون ؟ آخر اُس کو صرف آنسوؤن سے تر کرنا تو مقصود نہین ہے (پردون کے پیچھے سے آواز) بیچّے - اسے اُٹھا لے - اس جواہر کا نام سنگ مینا (جواہر وصال) ہے اور یہ اُس سُرخ لاکھی رنگ سے پیدا ہوتا ہے جس سے پاروتی[1] کے پاؤن رنگین کئے جاتے ہین جب یہ جسم پر پہنا جاتا ہے تو عاشق و معشوق کے وصال کا موجب ہوتا ہے -

---

[1] یہ سمجھا جاتا ہے کہ پاروتی جب اپنے پاؤن دھوتی ہے تو رنگ دھلکر کسی گڑھے مین جمع اور سخت ہو کر لعل بنجاتا ہے -

راجہ۔ (سُنکر) یہ کون ہے جو مجھہ پر اس طور پر حکومت کر رہا ہے؟ (ہر طرف دیکھ کر)
ہان یہ کوئی رشی ہے جس نے ہرن کا بھیس لے لیا ہے شاید اُس کو میرے حال پر
رحم آگیا۔ جناب قدسی مآب مین آپ کے اس مشورہ کا ممنون ہوا۔ اُوسنگ مینا۔ اگر
تو نے اُس پتلی کمروالی سندری سے ملا دیا جو مجھہ سے بچھڑ گئی ہے تو مین تجھے اُسی طرح سر پر
رکھون گا۔ جس طرح ایشور نے ہلال کو اپنے تاج مین لگایا ہے۔ (پھر مڑکر ادھر دیکھ کر)
نہین معلوم میرا دل کیون خود بخود اس بیل کو دیکھ کر بگڑ رہا ہے حالانکہ اس مین پھول
تک نہین۔ کہین ایسا تو نہ ہو کہ اُسی کی طرف متوجہ ہونا مناسب حال ہو وہ ایک دُبلی
پتلی نازنین کے مشابہ ہے جس کے لب لعلین آب اشک سے دھوئے گئے ہون
کیونکہ اُس کے پتّے بھی مینھہ کی پھوار سے تر بتر ہین۔ اور جس کا جسم زیور سے عاری ہو
کیونکہ اُس کے پھولنے پھلنے کا موسم بھی گذر چکا ہے۔ اور جو اندوہ زا سکوت مین مبتلا ہو
کیونکہ یہ بھی بھونرون کی بھن بھناہٹ سے محروم ہے۔ اس سے تو مجھے خیال ہوتا ہے
کہ یہ وہی چڑچڑی البیلی ہے اور میرے قدمون پر گرنے کے بعد خود بخود جوش ندامت
سے عرق عرق ہوگئی ہے۔ چونکہ وہ میری من موہن سے اس قدر ملتی جلتی ہے۔
اس لئے مین ذرا اُس کو گلے سے چمٹا کر محظوظ ہوتا ہون (بیل کو گلے لگاتا ہے اور
اُس کے بجائے اُروسی نمودار ہوتی ہے)۔

راجہ (جسم کے چھونے کو محسوس کرتا ہے مگر آنکھین بند ہین) آہا۔ میرے بدن مین تو ایسی
سنسنی آرہی ہے کہ گویا اُروسی کے جسم سے چھو گیا۔ مگر مجھے یقین نہین آتا۔ کیونکہ جس کسی

چیز کو بھی مین اپنی محبوبہ سمجھتا ہون وہ کچھ اور ہی ثابت ہوتی ہے۔ پس یہی بہتر ہے کہ تھوڑی دیر آنکھین بند کئے کھڑا رہون۔ کم سے کم لمس سے تو یہی محسوس ہو رہا ہے کہ مین اپنی محبوبہ سے ہم آغوش ہون۔ (آہستہ آہستہ آنکھین کھول کر) ارے واہ۔ یہ تو میری ہی جان جہان ہے۔

اُروسی۔ (آنکھون مین آنسو بھر لاکر) ۔ مہاراج کی جے۔

پرورواس۔ اُروسی تیرے فراق سے جو اندھیرا چھا گیا تھا اُس مین غوطے کھاتے کھاتے خوش قسمتی سے پھر تیرا دیدار نصیب ہو گیا جس طرح کہ مردہ دوبارہ زندہ ہو جاے۔

اُروسی۔ چونکہ میری قوت مدرکہ برقرار رہی اس لئے مجھے حضور کا سب حال معلوم ہے۔

پرورواس۔ معلوم نہین کہ تم کیا کہتی ہو۔

اُروسی۔ مین بیان کرتی ہون لیکن پہلے مین معافی کی خواستگار ہون کہ اپنی خفگی سے حضور کو اس درجہ پر پہونچایا۔

پرورواس۔ او ہمایون فال تجھکو میرے منانے کی ضرورت نہین ہے۔ تیرے دیکھنے ہی سے میرے حواس اندرونی و بیرونی تازہ دم ہو گئے اب یہ بتا کہ میری جدائی مین تجھ پر کیا گذری؟

اُروسی۔ مہاراج سُنئے۔ بھگوان کارتکیا نے عصمت دائمی کا عہد کر کے گندھ مدن کے دامن مین ایک جنگل مین جس کا نام اکلوش ہے منڈھی ڈالی اور یہ قانون بنا دیا۔

پروراوس - وہ کیا؟

اُروسی - وہ یہی کہ جو عورت اس قطعہ مین قدم رکھے گی وہ فوراً قلب ماہیت ہوکر بیل بنجائے گی اور اُس وقت تک اپنی اصلی حالت پر نہ آئے گی جب تک کہ وہ گوہر آبدار ہاتھہ نہ آئے جو پاروتی کے پاؤن کے دھوون سے بنتا ہے - چونکہ گرو کی بددعا سے میرے حواس مختل ہو رہے تھے اس لیئے مین آپ کی منت وسماجت کی پروانہ کرکے کمارین مین گھسی چلی گئی اور وہان قدم رکھتے ہی بیل بنگئی -

پروراوس - خیر کچھہ پرواہ نہین - ہان اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ کیونکر ممکن تھا کہ تم جو مجھکو تھک تھکاکر کروٹ بدل کر سوتا دیکھہ کر یہ سمجھتی تھین کہ کسی دور دراز سفر پر گیا ہوا ہون اتنی مدت تک میری جدائی گوارا کرتین - مجھے اس جواہر کی بدولت پھر لذت وصال نصیب ہوئی ایک رشی نے بتایا تھا کہ اُسی کے ذریعے سے پھر تم ملوگی جیسا کہ تم نے ابھی بیان کیا ہے (جواہر اُس کو دکھاتا ہے) -

اُروسی - اوہو یہ تو سنگ پینا ہے اسی کی بدولت مین حضور کے بیل کو چھاتی سے لگاتے ہی اپنی اصلی حالت پر آگئی - (جواہر لے کر اپنے جوڑے مین لگالیتی ہے)

پروراوس - اُو سندری بس ذرا دیر اسی طرح کھڑی رہ یہ تیرا چہرہ جواہر کی سرخ شعاعون سے منور ہوکر اُسی طرح دمک رہا ہے جس طرح گل لالہ صبح کی سُہانی دھوپ مین -

اُروسی - پرتشٹھان سے آئے ہوئے زمانہ ہوا - آپ کی رعایا مجھہ پر الزام دے رہی

ہو گی بس اب واپس تشریف لے چلیئے۔

پروراوس - تمھاری جو مرضی -

اُروسی - حضور کس سواری مین تشریف لے چلین گے ؟

پروراوس - اُڈ شوخ رفتار ایک سنئے پارۂ ابر کے غبارے مین لے چل جس پر دھنک کی خوش رنگ گلکاریان ہون اور ہر طرف بجلی کی جھنڈیان لہرا رہی ہون -

(ایکٹ چوتھا ختم ہوا)

ایکٹ پانچوان

راجہ پروراوس کا محل

(وِدوشک بہت خوش خوش آتا ہے)

وِدوشک - بڑی خوشی کی بات ہے کہ میرا دوست نندن[۱] ون اور دوسرے دیوتاؤن کے جنگلون مین مدت تک لطف زندگی اُٹھانے کے بعد اُروسی کو لے کر واپس آیا - اب سوا اولادی کے کوئی حسرت باقی نہین رہی - آج تو کچھ عجیب دھوم دھام ہے

[۱] نندن ون سے مراد یہان اندر کے باغ سے نہین ہے بلکہ گندھ مدن کے ایک جنگل سے مراد ہے جو دیوتاؤن کی سیر گاہ ہے -

مہاراج اپنی رانیون کے ساتھ گنگا جمنا کے بابرکت سنگم مین اشنان کر کے محل کو واپس آگئے ہین اور تبدیل لباس مین مصروف ہین یہ موقع بہت اچھا ہے چلو وہین چلین - کیا عجب ہے کہ کچھ بچے کھچے پھول اور خوشبوئین پہلے ہمارے ہی ہاتھ لگ جائین - (پردے کے پیچھے سے) افسوس افسوس ہم اُس جواہر بے بہا کو جو حضور کی رانیون کے جوڑون کو زیب دینے کے قابل تھا ایک کھجور کے پتون کی پٹاری مین ریشمی رومال سے ڈھکے ہوے لیجا رہے تھے کہ ایک چیل گوشت کی بوٹی سمجھکر جھپٹا مار کر لیگیئی -

ودوشک - (سُن کر) یہ تو غضب ہو گیا اُس جواہر کو جس کا نام سنگ مینا ہے میرے دوست بہت ہی عزیز رکھتے تھے اور شاید اسی لئے حضور یون ہی بلا تبدیل لباس اس طرف آرہے ہین اچھا تو مین بھی اُنھین کے پاس نہ چلون - (راجہ اور اُس کے ہمراہی حالت پریشانی داخل ہوتے ہین)

پروراوس - دیکھو دیکھو وہ چور اپنی جان کا دشمن پرند کہان گیا جس نے اتنی بڑی جرأت کی کہ خود اُس شخص کے گھر مین ڈاکہ ڈالا جو سب کا پالنے والا ہے -

کیراٹی[۱] - وہ ملاحظہ ہو وہ ہوا مین منڈلاتا ہوا چلا جا رہا ہے - گویا جواہر کے سرخ رنگ سے آسمان پر نقش ونگار بنانا چاہتا ہے وہ دیکھئے جواہر کی طلائی زنجیر اُس کی چونچ سے لٹک رہی ہے -

پروراوس - ہان وہی ہے - یہ پرند جواہر کو طلائی زنجیر کے ساتھ چونچ مین لٹکائے

---

[۱] کیراٹی میر شکار کو کہتے ہین -

ہوئے ہوا مین جلدی جلدی پھیرے لے رہا ہے جس کی وجہ سے یاقوت کی سُرخ شعاعون نے آسمان مین اِس طور پر آتشین حلقے نمودار کردئے ہین کہ گویا جلتی ہوئی بنیٹی پھرائی جارہی ہے۔ اب کیا کیا جائے؟

ودوشک۔ (قریب آکر) ایسے غدارون کے ساتھ رحم کا موقع نہین ہوتا۔ بس یہی کرنا چاہیے کہ مجرم کو سزا دی جائے۔

پروراوس۔ سچ کہا۔ لانا میری کمان (ایک یونی[۱] جو راجہ کی سلاح دار ہے کمان لینے جاتی ہے)۔

پروراوس۔ دوست پرند تو نظرون سے غائب ہوگیا۔

ودوشک۔ وہ گوشت خوار مردود جنوب کی طرف گیا ہے۔

پروراوس۔ (مڑکر دیکھتا ہے) ہان اب نظر آیا۔ اس پرند نے گویا سمت جنوب کے بالون کے جوڑے مین اس یاقوت سے جسکی آب و تاب نے حد نظر کو گلہائے اشرفی کے گچھے کی طرح منور کردیا ہے زیور پہنایا ہے۔

یونی۔ (کمان لیکر آتی ہے) حضور کمان اور دستانہ حاضر ہے۔

پروراوس۔ اب کمان کا کام نہین پرند تیر کی زد سے باہر نکل گیا۔ اب یہ پرند اُس دُرِ شہوار کو لیکر اتنی دور نکل گیا ہے کہ بعینہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رات کے وقت مریخ کسی سیاہ بادل کے ٹکڑے کے پاس چمک رہا ہو (کنچوکی کی طرف دیکھکر) لاتو یا میری

---

[۱] قدیم ہندو راجاؤن کا دستور تھا کہ وہ یون قوم کی عورتون سے سلاح برداری وغیرہ کا کام لیا کرتے تھے یون سے مراد یونانیون یا تاتاریون وغیرہ سے ہے۔

طرف سے کوتوال[۵۱] کو حکم دو کہ شام کے وقت جب یہ پرند بسیرے کے لئے اُترے تو اُسکا شکار کر لیا جائے -

کنچوکی - جو حکم - (چلا جاتا ہے) -

ودوشک - حضور آپ ذرا تشریف رکھین یاقوت کا چور سزا سے بچکر کہان جا سکتا ہے ؟

پروراوس - (ودوشک کے پاس بیٹھ کر) دوست مجھے جواہر کا خیال اس وجہ سے نہین ہے کہ وہ بیش بہا ہے بلکہ اس وجہ سے کہ وہ سنگ مینا ہے اور اُس کی بدولت مجھے اپنی محبوبہ کا وصال نصیب ہوا -

ودوشک - یہ تو آپ پہلے ہی فرما چکے ہین - (کنچوکی یاقوت اور ایک تیر لیکر آتا ہے) -

کنچوکی - مہاراج کی جے ! مجرم پرند ایک دوسری چھاونی مین یہ تیر کھا کر جو حضور ہی کا اقبال مجسم ہے جواہر لے گرگرا - (سب لوگ تعجب ظاہر کرتے ہین) حضور یاقوت جو پانی سے پاک کیا جا چکا ہے کس کے حوالے کرون ؟ -

پروراوس - کراتی اُس کو آگ سے پاک کر کے ایک پٹاری مین رکھ دے -

کراتی - جو ارشاد (جواہر لے کر جاتی ہے) -

پروراوس - لاتو یا کچھ یہ بھی معلوم ہے کہ تیر کس کا ہے ؟

کنچوکی - اس پر کچھ نام سا تو لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر میری نظر کام نہین کرتی -

---

[۵۱] کوتوال شہر کو سنسکرت مین ناگرک کہتے ہین -

پروراوس- اچھا اِدھر تو لاؤ (کنچوکی لاتا ہے پروراوس دل ہی دل مین پڑھکر جوش مسرت سے پھول جاتا ہے)

کنچوکی- تو اب اجازت ہے؟ (چلا جاتا ہے)

ودوشک- حضور کس سوچ مین ہین-

پروراوس- پہلے اُس شخص کا نام تو سُن لو جس نے یہ تیر چلایا ہے- (پڑھتا ہے) یہ تیر ہے کماندار ایوس کا جو ایل[۵۱] اور اُروسی کا پوت اور دشمنون کا ہلاک کرنے والا ہے-

ودوشک- یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ حضور کو فرزند نرینہ کی برکت حاصل ہوئی-

پروراوس- لیکن یہ ہوا تو کیونکر- مین سوا ے ناہیش[۵۲] کے تہوار کے اور کبھی اُروسی سے جدا نہین ہوا- اور نہ کبھی کوئی حمل کی علامت دیکھی پھر بچہ پیدا ہوا تو کیونکر- بس صرف اتنا ہی ہوا کہ چند روز تک اُس کی آنکھین خمار آلود - اُس کی چھاتیون کی بٹنیان سیاہی مائل اور اُس کا چہرہ انگور کے پتے کی طرح زرد معلوم ہوتا تھا-

ودوشک- آپ نے پریون کو بھی انسان سمجھا ہے؟ وہ اپنی فوق الانسان قوت سے اپنی تمام حرکات وسکنات کو ہم سے پوشیدہ رکھہ سکتی ہین-

پروراوس- خیر یون ہی سہی- مگر بچہ ہونے کا حال پوشیدہ رکھنے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟

---

۵۱ پروراوس کو اس نام سے اس وجہ سے مخاطب کیا گیا ہے کہ اُس کی مان ایلا تھی-

۵۲ ناہیش ایک پوجا کا نام ہے جو صحراے ناہیش مین ہوا کرتی تھی جس کا معمولی دوران چودہ روز سے لیکر سو دن تک تھا-

وِدوشَک - آسمانی پریون کے راز کی تہ کو کون پہونچ سکتا ہے؟ (کنچوکی آتا ہے) -

کنچوکی - مہاراج کی جے - حضور ایک تاپسی[۵۱] رشی چیون[۵۲] مہاراج کے مٹھ سے ایک لڑکے کو ہمراہ لیکر آئی ہے اور حضوری مین حاضر ہونے کی پروانگی چاہتی ہے -

پُروراوس - اچھا اُن دونون کو فوراً حاضر کرو -

کنچوکی - جو حکم - (جاکر تاپسی اور ایک لڑکے کو جس کے ہاتھ مین تیر و کمان ہے ساتھ لاتا ہے)

کنچوکی - بھگوتی ادھر سے (سب مُڑتے ہین)

وِدوشَک - (دیکھکر) شاید یہی وہ بہادر لڑکا ہے جس کے ہلالی تیر نے چیل کا نشانہ اُڑایا - دیکھیے حضور سے کس قدر مشابہ ہے -

پُروراوس - بے شک یہی بات ہوگی کیونکہ اُس کی نظر کے سامنے آتے ہی میری آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے - دل مین محبت پدری موج زن ہوئی اور قلب پر خود بخود خوشی چھائی جاتی ہے بے اختیار یہ جی چاہتا ہے کہ متانت کو بالاے طاق رکھکر اُس کو زور سے اپنے کپکپاتے سینے سے چپٹا لون -

کنچوکی - بھگوتی بس یہین تشریف رکھیے (تاپسی اور لڑکا ٹھہر جاتے ہین) -

---

[۵۱] تاپسی راہبہ -

[۵۲] چیون بھرگو کا بیٹا پوجا کے بطن سے جو پرورش ہوا ہے - چونکہ اُس کی ماں کو ایک رکس بحالت حمل اُڑا لے گیا تھا جس کے صدمے سے وہ قبل از وقت پیدا ہوا اس لئے اُس کا نام چیون رکھا گیا -

پروراوس - اہان بالاگن قبول فرمائیے -

تاپسی - اُونامور چندربنسیون کی نسل تیری بدولت قائم رہے (دل ہی دل مین)

اُوہو - راج رشی تو بتائے بغیر رشتہ سے واقف معلوم ہوتا ہے - (باآواز) بچے باپ کو آداب بجالا -

لڑکا - (لڑکا ادب سے ہاتھ باندہ کر سر جُھکاتا ہے)

پروراوس - تمھاری عمر مین برکت ہو -

لڑکا - (دل مین) جب صرف یہ سُن کر کہ راجہ باپ اور مین اُس کا بیٹا ہون جوش محبت سے میری یہ حالت ہو رہی ہے تو اُن لوگون کا کیا عالم ہوگا جن کو اپنے باپون کی گود مین کھیلنا نصیب ہوتا ہوگا -

پروراوس - بھگوتی - آپ کا یہان کس غرض سے آنا ہوا؟

تاپسی - سنیے جناب اس فرخندہ پے ایوس کو بعض وجوہ سے اُروسی نے پیدا ہونے کے ساتھ ہی میرے سپرد کیا اور جو رسوم مثلاً جات[1] کرم وغیرہ چھتریون کے لیے ضروری ہین وہ سب محترم چیون نے ادا کیے اور وید کی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اُسکو فنون جنگ بھی سکھائے -

---

[1] یہ رسم پیدائش کے وقت ادا کی جاتی ہے اور اُس کا طریقہ یہ ہے کہ نال کاٹنے سے پہلے شہد اور گھی سونے کے چمچے مین بچے کو چٹایا جاتا ہے - باپ کو خود یہ رسم ادا کرنی پڑتی ہے - اگر وہ نہ ہو تو کوئی اور بھی ادا کر سکتا ہے -

پرورادس - حقیقت مین یہ اُس کی بڑی خوش قسمتی تھی۔

تاپسی - آج وہ رشیون کے بچون کے ساتھ جنگل سے پھول اور لکڑیان لانے گیا تو اُس سے ایک ایسا فعل سرزد ہوگیا جو مٹھ مین رہنے والون کے لئے سزاوار نہین ہے۔

ودوشک - (نہایت تردد سے) وہ کیا؟

تاپسی - کہتے ہین کہ اُس نے ایک چیل کے تیر مارا جو ایک درخت کی چوٹی پر گوشت کی بوٹی لئے بیٹھی تھی۔

ودوشک - (راجہ کی طرف دیکھتا ہے)

پرورادس - تو پھر کیا ہوا؟

تاپسی - یہ خبر سُن کر محترم چیون نے مجھکو حکم دیا کہ جس کا بچہ ہے اُسی کے پاس پہونچا دون - بس مین اُروسی سے ملنا چاہتی ہون -

پرورادس - بھگوتی تشریف تو رکھیے۔

تاپسی - (ایک آسن پر جو اُس کے لئے لایا جاتا ہے بیٹھ جاتی ہے)

پرورادس - لاتو یا ذرا رانی اُروسی کو یہان آنے کی زحمت دو۔

کنچوکی - جو حکم (چلا جاتا ہے)

پرورادس - (لڑکے کی طرف دیکھ کر) آؤ آؤ یہان آؤ کہتے ہین بیٹے کا جسم چھو جانے سے رگ رگ مین مسرت سرایت کر جاتی ہے پس میرے پاس آ کر میرا اُسی طرح دل

ٹھنڈا کرو جس طرح چندر کانت[1] چاند کی روشنی سے چمک اُٹھتا ہے۔

تاپسی۔ بچے اپنے باپ کی خوشی پوری کر۔

کمار۔ (راجہ کے پاس جا کر اُس کے پاؤن چھوتا ہے)

پروراوس۔ (کنور کو گلے لگا کر پاؤن رکھنے کی چوکی پر بٹھاتا ہے) بچے ڈر نہین اس برہمن کو بھی جو تیرے باپ کا دوست ہے آداب بجا لا۔

وِدوشک۔ ڈرے اُس کی بلا۔ کیا وہ مٹھ مین رہکر بندرون سے غیر مانوس ہوگا۔

کمار۔ بابا نمسکار۔

وِدوشک۔ سُکھی رہو۔ (کنچوکی اُروسی کو لیکر آتا ہے)

کنچوکی۔ دیبی اس راستے سے۔

اُروسی۔ (کنور کی طرف دیکھ کر) یہ کون ہے جو کمان لگائے پاؤن رکھنے کی چوکی پر بیٹھا ہے اور اُس کے بالون مین خود مہاراج اُنگلیون سے کنگھی کر رہے ہین (تاپسی کو دیکھ کر) ہان ستیاوتی کی موجودگی سے تو پایا جاتا ہے کہ یہ میرا ہی پیارا ایوس ہے چشم بددور پر پُرزے خوب نکالے ہین۔

پروراوس۔ (اروسی کو دیکھ کر) دیکھو وہ تمھاری مان آرہی ہے جس کی نگاہ تمھارے ہی چہرے پر جمی ہوئی ہے اور جسکے محرمون سے دودہ ٹپکا پڑتا ہے۔

تاپسی۔ بچے اپنی مان کے پاس جا۔

---

[1] چندر کانت ایک قسم کا جواہر ہے جو چاند کی روشنی سے چمک اُٹھتا ہے۔

کمار - (جاتا ہے) -

اُروسی - مائی میرا آداب قبول فرمایئے -

تاپسی - بچی اپنے شوہر کی نظر مہر سے شاد و آباد رہ -

کمار - امان جان - مین بھی آداب عرض کرتا ہون -

اُروسی (کمار کو گلے لگا کر اور اُسکا چہرہ اوپر اُٹھا کر) بیٹے اپنے باپ کا مطیع و فرمان بردار رہ (راجہ کے قریب آکر) مہاراج کی جے -

پروراوس - بچے والی کا آنا مبارک ہوا - یہان تشریف رکھیے (تخت پر برابر بٹھاتا ہے) (اُروسی بیٹھ جاتی ہے - (اپنی اپنی جگہ سب بیٹھ جاتے ہین)

تاپسی - یہ ایوس جو اب تعلیم سے فارغ ہو چکا ہے - اب زرہ[۱] پہننے کے قابل ہو گیا ہے - بس مین تمھاری امانت مہاراج کے سامنے تمھارے سپرد کرتی ہون اب مجھے جانے کی پروانگی دو کیونکہ مٹھ مین کام کا ہرج ہو رہا ہوگا -

اُروسی - آپ کی ذات ستودہ صفات کو بہت دنون کے بعد دیکھا ہے - اس لئے چھوڑنے کو جی نہین چاہتا لیکن چونکہ روکنا مناسب نہین ہے اس لئے اب رخصت ہو جیئے مگر پھر ضرور تشریف لائیگا -

پروراوس - مائی محترم جیون سے میرا بہت بہت آداب عرض کیجیے -

تاپسی - بہت بہتر -

[۱] چھتریون کے لڑکے جب سن بلوغ کو پہونچتے تھے تو زرہ پہننا شروع کرتے تھے -

کمار- بھگوتی اگر حقیقت مین تم جا ہی رہی ہو تو مجھے بھی اپنے ہمراہ لٹھ کو لیتی چلو -

پروراوس - پیارے بیٹے تیری عمر کا پہلا دور ختم ہوا - اب دوسرے دور کے شروع ہونے کا زمانہ ہے -

تاپسی - بچے باپ کے ارشاد کی تعمیل کر -

کمار - اچھا تو میرا مور ہی بھیجدینا جس کا نام منی کنٹھک ہے اور جو مجھ سے اس قدر مانوس تھا کہ اگر مین کبھی اُس کا سر سہلاتا تھا تو وہ میری گود مین آنکھین بند کر کے پڑجاتا تھا -

تاپسی - (ہنسکر) بہت اچھا تم سب شاد و آباد رہو (چلی جاتی ہے)

پروراوس - او قسمت کی لاڈلی آج جو مجھے تیرے بطن کا یہ ہونہار لڑکا دیکھنا نصیب ہوا ہے تو جوش مسرت سے میری وہی کیفیت ہے جو اندر کی پولومی کے پیٹ سے جینت[1] کے پیدا ہونے سے ہوئی تھی -

اُروسی - (کچھ یاد کر کے رونے لگتی ہے) -

ودوشک - دیبی یہ دفعتہً رونے کا کیا سبب ہے ؟ -

پروراوس (بہت تردد سے) جب کہ میرا دل اپنے خاندان کے قائم رہنے کے خیال سے باغ باغ ہو رہا ہے تو اُو سندری ان آنسوؤن کے پیہم قطرون سے اپنے

[1] اندر کی بی بی ساچی جو راکس پھولومن کی بیٹی تھی جس طور پر کہ ساچی بہترین بی بی سمجھی جاتی ہے اسیطرح جے نیت بہترین بیٹا سمجھا جاتا ہے -

اُبھرے ہوئے سینے پر ایک دوسرا موتیون کا ہار پہنّنے کی کیا وجہ ہے؟ (اُس کے آنسو پونچھتا ہے) -

اُروسی - کیا کہون حضور مین ایک بات اپنے بچے کو دیکھکر بھول گئی تھی اب اندر کا نام لئے جانے سے مجھے اُس کا حکم یاد آگیا - اور دل مین بجلی سی کوند گئی -

پروراوس - وہ حکم کیا ہے؟

اُروسی - جب میرا پیارا دوست راج رشی اپنے بیٹے کا چہرہ جو تیرے بطن سے ہوگا دیکھے تو میرے پاس واپس چلی آنا - اور اسی لئے حضور سے مین نے جدا ہونے کے خوف سے بچے کو پیدا ہوتے ہی تعلیم کے بہانے سے بھگوتی ساتیاوتی کے سپرد کردیا - اور اُس نے اس خیال سے کہ اب وہ اپنے باپ کی خدمت کے لائق ہوگیا ہے میری بڑی عمر والے بچے کو واپس کیا - پس میرا قیام حضور کے پاس ختم ہوا (سب رنج وغم ظاہر کرتے ہین) -

پروراوس (آہ سرد بھرکر) افسوس قسمت انسان کی خوشی کی دشمن ہے - اُو نازکبدن اِدھر مجھکو اولاد کی طرف سے اطمینان ہوا اُدھر تیرا درد فراق آنکھین دکھانے لگا - میری کیفیت بالکل اُس مصیبت زدہ درخت کی سی ہے جس کو گرمی کے صدمے سہتے سہتے برسات کی ابتدائی پھوار سے تسکین کی امید ابھی بندھنے بھی نہ پائی ہو کہ بجلی کا ایک ہی شعلہ جلاکر خاک سیاہ کردے -

ودوشک - یہ واقعہ بھی ایسا ہی مصیبت زدہ ثابت ہوا - میرے خیال مین اب

حضور چھالون کا لباس پہنکر کسی جنگل مین منڈھی ڈال کر تپاس مین مصروف ہون گے۔

اُروَسی۔ اپنے لائق فائق بیٹے کے ملنے کے بعد سورگ کو جانے سے میری بدنصیبی حضور کے دل مین ضرور یہ خیال پیدا کرے گی کہ مین اپنی غرض حاصل کرنے کے بعد چلتی پھرتی نظر آئی۔

پروراوس۔ نہین ایسا لفظ زبان سے نہ نکالو۔ تابعداری جس کا ایک ادنیٰ درجہ تفریق ہے اپنی مرضی کے مطابق چلنے کی منافی ہے۔ پس اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کرو۔ مین بھی راج سے دست بردار ہو کر اور تمھارے بیٹے ایوس کو اپنی جگہ گدّی پر بٹھا کر جنگلون مین ہرنون کی ڈارون کے ساتھ آوارہ گرد رہون گا۔

کمار۔ باباجان یہ عقل کی بات نہ ہوگی کہ جس جُوے کی برداشت بڑے بیل سے ہوتی تھی اُس کا بار ایک بچھڑے کی گردن پر ڈالا جائے۔

پروراوس۔ میرے لخت جگر شکاری ہاتھی گو بچہ ہی ہو معمولی ہاتھیون کو زیر کر لیا کرتا ہے۔ سانپ کے بچے کا زہر بھی آناً فاناً مین سرایت کر جاتا ہے۔ راجہ گو بچہ ہی ہو مگر وہ روے زمین کی حفاظت کی قابلیت رکھتا ہے۔ فرائض منصبی کو انجام دینے کی قوت عطیۂ فطرت ہے اور صرف عمر کے بڑے ہونے سے حاصل نہین ہوتی۔ لاتویا۔ میری طرف سے مجلس وزرا کو حکم دے کہ ایوس کی گدّی نشینی کی تیاری کرین۔

کنچوکی۔ جو ارشاد (سب لوگ ظاہر کرتے ہین کہ اُن کی آنکھین چوندھیا گئین)۔

پروراوس۔ (آسمان کی طرف دیکھ کر) مطلع تو صاف ہے پھر بجلی کوندی تو کیون کر؟

اُروسی - (غور سے دیکھ کر) اوہو یہ تو بھگوان نارد[۵۱] چلے آتے ہین -

پروراوس - ہان یہ بھگوان نارد ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے بالون کی لٹین گروچن[۵۲] کی دھاریان بنی ہوئی ہین - اور اُن کا جنیو چاند کی کرنون کی طرح چمک رہا ہے اور موتیون کی بہترین لڑیان اُن کے زیب بدن ہین وہ بعینہٖ ایک متحرک کل پاورکھشا[۵۳] جس کی شاخین سونے کی ہون معلوم ہوتا ہے (پوجا کا سامان تو لاؤ)

اُروسی - (پوجا کا سامان ہاتھ مین لیکر) بھگوان منی کی پوجا کا سامان حاضر ہے -

(نارد داخل ہوتا ہے)

نارد - عالم وُسطےٰ کے فرمان روا کی جے -

پروراوس - (اُروسی سے پوجا کا سامان لیکر پیش کرتا ہے) اے قابل احترام بزرگ میرا آداب نیاز قبول ہو -

اُروسی - بھگوان منی مین بھی آداب عرض کرتی ہون -

کمار - جناب تقدس مآب ایوس پسر اُروسی بھی آداب بجالاتا ہے -

---

۵۱ نارد کا جسم بجلی کی طرح چمکتا اور اُس کے بال بڑھاپے کی وجہ سے سفید سے زردی مائل ہوگئے ہین -

۵۲ یہ ایک زرد رنگ کی دوا ہوتی ہے جو گائے کے سر مین سے نکلتی ہے اور ایک زرد رنگ کے دھاریدار پتھر کا بھی نام ہے -

۵۳ کل پاورکھشا ایک بہشتی شل شجر طوبیٰ کے ہے جس کی صفت یہ ہے کہ جس چیز کی دل مین خواہش ہو اُس کو پورا کرتا ہے -

نارد - تم سب کی عمر دراز ہو -

پرورواس - جناب اس آسن پر لطف فرمائین - (نارد اُس پر بیٹھ جاتا ہے اور اُسکے بیٹھنے کے بعد اور سب لوگ بھی بیٹھتے ہین) -

نارد - مہاراج اب اندر کا پیغام ذرا گوش دل سے سُنیئے -

پرورواس - مین ہمہ تن گوش ہون -

نارد - اندر کو سب حال علم غیب سے معلوم ہوگیا ہے - اور اُس کی آپ سے جو جنگل مین جا کر تپاس لینے کا عزم بالجزم کر چکے ہین خواہش ہے -

پرورواس - کیا حکم ہے ؟

نارد - رشیون نے جن کے سامنے ماضی وحال واستقبال مثل آئینہ کے ہین پیشین گوئی کی ہے کہ دیوتاؤن اور راکسون مین ایک بڑی جنگ ہونے والی ہے لہذا تم جو ہمارے قوت بازو ہو کمر سے ہتیار نہ کھولو - اُروسی تمھاری زندگی تک تمھارے پاس رہے گی -

اُروسی - کیا کہون میرے دل سے تو کسی نے کانٹا سا نکال لیا -

پرورواس - مین دیوتاؤن کے سردار کا تابع فرمان ہون -

نارد - بہت درست - اندر تمھاری خواہشین پوری کرتا ہے تم کو اندر کی مرضی پوری کرنی چاہیئے - آفتاب آگ روشن کرتا ہے اور آگ سے آفتاب کی گرمی بڑھتی ہے (آسمان کی طرف دیکھکر) ارے رمبھا وہ سامان تو لا جو اندر نے خود اپنے دست مبارک

سے کمار ایوس کے یوراج[1] مقرر کئے جانے کے لئے تیار کیا ہے -

(پریان سب سامان لیکر آتی ہین)-

پریان - بھگوان سامان حاضر ہے-

نارد - بڑی عمر والے کمار کو اس طلائی تخت پر بٹھاؤ-

رمبھا - بچے ادھر آ (کمار کو تخت پر بٹھاتی ہے)-

نارد - (پانی کا لوٹا کمار کے سر پر ڈال کر) رمبھا اب باقی رسم[2] تم پوری کرو-

رمبھا - (تمام رسوم ادا کر کے) بچے مقدس رشی اور اپنے والدین کو آداب عرض کر-

کمار - (ہر ایک کو اُن کے درجے کے مطابق سلام کرتا ہے)

نارد - تو خوش نصیب ہو-

پروراوس - تو خاندان کا چراغ ہو-

اُروسی - باپ کا مورد عنایت رہے (دو بھاٹ پردون کے پیچھے سے)-

پہلا بھاٹ - کمار کی جے - جس طرح کہ آسمانی رشی آتری خالق اکبر کے مشابہ تھا اور چاند آتری کے اور بدھ ٹھنڈی روشنی والے چاند کے اور ہمارے ان داتا بدھ کے اُسی طرح تو اپنے صفات حمیدہ سے اپنے باپ کی نسل ہو تیرے عالی شان

---

[1] یوراج ولی عہد -

[2] اس رسم کو زبان سنسکرت مین ابھی شنک کہتے ہین اور اسکو صرف برہمن ہی ادا کرتے ہین -

خاندان پر تمام برکتین حقیقت مین ختم ہین[۵]-

دوسرا بھاٹ - جس طرح کہ گنگا کا پانی کوہ ہمالیہ اور سمندر مین تقسیم ہو کر زیادہ خوشنما معلوم ہوتا ہے اُسی طرح اَب راج تمھارے اس باپ مین جو عزم و استقلال مین فرد ہے اور تم مین جو ادائے فرض منصبی اور جرأت و ہمت مین بے نظیر ہو تقسیم ہو کر رونق تازہ پائے گا-

پریان - (اُروسی کے قریب آکر) ہم تم کو مبارکباد دیتے ہین کہ تمھارا لخت جگر تخت نشین ہوا اور تم کو بھی اپنے سرتاج کے سایہ مین رہنے کی اجازت ملی-

اُروسی - کچھ میری خصوصیت نہین اس مبارکباد مین ہم سب شریک ہین (کمار کا ہاتھ پکڑ کر) آ اپنی بڑی ماں کو سلام کر-

کمار - (اپنی جگہ سے اُٹھنے کا قصد کرتا ہے)

نارد - ذرا دم لو- ماں کے ساتھ جانے کی جلدی نہین ہے - تمھارا بیٹا ایوس جس شان و شوکت سے آج یوراج مقرر ہوا ہے اُس سے اندر کے کارتکیا کو آسمانی فوج کا سیناپتی مقرر کرنے کا واقعہ میری آنکھون کے سامنے پھر گیا-

پروراوس - جب جناب کی اُس کے حال پر اس قدر عنایت ہے تو وہ اپنے آپ کو کسی لائق ثابت کر کے رہے گا-

---

[۵] آتری ایک مشہور رشی ہے جو برہما کا فرزند تھا اور آتری کا بیٹا چاند ہے اور چاند کا بیٹا بدھ اور بدھ کا بیٹا پروراوس یہ سب بیٹے اپنے باپون کا منتہٰی تھے-

نارد - اب کہیئے کہ اندر آپ کی اور کیا مراد پوری فرما سکتے ہین؟

پروراوس - جب اندر کی خوشنودی حاصل ہے تو اور کیا چاہیے؟ البتہ اس قدر آرزو ہے کہ :-

فقراتِ دُعائیہ

کاش نیکون کے بھلے کے لئے دولت اور علم مین جو شاذ ایک جگہ پائے جاتے ہین اور اکثر برسرِ جنگ رہتے ہین ہمیشہ کے لئے اتفاق ہو جائے - فقط
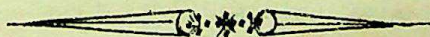
اشتہار چھپائی مطبع شمسی آگرہ

پاک پروردگار کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مطبع مذکورۃ الصدر کو جاری کیے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ
ہوا ہے کہ چاروں طرف سے کتابین بغرض طبع آنی شروع ہو گئین۔ اگرچہ ہمارا ایک مطبع اسی
نام کا حیدرآباد دکن مین اپنے فرض منصبی کو ادا کر رہا ہے اور عرصہ دس سال مین اتنا مشہور
ہوا اور اتنا کام ملا کہ ایک مطبع آگرہ مین بھی جاری کرنے کی نوبت آئی۔

مطبع شمسی آگرہ کی چھپائی کا نمونہ یہ کتاب خود موجود ہے۔ ہمین چھپائی۔ لکھائی۔ صفائی
کی تعریف کرنیکی کوئی ضرورت نہین۔ جب چیز سامنے موجود ہے قدردان خود اچھے
برے کو پرکھ لین گے۔ اب رہا نرخ وہ بھی اتنا سستا کہ لوگ تعجب کرینگے۔ اگر کتاب
کی تعداد دو ہزار ہے تو اعلیٰ درجہ کے چکنے ولایتی کاغذ پر جسکی چھپائی لکھائی مثل اس کتاب
کے ہوگی ایک روپیہ کے (۴۵) جزو اگر تعداد ایک ہزار ہے تو (۴۰) جزو۔ جن صاحبون کو
ہمارے آگرہ کے کارخانہ مین کتاب۔ نقشہ۔ فارم طبع کرانا ہو وہ مشتہر سے خط و کتابت
کرین مگر صاحبان حیدرآباد دکن کو خط و کتابت کی بھی تکلیف نہ اُٹھانی پڑے گی۔
کیونکہ محمد ابراہیم خان اکبرآبادی مالک مطبع شمسی بازار شیدی عنبر۔
حیدرآباد دکن مین موجود ہین جنسے ہر معاملہ بالمشافہ نہایت آسانی کیساتھ طی ہو سکتا ہے فقط

المشتہر

محمد بشیرالدین خان منیجر مطبع شمسی آگرہ